یا اللہ جل جلالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سلامت رہے میخانہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا

فیضانِ سُہروردی

مرتب: مولوی عبدالواحد سُہروردی

یا اللہ جل جلالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلامت رہے میخانہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

فیضانِ سہروردی

مرتب: مولوی عبدالواحد سہروردی

نام کتاب — فیضانِ سہروردی

مرتب — مولوی عبدالواحد

کاتب — محمد لطیف ایازی رقم

طابع: سویرا آرٹ پریس
15- سرکلر روڈ، لاہور

عرضِ حال

فیضانِ سُہروردی وابستگان طریقت اور مشتاقین حضرات کے پیش نظر ہے۔ اُمید ہے کہ اس سے ہر خاص و عام مستفیض ہو گا۔ کتاب کے مرتب کرنے کا مقصد بزرگانِ طریقت کے اوراد و ظائف اور ان کے اسمائے مبارک سے واقفیت حاصل کرنا۔ اور ان کے روحانی فیض سے مستفیض ہونا ہے۔ اور ان کے توسلِ اقدس کو برائے حاجات بارگاہِ خداوندی میں پیش کرنا ہے۔ اُمید ہے کہ طالبانِ طریقت بندۂ ناچیز کے لئے دعا فرمائیں گے۔

خاکپائے سُہروردی

عبدالواحد سُہروردی

10-10-97

فہرستِ مضامین

صفحہ نمبر	نام مضامین	نمبر شمار
۲۴۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا	۱۹
۲۵۰	السلام معراج العاشقین	۲۰
۲۵۱	محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم	۲۱
۲۵۲	فضائل درود شریف	۲۲
۲۵۷	اللہ تعالیٰ کا فرمان	۲۳
۲۶۰	فرمایا حضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے	۲۴
۲۶۱	ابو سلیمان کا فلسفہ	۲۵
۲۶۲	ایک ایسی حقیقت جس کو سمجھنے کے لئے دل اور دماغ چاہیے	۲۶

اِنتساب

اس کتاب کو عالی مرتّبت منبع جود و سخا قلندر مشرب حضرت پیر السیّد لعل شاہ بخاری جلالی سُہروردی امیرِ اخوّتِ اسلامی انٹرنیشنل سجادہ نشین آستانہ بارگاہِ قلندر لچپال دینہ ضلع جہلم کے نام مبارک سے منسوب کرتا ہوں ۔ جن کے فیضانِ کمال سے بشمار بندگانِ خدا فیض روحانی حاصل کر رہے ہیں ۔

مولوی عبد الواحد

سگِ بارگاہِ قلندر لچپال

اٰلُ النّبیّ ذَرِیعَتِی

وَهُمُ اِلَیہِ وَسِیلَتِی

اَرجُو بِہِم اُعطٰی غَداً

بِیَدِ الیَمِینِ صَحِیفَتِی

امام شافعیؒ

الٰہی بحقِ بنی فاطمہؑ
کہ بر قولِ ایماں کنی خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول
من و دستِ دامانِ آلِ رسول

شاہ احمد رضا خان بریلوی

خانوادہ سادات

ہمارا عقیدہ ہے حضور اکرم سرور عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم دنیا بھر کی عظمتوں کے مالک ہیں جس چیز کو ہمارے آقا و مولا ملجا و ماویٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و بارک وسلم سے نسبت ہو گئی باعظمت ہو گئی۔ کائنات میں نہ شہر حبیب سا شہر ہو سکتا ہے نہ زمانہ محبوب جیسا زمانہ۔ اسی طرح حضورؐ کے اہل بیت اطہار تمام انبیا و مرسلین کے اہل بیت سے افضل ہیں۔ اور صحابہ کرام ان کے صحابہ کرام سے اعلیٰ۔ بالکل ایسے ہی فخر آدم و عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم کا خاندان بھی سب سے برتر ہے اور آل اطہر کا درجہ بھی اپنی مثال آپ ہے۔

اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا۔

کیا بات رضا اس چمنستانِ کرم کی
زہرا ہو کلی جس میں حسین اور حسن پھول

اس عظیم القدر خانوادے کی شان عظمت اس بات سے بھی ظاہر ہے کہ اپنے پرائے انہیں سیّد کہتے ہیں۔ دنیا میں بڑی بڑی معزز قومیں آئیں اور اس موتت میں۔ مگر یہ نام قدرت نے ان کے سوا کسی کو نہ لینے دیا۔

کیوں نہ ہو ان کے نانا سید الانبیاء والمرسلین سید الانام، سید البشر، سید العٰلمین، ان کے دادا سید الاولیاء سید الاسجعین، حضرت مولا علیؑ ان کی جدہ مقدسہ۔ سیدۃ النساءؑ مخدومہ کونین فاطمہ زہرا ان کے والد سید شباب اہل الجنۃ امام حسن مجتبےٰ اور امام حسین شہید کربلا پھر یہ شرف کسی نہیں کہ زہد در یاضت سے حاصل ہو سکے بلکہ وہبی ہے یعنی ع یہ اس کی دین ہے جسے پروردگار دے یہی وہ حسب و نسب ہے جسکے متعلق زبان پیمبر نے اعلان فرمایا۔

كُلُّ سَبَبٍ وَّ نَسَبٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَاخَلَا سَبَبِيْ وَنَسَبِيْ

یعنی قیامت کے دن تمام قراتبی و نسبی رشتے کٹ جائیں گے سوائے میرے قراتبی و نسبی رشتوں کے۔

شفیع عظیم نبی کریم رؤف رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم فرماتے ہیں۔

اَرْبَعَةٌ اَنَا لَهُمْ شَفِيْعٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ میں قیامت میں چار وَلَوْاَتَوْا بِذُنُوْبِ اَهْلِ الْاَرْضِ۔ بندوں کی شفاعت کروں گا اگرچہ وہ تمام زمین والوں کے گناہ لئے جائیں۔

اَلْمُكْرِمُ لِذُرِّيَّتِيْ ۱۔ میری اولاد کی عزت کرنے والا

وَالْقَاضِيْ حَوَائِجَهُمْ ۲۔ اُن کی ضروریات پوری کرنے والا

وَالسَّاعِيْ فِيْ اُمُوْرِهِمْ ۳۔ اُن کے کاموں میں دوڑ دھوپ کرنیوالا

وَالمحبُّ لَهُم بقلبہٖ ولسانِہٖ۔ قلب وزبان سے اُن سے محبت کرنے مرنے والا اس لئے سادات کرام کی محبت وخدمت اہل سنت کے نزدیک سرمایہ حیات ہے قبالہ نجات ہے۔ شفاء شریف کی ایک روایت ملاحظہ فرمائیے۔

مَعْرِفَۃُ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَرَاءَۃٌ مِّنَ النَّارِ وَحُبُّ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَوَازٌ عَلَی الصِّرَاطِ وَالْوَلَایَۃُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَانٌ مِّنَ الْعَذَابِ

ترجمہ:۔ آلِ رسول کی پہچان دوزخ سے نجات۔ آلِ رسولؐ کی محبت پل صراط کا ٹکٹ اور آلِ رسولؐ کی دوستی عذاب سے بچاؤ ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طاہر ومطہر خون مبارک کے ساتھ نسبت ہونے کی بناء پر سادات کرام میں نسبی طہارت کے ساتھ ساتھ فکری ونظری طہارت کی فطری صلاحیت بھی زیادہ ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ شرح صدر اور سیر مقامات جو دوسروں کے لئے محنت شاقہ کے متقاضی ہے۔ ان کے طبعی نور کے باعث وہ صرف توجہ تام پر منحصر ہے۔ فاضل بریلوی نے اسی نور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے۔

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا۔ تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی قدس سرہ کی تحقیق کے مطابق قطب الاقطاب ہمیشہ سید ہوتا ہے۔ یوں بھی ہوا ہے۔ کہ کسی بزرگ کی محض تعظیم سید کی بناء پر وقت کا سب سے بڑا

ولی بنا دیا گیا۔ جیسے حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ نے ایک سیّد زادے کا ادب کرتے ہوئے کشتی میں ہار مان لی اور ولیوں کے سردار بن گئے۔

تعارف دینہ شریف

مشہور صاحب مزار بزرگ ہستی حضرت دین محمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کی وجہ سے آبادی کا نام دینہ پڑ گیا۔ ابتدا میں یہاں گوجر بڑہ کا مشہور خاندان آباد ہوا۔ مسلمان بادشاہوں کے وقت عہدۂ قضا بڑہ خاندان کے بزرگوں کے لئے مختص تھا۔ اور وہ اپنی مہر میں خادم الابرار لکھا کرتے تھے۔

عہد انگریزی میں دینہ میں بڑہ خاندان کے بزرگ حافظ غلام صاحب ذیلدار مقرر ہوئے۔ اور ان کے بڑے صاحبزادے حافظ غلام محی الدین صاحب نے ساگری شریف میں حافظ محمد اکبر صاحب سے قرآن مجید حفظ کیا۔ اور والد بزرگوار کے وصال کے بعد ذیلدار مقرر ہوئے۔ وہ قد آور، خوب رو اور بارِیش بزرگ تھے۔ اور سر پر پگڑی اس قدر سجتی تھی کہ مجلس کا سنگار بن جاتے تھے۔ اور زیادہ پرہیزگار اور بارعب تھے۔ اور بڑے سے بڑے آدمی کو بھی سچی بات منہ پر کہہ دیتے تھے۔ اس طرح بڑے افسر بھی ان کے سامنے آنے سے ڈرتے تھے۔ درحقیقت وہ علاقہ پر حکومت کرتے تھے۔

بندۂ مومن کا دل بیم و ریا سے پاک ہے
قوت فرماں روا کے سامنے بےباک ہے

آپ نے ۱۹۵۲ء میں وصال فرمایا۔

زندگانی تھی تیری مہتاب سے تابندہ تر
خوب تر تھا صبح کے تارے سے بھی تیرا سفر

دینہ کی آبادی ۱۹۲۱ء کی مردم شماری کے مطابق بہت کم تھی ہندوؤں اور سکھوں کی دکانوں کو ملا کر ۱۵۱ مکانوں پر نمبر لگائے گئے۔ اسکے بعد آبادی بڑھنا شروع ہوئی اور قیام پاکستان ۱۹۴۷ء کے بعد ہندو اور سکھ چلے گئے لیکن بھارت اور کشمیر کے مہاجرین کی آمد سے آبادی بہت زیادہ بڑھ گئی اور پھر منگلا ڈیم بننے سے بے شمار مہاجرین کشمیر دینہ میں آباد ہو گئے

مجاہد اعظم حاجی سید سردار علی شاہ صاحب سجادہ نشین فتح پور میرپور آزاد کشمیر بھی ۱۹۴۸ء میں دینہ میں قیام فرما ہو گئے وہ نہایت خوبصورت اور بہادر ہستی تھے۔ آپ حضرت قبلہ پیر سید جماعت علی شاہ لاثانی علی پوری کے مقتدر خلیفہ تھے۔ آپ نے دینہ میں خوب رونق لگائی۔

پہلے پہل آپ نے مہاجرین کے لئے بیت المال قائم کیا مہاجرین کے لئے پارچات۔ بستر۔ راشن تک جمع کر کے مہاجرین میں صحیح طور پر تقسیم کرتے تھے اور پھر سلسلہ نقشبندی۔ قادری۔ چشتی سہروردی کے فروغ میں انتہائی کوشش کی۔ آپ اپنے آستانہ عالیہ پر لنگر شریف اور مہمانوں کی خاطر تواضع میں بہت زیادہ توجہ فرماتے اور جلسے جلوسوں میں بھی اپنی مثال قائم فرمائی۔

پرانہ ڈاک خانہ روڈ پر "پاکستانی چوک" کا نام آپ نے رکھا۔ آپ کے صاحبزادہ سید لعل شاہ بخاری نے پرانا ڈاک خانہ روڈ کا نام داتا روڈ رکھا جو کہ اب بھی داتا روڈ اور پاکستانی چوک کے نام

سے مشہور ہیں۔

اور مزید آپ نے اپنے سلسلہ عالیہ کو بھی بہت عروج دیا۔ آپ کے آستانہ عالیہ پر پشاور سے کراچی تک اور میرپور آزاد کشمیر کے دور دراز علاقوں سے ہر روز جوق در جوق عقیدت مند آتے اور آپ کی بیت سے مشرف ہوتے۔ مگر افسوس کہ عمر نے وفا نہ کی اور پینتالیس سال کے قریب عمر میں ۲۷ مئی ۱۹۵۹ء میں آپ نے وصال فرمایا۔ آپ کا گنبد مبارک میونسپل کمیٹی دینہ کے دفتر کے شمال میں مرجع خاص و عام ہے۔

جہاں سے فیض یاب معرفت سارا زمانہ ہے۔
وہ سید سردار علی شاہ بخاری کا آستانہ ہے۔

حضرت سید سردار علی شاہ بخاری صاحبؒ کے وصال کے بعد آپ کے فرزند ارجمند سید لعل شاہ بخاری سجادہ نشین ہوئے اور آپ نے اپنے سلسلہ عالیہ کو بے حد ترقی دی۔ ہر جمعرات محفل ذکر میلاد پاک کی ماہانہ محفل۔ سالانہ عرس شریف اور دیگر تقاریب پر نگاہ رکھی۔ اور اپنے حسن انتظام سے۔ اور حسن اخلاق سے دور و نزدیک کی خلقت کو اپنا گرویدہ بنایا۔ آپ نے آستانہ عالیہ کی عمارت کو ترقی دی۔ اور خوب صورت مسجد تعمیر کرائی۔ دینہ کی آبادی بڑھ کر چالیس پچاس ہزار تک ہو گئی ہے۔ ہر قسم کی آسائشیں حاصل ہیں۔ تمام محکموں کے سرکاری دفاتر موجود ہیں۔ اور دینہ کی میونسپل کمیٹی مالی لحاظ سے بلند پایہ ہے۔ آزاد کشمیر کے لئے پاکستان کے تمام شہروں سے نزدیک ترین مقام دینہ ہی ہے اور شمال میں منگلا اور میرپور کے لئے راستہ ہے۔ اور جنوب میں شیر شاہی قلعہ روہتاس

اور ٹلہ جوگیاں کے مشہور مقامات ہیں۔

سید لعل شاہ بخاری صاحب نے علاقہ کے چاروں طرف اپنے حلقۂ ارادت کو وسیع کر لیا ہے اور بالخصوص اپنے فرزند ارجمند سید شیر علی بخاری صاحب کو دینی اور دنیوی تعلیم سے بہرہ ور کرنے میں مصروف ہیں اور روحانیت کی تعلیم بھی دی جا رہی ہے کہ شیر علی شاہ صاحب آفتاب بن کر چمکیں۔ ادھر برہ خاندان کے افراد ہر لحاظ سے ترقی کر کے خوشگوار زندگی گزار رہے ہیں۔ مہاجرین کا وقت بھی خوش حالی سے گزر رہا ہے اور دور دراز علاقوں سے خلقِ خدا آ کر دینہ میں آباد ہو چکی ہے۔ اور سب لوگ خوش و خرم وقت گزار رہے ہیں۔ اور آبادی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ میونسپل کمیٹی دینہ کی حدود کے اندر صرف جامع مساجد کی تعداد پچیس کے قریب ہے۔

برہ خاندان بھی اپنے محلہ میانہ سے ترقی کر کے چاروں طرف پھیل گیا ہے۔ تعلیمی لحاظ سے اس خاندان کے نوجوان آسمان پر چمک رہے ہیں۔ حافظ غلام محی الدین صاحب کے بعد گو ذیل داری نظام قائم نہ رہا۔ مگر آپ کے فرزند دلبند میاں فتح محمد صاحب نے اپنی نمبرداری میں کامران زندگی گزاری۔ مگر ان کی عمر نے بھی وفا نہ کی اور وہ جلد ہی خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

اور ان کے بعد ان کے صاحبزادہ میاں نوید العصر محمود صاحب دینہ کے واحد نمبردار ہیں۔ گو نوجوان ہیں۔ لیکن بزرگوں کی سب خوبیاں ان کے اندر موجود ہیں متحمل مزاج

اور بر دبار ہیں۔ دیگر خاندان کے مشاہیر کی تعداد اَن گنت ہے۔ اور وہ جس طرح خوشحال ہے۔ امیرانہ زندگی گزار رہے ہیں۔ اس کی مثال محال ہے۔ الغرض دینہ ضلع جہلم کا مشہور ترین مقام ہے۔ دینی اور دنیوی لحاظ سے ترقی یافتہ حضرات یہاں بود و باش رکھتے ہیں اور ذرائع آمد و رفت کی آسانی سے آزاد اور مرفہ الحال زندگی گزار رہے ہیں۔

شہر دینہ ضلع جہلم کا بہت اعلیٰ مقام
ہے نہایت مطمئن جو اس میں رکھتا ہے قیام

تحریر: صوفی عبدالمجید قادری چشتی گوشہ نشین دربار دینہ شہید (دینہ) ضلع جہلم

سادات بخاری دینہ کا تاریخی پس منظر

حضرت پیر سید سردار علی شاہ بخاری فتح پور شریف

میر پور آزاد کشمیر سے ۱۳۶۷ ہجری میں دینہ آکر آباد ہوئے۔ آپ نے فتح پور میں ۱۳۵۴ ہجری میں آستانہ عالیہ رہائش مکان مسجد اور لنگر خانہ مریدان کے لئے رہائش کمرے مہمان خانے وغیرہ تعمیر کروائے تھے۔ آپ فتح پور آزاد کشمیر میں بٹریال شریف نزد نواں گراں علاقہ کھڑی شریف سے تبلیغ اسلام کی غرض سے آئے تھے۔

سید سردار علی شاہ بخاری کے والد سید حیدر علی بخاری اپنے وقت کے بہت بڑے اولیاء اللہ تھے۔ ان کا مزار بٹریال شریف میں ہے جو کہ پیر بخاری کے نام سے مشہور ہے۔ ان کے والد مخدوم سید پیر عباس علی بخاری جو باکرامت ولی اللہ تھے۔ ان کا مزار نواں گراں شریف میں ہے۔ ان کا سالانہ عرس و میلہ ۲۷ - ۲۸ جیٹھ کو ہوتا ہے۔ یہ میلہ بہت مشہور ہے۔

مخدوم سید عباس علی بخاری کے والد سید گوہر علی بخاری ۱۱۹۲ھ ہجری میں موضع شاہ مرالی ضلع سرگودھا سے اشاعت اسلام کی غرض سے نواں گراں آئے تھے۔ آپ کا مزار نواں گراں شریف میں ہے۔ ان کے والد کا نام سید جلال شاہ بخاری تھا۔ جو کہ جلالی پیر کے نام

سے مشہور رہے۔ آپ حضرت مخدوم علی نقی بخاریؒ اوچوی کے صاحبزادے ہیں آپ کی ولادت ۱۷ ربیع الاول ۱۱۳۸ھ ہجری کو موضع شاہ مرالی ضلع سرگودھا میں ہوئی۔ آپ کے والدِ محترم نے آپ کا نام جلال شاہ رکھا۔

ابتدائی تعلیم و تربیت اپنے والدِ گرامی سے حاصل کی۔ آپ کا گھرانہ اسلامی تہذیب و تمدن کا مرکز تھا۔ روحانی تعلیم اور خرقہ خلافت آپ کو ورثہ میں ملا آپ دو ہزار ایکڑ زمین کے مالک تھے۔ آپ کا وصال ۱۲۳۲ھ ہجری کو ہوا آپ کا مزار سید پور ضلع سرگودھا میں ہے۔

مخدوم علی نقی بخاری اُوچوی کے والد مخدوم سیّد ولی شاہ بخاری اُوچوی عرف میراں شاہ مرالی جو اپنے زمانہ کے صاحب طریقت اور آگاہ رموز معرفت و حقیقت تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب ۱۶ سولہ واسطوں سے حضرت سیّد جلال الدین حسین المعروف پیر مخدوم جہانیاں سے جا ملتا ہے۔ آپ کا مزار موضع شاہ مرالی میں ہے۔

حضرت سیّد جلال الدین حُسین کے دادا حضرت سیّد جلال الدینؒ سُرخ بخاری عرف شیر شاہ ۶۴۲ھ ہجری میں بخارا سے ہجرت کر کے ملتان آئے۔ حضرت بہاؤالدین ذکریا سہروردی کے مرید ہوئے۔ اور ان ہی سے خرقہ خلافت پایا۔ اور اپنے پیر و مرشد کے حکم سے اُوچ شریف ریاست بہاولپور میں سکونت اختیار کی۔ آپ نے آستانہ عالیہ سہروردیہ کو روحانی تعلیمات کا مرکز بنایا۔ برسوں تک اس علاقہ میں آپ کی روحانی و دنیاوی حکومت قائم رہی۔ بادشاہِ وقت آپ کے آستانہ عالیہ سے فیض یاب ہوتے رہے۔

حضرت جلال الدینؒ سرخ بخاری آپ کا سلسلہ نسب بارہ واسطوں سے حضرت امام نقیؑ سے جا ملتا ہے۔ حضرت امام نقی کی ولادت ۵ رجب سن دو سو بارہ ۲۱۲ھ ہجری حوالی مدینہ منورہ میں ہوئی۔ اس جگہ کو سریا بھی کہتے ہیں۔ آپ کا وصال تیسری رجب سن دو سو چون ۲۵۴ھ ہجری میں ہوا۔ آپ کا مزار سامرہ میں ہے۔ آپ کے پانچ بیٹے جن کے نام یہ ہیں۔ حضرت امام حسن عسکریؑ۔ سیّد حمزہ۔ سیّد حسن اصغر۔ سیّد جعفر تواب۔ سیّد ابو طالب۔

سیّد جعفر توابؒ کی اولاد بخارا میں آباد ہوئی۔ بخارا ازبکستان کا ایک تاریخی شہر ہے۔ عہدِ قدیم میں وسطِ ایشیا کی ایک اسلامی ریاست کا دارالسلطنت اور قدیم ترین تجارتی و ثقافتی مرکزوں میں سے تھا۔

بعہدِ ولید اوّل مسلمانوں نے اس پر قبضہ کیا۔ سید جعفر تواب کی اولاد نے درس و تدریس کے ذریعے اقامت دین کے لئے جد و جہد کا آغاز کیا۔ دور دراز سے لوگ علوم شریعت و طریقت حاصل کرنے کے لئے جوق در جوق آتے۔ آپ کے تلامذہ اور ارادت مند تمام عراق۔ عرب۔ شام۔ ہندوستان اور دوسرے ممالک میں پھیل گئے۔ آپ کی روحانی جد و جہد نے مسلمانوں کی شان بڑھادی۔

سیّد جعفر تواب کا سلسلہ نسب سات واسطوں سے حضرت امام حسین علیہ السلام شہید کربلا سے جا ملتا ہے۔

حضرت پیر سید سردار علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت پیر سید سردار علی شاہ بخاری امیر شریعت مجاہد اعظم غازی کشمیر ہیں۔

خاندانی حالات:۔ آپ کا سلسلہ نسب اکیس (۲۱) واسطوں سے حضرت سید جلال الدین حسین المعروف پیر مخدوم جہانیاں اوچ شریف ریاست بہاول پور سے جا ملتا ہے۔ آپ حضرت مخدوم پیر سید عباس علی شاہ بخاری نواں گراں شریف علاقہ کھڑی والوں کے پوتے ہیں۔

والد:۔ آپ کے والد کا نام مخدوم سید حیدر علی بخاری ہے۔

والدہ:۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام چاند بی بی ہے۔ آپ پیر سید بہار علی بخاری دھنہ شریف آزاد کشمیر والے کی پڑپوتی تھیں۔

ولادت:۔ ۲۴ شعبان ۱۳۲۴ھ بروز سوموار بڑیال شریف علاقہ کھڑی شریف میں پیدا ہوئے۔

نام:۔ آپ کا نام سید سردار علی بخاری ہے۔

لقب:۔ امیر شریعت۔ مجاہد اعظم۔ غازی کشمیر۔

کنیت:۔ ابوالاختر

تعلیم و تربیت:۔ ابتدائی تعلیم و تربیت اپنے والد گرامی سے حاصل کی۔ آپ ۱۲ برس کے ہوئے تو آپ کے والد

اس دارِ فانی سے کوچ فرما گئے۔ والد کی وفات کے بعد آپ کی تعلیم و تربیت آپ کے چچا سید احمد بخاری نے کی۔

بیعت و خلافت: آپ نے اپنے چچا پیر سید احمد شاہ سے خرقہ پہنا۔ اور حضرت پیر سید جماعت علی شاہ لاثانی کی بیعت ہوئے پیر صاحب نے انھیں فیضان روحانیہ سے مالا مال کر دیا۔ اور تحریری خلافت عطا فرمائی۔ جب کہ پیر صاحب نے ان کے سوا کسی اور کو تحریری خلافت عطا نہیں فرمائی۔ آپ سرکار لاثانی کے خلیفہ اول نامزد ہوئے۔

مجاہدات وریاضیات

: آپ چلہ کشی کرتے تھے۔ چلہ کے لئے خاص طور پر چھوٹا سا کمرہ تیار کرواتے۔ خود اس میں داخل ہو کر کمرہ چاروں طرف سے بند کروا دیتے۔ صرف تین بائی تین انچ کا سوراخ ہوا کے لئے کمرے کی مشرق والی دیوار کے درمیان میں ہوتا تھا۔ چوبیس گھنٹے بعد قہوہ کی ایک پیالی اس سوراخ کے ذریعے اندر پہنچائی جاتی۔ اس طرح چھ مہینے تک چلہ کشی میں رہتے عبادات کے علاوہ ایک قرآن پاک روزانہ ختم کرتے تھے۔ چھ ماہ بعد جب آپ کو چلہ سے باہر نکالا جاتا تو آپ کا جسم بہت لاغر اور کمزور ہوتا۔ مرید آپ کو روئی میں لپیٹ کر کمرے سے باہر لاتے۔ کمزوری کی وجہ سے ایک ہفتہ تک بات نہ کر سکتے۔ آپ کا چہرہ اتنا نورانی ہوتا جیسے چاند کی چمک کوئی آدمی آپ کے چہرے کی طرف نظریں جما کر نہیں دیکھ سکتا تھا۔ آپ نے اس طرح کے نو سے چلے

مختلف مقامات پر کاٹے ہیں۔ جو قابل ذکر ہیں۔
گڈاہی۔ رانجھا میرا۔ فتح پور۔ توی جموں۔ جگداں والی ڈاب۔ سانگلہ ہل۔ دینہ شہید۔ گل پیڑا۔ لہڑی۔

غازی کشمیر:۔ آپ نے ۱۹۴۷ء میں پٹھان مجاہدین کے لشکر کے ساتھ مقبوضہ جموں وکشمیر پر حملہ کیا۔ بہت سے کافروں کو کیفر کردار تک پہنچایا۔ میر پور پر بھی پہلا حملہ آپ نے کیا تھا۔ فتح میر پور کا سہرا بھی آپ کے سر ہے۔ آپ کو عوام کی طرف سے غازی کشمیر کا خطاب دیا گیا۔

مجاہدِ اعظم:۔ ۱۹۴۶ء میں گوردوارہ روہتاس قلعہ کے سکھوں نے محلہ شیخاں دینہ میں ایک مسجد کو آگ لگائی۔ آپ کو فتح پور میں اس کی اطلاع ملی تو آپ اپنے مریدان کے ساتھ دینہ تشریف لائے۔ جامع مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھائی۔ تقریر کرتے ہوئے اسلام کے اصولوں اور جہاد پر روشنی ڈالی۔ چوہدری محمد صادق موہل والے کھوکھا کی گجر برادری اور پنڈ جاٹھہ کے چوہدریوں کے علاوہ عوام کی اکثریت نے آپ کا ساتھ دیا۔ مجاہدین کو ساتھ لے

کر سکھوں کے گردوارہ قلعہ روہتاس کو آگ لگائی اور سکھوں کو جہنم رسید کیا۔ عوام کی طرف سے آپ کو مجاہدِ اعظم کا خطاب دیا گیا۔

ہیبت وجلال: ۔ اگرچہ آپ خوش گفتار وخوش اطوار اور پیکرِ حلم وحیا تھے۔ لیکن ہیبت وجلال کا یہ عالم تھا کہ مجالس وعظ میں انتہائی نظم وضبط اور سکون ہوتا تھا۔ لوگوں کی سانسوں کے سوا اور کوئی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔ دورانِ وعظ کسی کی مجال نہیں تھی۔ کہ اپنی جگہ سے اٹھ کر ادھر ادھر جاتے یا کوئی بات یا سرگوشی کرے۔ جب آپ کسی راستے سے گزرتے تو لوگ سراپا احترام بن کر دور یہ راستے پر کھڑے ہو جاتے۔

حُسنِ اخلاق: ۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ اخلاق ومحامد سے متصف فرمایا تھا۔ حاضرین اور آپ کو دیکھنے والے آپ کے اخلاقِ حمیدہ کی تعریف کرتے تھکتے نہیں تھے۔ آپ سے بڑھ کر کوئی خوش اخلاق۔ فراخ حوصلہ کریم النفس۔ رقیق القلب محبت اور

تعلقات کا پاس کرنے والا نہیں دیکھا۔ آپ اپنی عظمت اور علو مرتبت اور وسعت علم کے باوجود چھوٹے کی رعایت فرماتے ۔ بڑے کی توقیر کرتے ۔ سلام میں سبقت فرماتے کمزوروں کے پاس اٹھتے بیٹھتے ۔ غریبوں کے ساتھ تواضع اور انکساری کے ساتھ پیش آتے ۔

لباس :۔ آپ اپنے زمانے کے اُمراء جیسا لباس زیب بدن فرماتے تھے لیکن اس کا کپڑا بہت قیمتی ہوتا تھا۔ شاید ہی کوئی موقع ایسا آیا ہو کہ آپ نے کم قیمت کا کپڑا زیب تن کیا ہو۔ کپڑے کے تاجر دور دراز سے آپ کے لئے گراں بہا کپڑے اور ملبوسات لاتے تھے ۔ باوجود اتنی عمدہ اور گراں قیمت پوشاک کے آپ اسے ایک دن سے زیادہ نہیں پہنتے تھے ۔ ہر روز نیا لباس تبدیل فرماتے ۔ اور پہلا لباس غرباء و مساکین کو دے دیتے ۔ گراں بہا لباس اور پاپوش کے استعمال سے آپ کا مقصود محتاجوں کو نفع پہنچانا ہوتا تھا ۔

حق گوئی :۔ آپ کی حق گوئی اور بے باکی نے اس دور کے سلاطین و امراء کے محلات میں زلزلہ ڈال دیا تھا ۔

کھری اور سچی بات کہتے ہیں آپ کسی بڑی سے بڑی شخصیت کا لحاظ نہیں کرتے تھے اور اور اس بارہ میں کسی مصلحت یا خوف کو پاس نہیں پھٹکنے دیتے تھے۔ کوئی طبقہ ایسا نہ تھا۔ جو آپ کے دائرہ اصلاح سے باہر ہو عوام کو اور سب کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا یہ کام بڑی صفائی سے بھرے مجمع میں اور بر سر منبر ہوتا تھا۔ اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت آپ کو حق کے اظہار سے نہ روکتی۔

بسیار گوئی:۔ آپ بسیار گوئی سے سخت پرہیز کرتے تھے۔ خاموش رہنا بہت پسند کرتے تھے۔ اور ضرورت کے سوا کوئی کلمہ منہ سے نہ نکالتے تھے۔ البتہ خلاف شریعت کوئی کام ہوتے دیکھ کر خاموش رہنا گناہ سمجھتے تھے۔ اسی طرح وعظ و ہدایت کے وقت خاموشی ترک فرما دیتے آپ کے دہن مبارک سے کبھی کسی نے کوئی ناشائستہ یا غیر ضروری بات نہیں سنی۔

مریضوں کی عیادت:۔ بیماروں کی عیادت کرنے میں جو عظیم درجہ اور ثواب ہے حضرت شاہ صاحب اس سے

پوری طرح آگاہ تھے اسلیئے آپ اس ثواب عظیم کے حصول کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے مریضوں کی عیادت کے لئے آپ اکثر ان کے گھر تشریف لے جاتے مریض کو تسلی دیتے اور اس کے لئے دعائے صحت فرماتے۔ آپ کے روزانہ ملنے والوں میں سے اگر کوئی شخص غیر حاضر ہوتا تو مضطرب ہو جاتے اور فرماتے جاؤ فلاں شخص کی خبر لاؤ۔ اگر خبر ملتی کہ وہ بیمار ہے تو اس کی عیادت کے لئے اس کے گھر تشریف لے جاتے۔

غریبوں پر شفقت: غریبوں اور مسکینوں کے لئے آپ مجسم رحمت تھے۔ ان لوگوں سے آپ بیحد محبت کرتے انہیں اپنے ساتھ بٹھاتے۔ کھانا کھلاتے۔ اور ان کی جو خدمت بھی بن آتی کرتے فرماتے تھے۔ اللہ مال و دولت کو پیار نہیں کرتا۔ بلکہ اسے تقویٰ اور اعمال صالح محبوب ہیں۔ بے شمار عزباد مساکین آپ کی توجہ اور فیض محبت سے ولایت کے درجہ پر پہنچے یا جید عالم بن گئے اور دنیادار امراء نے ان کے قدم چھوئے۔ جب آپ گھر سے نکلتے یا

جمعہ کے دن جامع مسجد کو تشریف لے جاتے تو لوگوں کے ہجوم سڑکوں پر جمع ہو جاتے۔ ان میں غربا و مساکین۔ اغنیا ہر قسم کے لوگ ہوتے تھے۔ کئی خستہ حال لوگ آپ کو راستے میں روک لیتے اور دعا کراتے آپ نہایت خندہ پیشانی سے ان کی استدعا سن کر نہایت خشوع و خضوع سے دعا مانگتے اور اپنے روکے جانے کا بُرا نہ مانتے۔

عامتہ المسلمین پر شفقت : عامتہ المسلمین پر شفقت کے بارے میں ایک موقع پر آپ نے فرمایا: ایک وہ شخص ہے جب بازار میں داخل ہوتا ہے تو اس کا دل ان لوگوں پر رحمت کے لئے دعا کرتا ہے۔ وہ یہ نہیں دیکھتا کہ ان لوگوں کی کیا حالت ہے وہ تو داخل ہونے کے وقت سے باہر نکلنے تک بازار والوں کے لئے دعائے خیر و برکت میں مشغول رہتا ہے۔ ان لوگوں کے حال پر اس کا دل مضطرب رہتا ہے اور آنکھیں اشک ریز اور زبان ان نعمتوں پر جو اس نے اپنے کرم سے ان لوگوں کو عطا کی ہیں۔ رب کریم کا شکر اور حمد و ثنا کرتی رہتی ہے غریبوں اور مسکینوں میں بیٹھ کر آپ کو بے پناہ مسرت ہوتی اور فرماتے۔ امیروں کی ہم نشینی کی آرزو تو ہر شخص کرتا ہے ان غریبوں کی محبت کسے نصیب ہوتی ہے۔ آپ ہر معاملہ میں غریبوں کو امیروں پر ترجیح دیتے۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ آپ نے کسی

غریب آدمی کو نظر انداز کر کے متمول شخص کی طرف توجہ کی ہو۔

نیزہ بازی :۔ آپ شاہ سوار بھی تھے اور بہت اعلیٰ نسل کی گھوڑی رکھتے تھے۔ نیزہ بازی کا شغل بھی کرتے تھے۔ آپ آل انڈیا نیزہ بازی میں پہلا نمبر لیتے۔ جب آپ گھوڑی کو میدان میں نیزہ بازی کے لئے دوڑاتے تو نعرہ حیدری کی آواز بلند کرتے نیزہ عین کلہ کے وسط میں پیوست ہو جاتا۔
آپ نے جتنی مرتبہ نیزہ بازی کا شغل کیا پہلا نمبر ہی حاصل کیا۔ آپ کی گھوڑی دھمال بھی کھیلتی تھی۔ جب آپ گھوڑی پر سوار ہوتے۔ ایسے معلوم ہوتا جیسے کوئی بادشاہ ہے۔

ایثار وسخاوت :۔ آپ مجسمہ ایثار وسخاوت تھے۔ بھوکوں کو کھانا کھلاتے اور حاجت مندوں پر بیدریغ خرچ کرنا آپ کا دن رات کا مشغلہ تھا۔ آپ کا حکم تھا کہ رات کو وسیع دستر خوان بچھے۔ خود مہمانوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناول فرماتے۔ اگر مریدان کی طرف سے کچھ تحائف آتے تو انہیں پاس رکھنے کی بجائے

فوراً غربا و مساکین میں تقسیم کر دیتے ۔ اگر
کوئی آدمی آپ سے کسی چیز کے لئے مطالبہ
کرتا تو آپ بلا تکلیف عطا فرماتے ایک
دفعہ آپ مسجد سے نماز جمعہ ادا کر کے
تشریف لا رہے تھے ۔ ایک سوالی نے
آپ سے کپڑوں کی فرمائش کر دی آپ
نے اپنے لئے گھر سے دوسرے کپڑے
منگا لئے ۔ اور پہنے ہوئے کپڑے
سوالی کو عنایت کر دیئے ۔ آپ کا فرمان
ہے ۔ کہ جو اللہ کی مخلوق پر رحم نہیں کرتا ۔
اللہ تعالےٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتے ۔
بقول شاعر :۔ کرو مہربانی تم اہل زمین پر
خدا مہربان ہوگا عرش بریں پر

صبر و تحمل :۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے ۔ کہ چند شر پسندوں
نے آپس میں مشورہ کیا کہ آپ کو زہر
دے دیا جائے کیوں کہ یہاں کافی
آمدنی ہے ۔ حضرت صاحب صرف
دودھ پیا کرتے تھے ۔ باقی ہر قسم کی
اشیائے خورد و نوش سے پرہیز فرماتے
تھے ۔ چنانچہ سب نے متفقہ طور پر

جناب حضرت صاحب کو زہر دینے کی
سازش کی۔ لیکن قبل از وقت بذریعہ کشف
آپ پر اس حقیقت کا راز افشا ہو گیا۔ اس
پر بھی آپ نے نہایت صبر و تحمل سے کام کیا
اور منصوبہ بنانے والے کو معاف کر دیا اور
اس کو انعام و اکرام سے نوازا۔
اسی طرح ایک چور رات کی سیاہی میں آپ
کی گھوڑی چرانے کی نیت سے آپ کے
گھر میں داخل ہوا۔ لیکن اس کی آنکھوں پر پٹی
بندھ گئی۔ اور رات بھر اس کو راستہ نظر نہیں
آیا۔ صبح جب راز افشا ہوا تو اس نے اعتراف
کیا اور عرض کیا۔ کہ جناب میری بیٹی کی شادی
ہے۔ اور میرے پاس جہیز کا سامان نہیں
ہے۔ آپ نے اپنی گرہ سے ۱۴۰۰/ صد
روپیہ عطا کیا۔ چور اپنی اس ذلیل حرکت پر
بہت نادم ہوا۔ اس زمانہ میں سونا ۹۰ روپیہ
فی تولہ تھا۔ ۱۴۰۰ صد روپے ۱۵ تولے
سونے کی قیمت بنتی تھی۔

رقتِ قلب:- آپ نہایت رقیق القلب تھے۔ اگر آپ
کے سامنے کوئی عبرت کی بات ہوتی تو

فوراً آنکھوں میں آنسو آجاتے قرآن کریم کی
تلاوت کرتے وقت یا سرورِ کائنات
صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر کرتے وقت
آپ کی آنکھوں سے بے اختیار اشکوں
کا سیلاب جاری ہوجاتا۔

عفو و کرم :- آپ عفو و کرم کا پیکرِ جمیل تھے۔ کسی پر ظلم ہوتا
دیکھتے تو آپ کو جلال آجاتا۔ لیکن خود اپنے
معاملے میں کبھی غصہ نہ آتا۔ اپنے مریدوں
اور دوسرے لوگوں کی غلطیوں اور کوتاہیوں
سے ہمیشہ درگزر فرماتے۔ اگر کوئی شخص کسی
معاملہ میں قسم کھا بیٹھتا تو آپ مان لیتے خواہ حقیقت
حال کچھ ہی کیوں نہ ہوتی دوسروں کے عیوب
کی تشہیر آپ کو سخت ناپسند تھی۔ تعلقات کا
لحاظ اور پاس فرماتے۔ چھوٹوں کی رعایت
فرماتے اور بڑوں کی توقیر کرتے۔ سلام میں
ہمیشہ سبقت فرمانے کی کوشش کرتے آپ
فرمایا کرتے تھے۔ اگر برائی کا بدلہ برائی سے
دیا جائے تو یہ دنیا خونخوار درندوں کا
گھر بن جائے۔

عبادات :- مجاہدات و ریاضات کے بعد جب آپ

نے احیائے دین کی جدوجہد کا آغاز فرمایا تو اس وقت بھی عبادت کے ذوق وشوق میں مطلق فرق نہ آیا۔ ہمیشہ باوضو رہتے۔ دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھتے۔ شب بیداری کی یہ کیفیت تھی کہ تیس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے رہے۔ اگر ایک تہائی رات میں دو رکعت نفل ادا کرتے۔ ہر رکعت میں سورہ مزمل کی تلاوت کرتے اگر سورۂ اخلاص پڑھتے تو اس کی تعداد پانچ سو بار سے کم نہ ہوتی۔ اول شب کسی قدر سو رہتے۔ پھر جلد ہی اٹھ کر عبادت الٰہی میں مشغول ہو جاتے۔ غرض آپ کی راتیں مراقبہ، مشاہدہ اور یادِ الٰہی میں گزرتی تھیں۔ تہجد ادا فرماتے۔ نماز فجر کے لئے خلوت کدے سے باہر تشریف لاتے

جذبہ جہاد ۔ آپ ہر وقت جہاد فی سبیل اللہ کے لئے تیار رہتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ تمام عبادتوں میں سب سے افضل عبادت جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ بندہ اپنے خون سے رب کریم کی ربوبیت اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی رسالت کی شہادت دیتا ہے۔ ایسی شہادت
جسے جھٹلایا نہ جا سکے اور نہ ہی بھلایا جا
سکے۔

نہ مسجد میں نہ بیت اللہ کی دیواروں کے سایہ میں
نمازِ عشق ادا ہوتی ہے تلواروں کے سائے میں

تعلیمات :۔ آپ اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اقامت
دین اور احیائے اسلام کے علمبردار تھے
آپ کی تمام تعلیمات شریعت کتاب اللہ
اور سنت رسول کی پیروی ہے آپ
کے تمام تر ارشادات کا ماخذ قرآن
حکیم اور سنت نبوی ہے۔ اور ان ہی
کی روشنی میں آپ نے مخلوق خدا کو
شریعت کی تعلیم دی۔ چند ایک مسائل
کے بارے میں آپ کے ارشادات
کا خلاصہ یہاں پیش کیا جاتا ہے۔

توحید :۔ اللہ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں
وہی اس کا مستحق ہے۔ کہ اس کی عبادت
اور بندگی کی جائے۔ اللہ بے پرواہ
ہے کسی کا محتاج نہیں۔ حضرت علی کرم
اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضور صلی

اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ تمام مخلوق سے اللہ تعالیٰ حساب لے گا۔ مگر جس شخص نے خدا کے ساتھ شریک بنایا اس سے حساب نہیں لیا جائے گا۔ اور اسے سیدھا دوزخ میں لے جانے کا حکم دیا جائے گا۔

اتباعِ رسول: اصل اتباع رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تو یہی ہے کہ کوئی عمل سرکار دو عالم کی سنت کے خلاف نہ ہو۔ سنت ہی جادہ مستقیم ہے سنت ہی راہِ نجات اور اللہ تعالیٰ تک پہنچانے والا قریب ترین راستہ ہے یاد رکھو حضور کی ذات بابرکات مینارہ نور ہے۔ اسی کی روشنی میں سفرِ حیات طے کرنے کے بعد تم منزلِ مقصود پر پہنچ سکتے ہو۔ باقی سب ہیچ اور بے حقیقت ہے۔

محبتِ رسولؐ: حضور کی محبت جزو ایمان بلکہ عین ایمان ہے۔ اسی لئے آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمہارا ایمان اس وقت تک درجہ کمال کو نہیں پہنچ سکتا جب تک میں

تمہارے نزدیک تمہاری اولاد۔ والدین
اور سارے جہان سے زیادہ عزیز نہ
بن جاؤں۔ آپ سے محبت رکھنے کا
یہ جو حکم دیا گیا ہے۔ اس کی مصلحت یہ
ہے کہ محبت ہی سے اتباع اور پیروی
کا جذبہ ابھرتا ہے۔ جو اصل مقصود ہے
جس طرح ضروری ہے کہ ہر دعوے
کا کوئی ثبوت ہو اور کوئی دعویٰ بلا دلیل
وثبوت کے قبول نہیں کیا جاتا اسی طرح
حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کے
دعوے کا ثبوت آپ کی پیروی۔ آپؐ
کے احکام کی تعمیل اور آپؐ کی مکمل اتباع
ہے۔ چلنے میں پھرنے میں۔ کھانے پینے
اٹھنے بیٹھنے ملنے جلنے میں۔ جلوت
میں خلوت میں۔ اخلاقیات میں معاملات
میں۔ سیاسیات میں۔ معاشیات میں۔
بیرونی زندگی میں اور گھریلو زندگی میں
غرضیکہ زندگی کے ہر عمل میں سرکار دو
عالم کے اسوہ حسنہ کو پیش نظر رکھا جائے

اخلاص :۔ اگر بدن سے روح نکل جائے تو انسان

کا بدن مٹی کا ڈھیر ہے ۔ پھول سے خوشبو الگ ہو جائے تو وہ بے وقعت ہے ۔ ساز کی زینت آواز سے ہے آواز نہیں تو کچھ بھی نہیں ۔ بالکل اسی طرح عبادت کی روح ۔ اس کی خوشبو اور اس کی زینت اخلاص ہے ۔ کہ صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے اور اس کا حکم بجا لانے کے لئے عبادت کی جائے ۔ اگر عبادت میں ریاکاری ۔ بناوٹ اور دکھاوا ہو تو از روئے حدیث وہ شرک ہے ۔ کہ عبادت تو کرتا ہے اللہ کی اور اس کے ذریعہ رضا مندی مخلوق خدا کی تلاش کرتا ہے حالانکہ اگر خالق راضی ہو جائے تو سب راضی ہو جاتے ہیں ۔ اللہ والوں میں یہی اخلاص ہوتا ہے ۔ جو ان کی عبادتوں کو قبولیت سے آشنا کرتا ہے ۔

کشف و کرامات ۔ آپ کے ایک مرید قادر شاہ کا کہنا ہے ۔ کہ ایک مرتبہ ہمارے علاقہ سرگودھا میں طاعون کی بیماری پھیل گئی جس سے متعدد افراد لقمۂ اجل بن گئے ۔ جب

ایک آدمی مرجاتا ہے تو اُسے دفن کرنے
کے لئے قبرستان لے جانے تک ایک
اور آدمی کی شمع حیات گل ہو جاتی۔ ابھی
آہ و فغاں کا سلسلہ عروج پر ہی ہوتا کہ فرشتہ
اجل کسی دوسرے شخص کا پروانہ قضا دے
جاتا۔ غرض متعدد افراد نے رخت سفر
باندھ کر اپنے اعزا کی آہ و فغاں کی پرواہ
کئے بغیر ملک عدم کی راہ لی۔ آخر کار حضرت
صاحب کو فتح پور سے بلا بھیجا۔ حضرت
صاحب نے جونہی اپنا قدم رنجہ مطلوبہ
مقام پر فرمایا تو قافلہ اجل رک گیا۔ آپ
کی دعا ہی ایک کرامات تھی۔ جس سے
دور دور تک آپ کی کرامات کا شہرہ
پھیل گیا۔ جس مرض پر پھونک مارتے
وہی تندرست ہو جاتا۔ یہ آپ کی
ایک نمایاں خوبی تھی۔ جو کسی دوسرے
میں نہیں پائی جاتی۔

ایک مرید حضرت صاحب کے پاس
آیا۔ حضرت صاحب اس وقت مکان
کی بالائی منزل پر تشریف فرما تھے کیونکہ

آپ لگاتار روزے رکھنے کی وجہ سے کافی کمزور ہوگئے تھے۔ اسلئے آپ نے اپنے مرید قاضی شرف دین کو آنے والے مریدوں کے لئے تعویذ دینے کا اذن دے رکھا تھا۔ قاضی شرف دین نے آنے والے ایک مرید سے خفیہ طور پر دو عدد ٹائم پیس حاصل کر لیئے۔ اور اس طرح مرید شاہ صاحب سے ملاقات کئے بغیر واپس چلا گیا۔ شام کے کھانے کے وقت جب سب لوگ حضرت صاحب کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو حضرت صاحب نے اچانک فرمایا کہ شرف دین دو عدد ٹائم پیس کدھر ہیں۔ اس پر شرف دینؒ ایک دم گھبرا گیا۔ جب شرف دینؒ مطلوبہ جگہ پر گیا تو ٹائم پیس نہ پاکر سخت متحیر ہوا۔ لیکن جب واپس حضرت صاحب کے پاس پہنچا تو میز پر ٹائم پیس پہلے سے موجود تھے۔ اس پر حضرت نے فرمایا۔ یہ ٹائم پیس پڑے ہوئے ہیں۔ انہیں لے لو اور آئندہ مجھ سے پوشیدہ کسی سے کوئی

جہیز نہ لینا۔

وصال شریف ۔ حضرت صاحب استراحت فرما رہے تھے کہ اچانک گویا ہوئے آج پیر ہے جمعرات کے ہم نے راہی ملک عدم ہو جانا ہے۔ اسلئے سب مریدین کو قبل از وقت مطلع کر دیا جائے۔ عین جمعرات کے دِن ۲۷ مئی ۱۹۵۸ء کو یہ برگزیدہ ہستی اس دارِ فانی سے کوچ کر کے اپنے خالق حقیقی سے جا ملی۔ آپ نے اپنے انتقال سے چھ ماہ قبل ہی اپنے صاحبزادے سید لعل شاہ بخاری کو اپنا جانشین مقرر کر دیا۔ ہر سال آپ کے دربار پر دینہ شریف ۱۷ اپریل کو عرس مبارک ہوتا ہے۔ آپ کے مریدان بہاولپور سیالکوٹ۔ لاہور۔ فیصل آباد۔ گجرات راولپنڈی۔ جہلم۔ پشاور۔ کراچی اور جموں آزاد کشمیر میں ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔

ارشادات :۔ آپ فرماتے ہیں۔ کامل مرشد وہ ہے جو ایک لحظہ میں تمام مقامات

اور منازل کو طے کرا کے ابتداء سے
انتہا تک پہنچا دے۔ اور سب کچھ دکھا کر
مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل
کردے۔ چنانچہ راہ کی معراج باطن میں
ہوتی ہے نہ کہ استدراج میں۔

نافع علم :- ارشادِ نبوی ہے۔

العلم نکتہ وکثرتھا للجہال

حقیقی علم جو ہے وہ ایک ہی نکتہ ہے۔ باقی
اس کی کثرت جاہلوں کے لئے ہے۔ علم
با عمل چاہیے نہ کہ علم وبال۔ علم کمال
چاہیے۔ نہ علم جہال۔ علم وصال چاہیے
نہ علم بد خصال سالک کو اللہ تعالیٰ کی
طرف سے علم حاصل ہوتا ہے۔

راہِ عشق : عشق کی راہ مذہب و ملت اور کتابوں میں تحریر نہیں ہے۔ اس سے مراد رب الارباب ہے جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج سے مشرف ہو کر واپس تشریف لائے تو پہلے عاشقوں نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے خدا کو دیکھا تو آپ نے فرمایا۔

بلی من رانی فقد رای الحق

ہاں جس نے مجھے دیکھا اس نے گویا اللہ کو دیکھا

اس کے بعد علماء نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے خدا کو دیکھا چونکہ آپ کے حق میں **وما ینطق عن الھوی** وارد ہے تو آپ نے فرمایا۔

تفکروا فی نعماء ولا تفکروا فی ذاتہ

اس کی نعمتوں کا خیال کرو لیکن اس کی ذات کے بارے میں کچھ نہ سوچو۔ اس دیدار سے بڑھ کر کوئی نعمت۔ لذت۔ شوق عیش و راحت نہیں۔ کیوں کہ اس کیلئے

دونوں جہان مبتلا اور مشتاق ہیں جس نے دیکھا وہ گم ہو گیا پھر اُسے کسی نے نہیں دیکھا سر سر کو پہنچ گیا جو عقل سے تحقیق ہو سکتا ہے۔ تو پوچھنا۔ دیکھنا فنا فی اللہ و بقاء باللہ کے عشق کی نعمت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی کوئی صورت مقرر کرنا کفر شرک ہے پس اُسے بیچون اور بیچگون اور بے مثال دیکھنا چاہیئے یہ تو نور' علیٰ نور ہے اور پوچھنا ہوشیار عاشق کا کام ہے۔ کیوں کہ یار کا راز یار کے پاس ہے۔

خمیر عشق:۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روائت ہے کہ روز ازل جب اعضائے انسانی کی تخلیق و تخمیر کی گئی۔ بنی نوع انسان میں سے گروہ عشاق کا خمیر عشق و محبت الٰہی سے اٹھایا گیا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ازل سے لے کر آج تک ان لوگوں کی زبان پر رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ ہی کا کلمہ ہے پس جس آنکھ میں عشق کا سرمہ لگا دیا ہے عرش سے تحت الثرا ء تک کوئی چیز اس کی نظر میں غیب نہیں۔

محبت الٰہی کا تقاضا یہ ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پورا کیا۔ کہ اللہ کریم کی دوستی کے لیئے اپنے بیٹے کو قربان کرتے سے دریغ نہ کیا۔ جب دیکھا کہ محبت میں کامل ہے حکم ہوا کہ بیٹے کو قربان نہ کریں۔ ہم اس کے بدلے میں بہشت سے قربانی بھیجے دیتے ہیں۔

حضرت ابراہیمؑ کے عشق کا امتحان :۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب عشق الٰہی کا دم بھرا۔ حضرت جبریل امین نے خدائے قدوس کی بارگاہ میں عرض کی۔ مجھے اجازت عطا ہو کہ حضرت ابراہیمؑ کی آزمائش کروں۔ فرمان ہوا۔ اچھی بات ہے جاؤ اور میرے بندے ابراہیم کا امتحان لو۔ حضرت جبریلؑ امین کوہِ صفا پر تشریف لاتے اور کھڑے ہو گئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام خانہ کعبہ کے اندر تھے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بلند آواز سے "یا اللہ" کہا جو نہی یہ آواز حضرت ابراہیم نے سنی خانہ کعبہ سے فوراً باہر تشریف لائے اور کہنے لگے۔ ایک دفعہ پھر اللہ پاک کا نام اسی طرح لو۔ جبریل امین نے کہا۔ اس نام

پاک کے سننے کا شکرانہ ادا کروں تو پھر یہ نام لوں۔ آپ نے فرمایا" جو کچھ میرے اختیار میں ہے سارے کا سارا دیدوں گا۔ جان بھی دیدوں گا۔ ایک دفعہ پھر اگر اللہ کا نام لے لے" غرضیکہ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا۔ میرے اتنے ہزار اونٹ ہیں۔ سب کے سب محبوب کی رضا و محبت میں قربان کرتا ہوں۔ اب کہو۔ حضرت جبرائیلؑ امین نے کلمہ "یا اللہ" پھر کہا۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنا مال و متاع جو کچھ پاس تھا اللہ کی راہ میں دے دیا۔ جبرائیل امین نے پھر پوچھا اب کیا فرمائش ہے حضرت ابراہیم نے فرمایا۔ ایک دفعہ پھر کہو میرے جسم میں جان ہے وہ بھی راہِ دوست میں فدا کروں۔ جبرائیل امین نے پھر "یا اللہ" کہا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نعرہ مارا۔ بے ہوش ہو کر گر پڑے جب ہوش میں آئے تو جبرائیل امین نے ان کے خلوصِ عشق پر آفرین کہی۔

اور کہا کہ ابراہیم خلیل محبت حق میں صادق ہیں۔ جبرائیل امین واپس اپنے مقام پر پہنچ کر بارگاہ خداوندی میں سجدہ ریز ہو کر عرض کرنے لگے الٰہی! میں نے ابراہیم خلیل کو تیری محبت میں ویسا ہی پایا جیسا کہنا تھا۔

محبت حق میں صادق و مخلص وہی ہے جو ہر وقت یاد دوست میں مشغول رہے ایک لحظہ ذکر حق سے غافل نہ رہے

عاشق کا دل: ۔ عشاق الٰہی کا دل ایسا چراغ ہے جسے قندیل انوار میں آویزاں کیا گیا ہے اور اس کی روشنی سے سارا عالم ملکوت جگمگاتا ہے۔ پس ان اندھیروں سے کیا خوف۔ اپنی ذات کو بھول جانا یاد حق کی دلیل ہے۔ جسے یاد حق کی نعمت میسر ہو گئی۔ اسکا دل کبھی نہیں مرتا۔ میں نے کتاب عشق میں لکھا پایا کہ بھوک ایسا بادل ہے جس سے رحمت کی بارش برستی ہے۔ محبت حق یہ ہے دنیا اور آخرت اور جو کچھ ان کے اندر

ہے۔ رب کی محبت دل سے نکل جائے اور صرف محبوب حقیقی ہی کا عشق باقی رہ جاوے۔

ملک عشق:۔ ملک عشق کی فرماں رواں محبت الٰہی ہے۔ اس ملک میں فرشتوں نے ایک تخت بچھایا ہوا ہے۔ جس پر وہ محبت الٰہی جلوہ گزیں ہے۔ اس حال میں کہ اس کے ایک ہاتھ میں تیغ فراق ہے۔ اور دوسرے ہاتھ میں وصال ابد کی ایک شاخ ہے۔ ایک ہی سانس میں ہزار ہا عشاق کے سر نذر تیغ ناز ہوتے ہیں۔ پس جو شخص عاشق خدا ہے اگر ہزار بار اس کا سر تن سے جدا کیا جاوے دوبارہ اس کے سر وتن کا رشتہ استوار ہو جاتا ہے۔ ہزار بار سے شہید ناز بنایا جائے تو وہ افسوس نہیں کرتا بلکہ اُسے راحت نصیب ہوتی ہے۔ ایک عاشق جان دیتے وقت کچھ کہہ رہے تھے۔ اے اللہ۔ میں جب تک زندہ رہا تیرے نام کی یاد سے۔ اب مر رہا ہوں تیرے نام کی یاد سے

اور جب قیامت کے دن اٹھوں گا۔ تو
تیرے نام کا ورد کرتے ہوئے اٹھوں
گا۔ عاشقوں کا وصال ایسے ہوتا ہے

حضرت نے فرمایا۔ جب انسان اپنے قلوب ثلثہ کو دنیا کی برائیوں سے پاک کر لیتا ہے۔ اور اس طرح تائب ہو جاتا ہے کہ اس کے دل کی خوشبوئیں مخلوق کے دماغ تک پہنچتی ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے قلوب ثلثہ کی یہ تفصیل پیش فرمائی کہ دل تین قسم کے ہوتے ہیں۔

قلب سلیم۔ قلب منیب۔ قلب شہید

قلب سلیم وہ قلب ہے جس میں معرفت الٰہی کے سوائے کچھ نہیں ہوتا

قلب منیب۔ وہ قلب ہے۔ جو ہر شے سے منہ موڑ کر اللہ تعالےٰ کی طرف یکسو ہو جاتا ہے۔

قلب شہید وہ قلب ہے جو ہر شے میں مشاہدہ حق کرتا ہے۔

توبہ :- حضرت نے فرمایا توبہ چھ قسم کی ہے اول قلب و زبان کی توبہ۔ دوم نظر کی توبہ۔ سوئم کان کی توبہ چہارم ہاتھ کی توبہ۔ پنجم پاؤں کی توبہ۔ ششم نفس کی توبہ۔ پھر ہر ایک کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔

سب سے پہلے دل سے توبہ کی تصدیق کرنی چاہیے اور زبان سے جب تک اس کا اقرار نہ کیا جائے توبہ درست نہ ہو گی جب تک دل کو دنیا کی محبت دھوکا۔ فریب۔ حسد

بے حیائی۔ ریاکاری سے پاک نہ کرے۔ اور صدقِ دل سے ان معاملات سے تائب نہ ہو۔ اس کی توبہ نہ ہوگی۔ کوئی شخص گناہ کا ارتکاب بھی کر رہا ہو۔ اور توبہ بھی کرے توبہ توبہ نہیں ہے اگر ہزار بار زبان سے توبہ کرے اور دل تصدیق نہ کرے۔ ایسی توبہ ہرگز درست نہ ہوگی۔

زبان کی توبہ زبان کی توبہ یہ ہے کہ ہر ناشائستہ بات سے زبان احتراز کرے۔ بیہودہ اور لغو باتوں سے توبہ کرے۔

حضرت صاحب نے فرمایا جب قدرت نے انسان کے منہ میں زبان ڈالی تو ندا کی۔ اے زبان! تیرے پیدا کرنے کی خاص غرض یہی ہے۔ کہ سوائے میرے نام اور کلام کے کوئی اور ذکر تجھ سے نہ ہو۔ اگر تو نے کوئی اور بات کی تو اپنے ساتھ دیگر اعضاء کو بھی مصیبت میں مبتلا کرے گی۔ پس زبان کی پیدائش ذکر و تلاوت قرآن ہی کے لئے مخصوص ہے۔ عالم انوار و اسرار کی جلوہ ریزی ذکر سے ہوتی ہے۔ جب زبان دل کی دم ساز ہوتی ہے اور دل زبان کا تو یہ انوارِ عشق دلِ سالک میں قرار گزیں ہو جاتے ہیں۔ آپؒ فرماتے ہیں دل اور زبان کی آپس میں ہم آہنگی ضروری ہے۔ اور اگر دل و زبان ایک دوسرے سے ہم آہنگ نہ ہو سکیں تو انوارِ عشق و محبت واپس لوٹ جاتے ہیں۔

نظر کی توبہ :۔ نظر کی توبہ یہ ہے کہ کسی ایسی چیز کو نہ دیکھا جائے

جسکا دیکھنا ممنوع ہے۔ عشق کی منزل اوّل نظر ہی ہے۔ جو لوگوں کو نعمت حضوری حق سے بہرہ ور کرتی ہے اور نظر ہی ہے جو معصیت میں گرفتار کراتی ہے۔ لوگوں کو چاہیے کہ جب وہ نعمت مشاہدہ سے لطف اندوز ہو رہے ہوں تو کوشش کریں کہ سوائے حق کے کچھ نہ دیکھیں۔ تاکہ یہ نعمت مشاہدہ جاتی نہ رہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا۔ نظر کی توبہ تین طرح کی ہے۔

اوّل:۔ ممنوع چیزوں کو دیکھنے سے توبہ یعنی حرام سے توبہ۔ دوئم:۔ مسلمان بھائی کی برائی دیکھ کر اس کی غیبت کرنے سے توبہ۔ مسلمان بھائی کا عیب دیکھے تو توبہ کرے کہ میں نے کیوں دیکھا اور کسی سے اس کا اظہار نہ کرے سوئم کسی کو ظلم کرتے ہوئے دیکھے تو نظر کو ملامت کرے۔ کہ تو نے ظلم ہوتے ہوئے کیوں۔ اس سے توبہ کرے۔

کان کی توبہ:۔ کوئی ایسی بات نہ سنے جس کا سننا جائز نہ ہو۔ اگر سنے تو فوراً توبہ کرے۔ قدرت نے انسان کو سننے کی طاقت اسلئے عطا فرمائی ہے۔ کہ ذکر خدا سنے اور جہاں کہیں قرآن حکیم تلاوت کیا جا رہا ہو۔ کان دھرے اور غور سے سنے کہ کیا حکم ہو رہا ہے۔ قوت سماعت اسلئے عطا نہیں کی گئی کہ برائی کی باتیں سنے کیونکہ احادیث میں ہے کہ جو شخص ان آوازوں پر کان لگائے گا قیامت سیسہ پگھلا کر اس کے کانوں میں بھرا جائے گا۔

ہاتھ کی توبہ:۔ انسان کسی ایسی چیز کو ہاتھ نہ لگائے جو از روئے شرع و اخلاق اس کے ہاتھ لگانے کے قابل

نہیں ہے اور اس سے توبہ کرے ۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا" مومن وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے محفوظ رہیں "۔
یہ ہاتھ کسی کا حق نہ چھین سکے شراب اور حرام چیزوں کو ہاتھ نہ لگایا جائے ۔ حضرت صاحب نے تاش کے پتوں کو ہاتھ لگانے سے بھی منع فرمایا اور جوا کھیلنے کی بھی مذمت فرمائی ۔

پاؤں کی توبہ : پاؤں کی توبہ سے مراد ایسی جگہ پر جانے سے احتراز کرنا ہے ۔ جو از روئے شرع اس قابل نہیں ۔ کہ وہاں جائیں ۔ یہی پاؤں کی توبہ ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک ایک قدم اٹھانا ثواب لکھا جاتا ہے ۔ اور انسان کے درجات بلند ہوتے ہیں ۔ برائی کی طرف جانا یا ان پاؤں پر چل کر کسی کا حق غاصب کرنے سے منع فرمایا کیوں کہ یہ اعضاء بڑی اہمیت رکھتے ہیں ۔ اسلیئے ان کو اللہ تعالےٰ کے راستے نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ہی استعمال کرنا چاہیے ۔

توبہ نفس انسان کو چاہیے کہ نفس کو تمام کھانے والی چیزوں خواہشات اور حرص ولالچ سے باز رکھے اور ان تمام سے توبہ کرے نفس کی خواہش پر کوئی کام نہ کرے جو شخص اپنے نفس کو حرص ۔ لالچ اور خواہشات سے روک لیتا ہے ۔ اس کا مقام بہشت ہوتا ہے ۔

حضرت نے فرمایا کہ توبہ کی تین قسمیں ہیں ۔ یہ تین حالتیں ہوتی ہیں حال ۔ ماضی مستقبل ۔ حال کی توبہ یہ ہے کہ اپنے گناہ پر پچھتائے اور شرمسار ہو ۔ ماضی کی توبہ یہ ہے کہ دشمنوں کو خوش کرے ۔ اگر کسی سے کچھ چھین لیا اُسے واپس کرے اور اس سے معذرت کرے ۔ مستقبل کی توبہ یہ

ہے کہ نیت کرے کہ آئندہ بھی وہ گناہ کے کام سے باز رہے گا۔

دل کی آزادی ۔ حضرت نے فرمایا رزق کے چار درجے ہیں۔ اول رزق مقسوم۔ دوم۔ رزق مذموم۔ سوم۔ رزق مملوک۔ چہارم۔ رزق موعود۔

رزق مقسوم وہ رزق ہوتا ہے۔ جو روز ازل تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اور لوح محفوظ میں لکھ دیا گیا ہے۔ جو کچھ اس شخص کی قسمت میں کر دیا گیا ہے لازماً اس کو ملے گا۔

رزق مذموم وہ رزق ہے۔ جو کسی انسان کو ملے اور وہ اس کے لئے کافی ہو لیکن وہ اس پر صبر نہ کرے۔

رزق مملوک ۔ وہ رزق ہے۔ جو انسان روپے کپڑے اور سامان ذخیرہ کرے کہ اس کی تجارت کرے گا۔ شائد اللہ کے فضل سے اس میں برکت پیدا ہو اور بڑھتا رہے۔

رزق موعود وہ رزق ہے۔ اللہ تعالےٰ نے جس کا وعدہ صالحین و عابدین سے فرمایا۔ یعنی صالحین کو اندیشہ سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ ان سے حق تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ بن مانگے ان کو ملے گا۔ اور جتنا ضرورت ہو گا۔ دے گا۔

توکل ۔ حضرت نے فرمایا۔ توکل رزق مقسوم میں ہی آتا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ جو آپ کا مقدر ہے ضرور ملے گا۔ رزق مملوک میں توکل نہیں۔ اور رزق موعود میں بھی توکل نہیں

ہوتا کیونکہ جو وعدہ ہے ضرور ملے گا۔ لیکن رزق مقسوم میں جو توکل ہے اس کا مطلب ہے کہ جو آپ کے مقدر میں ہے۔ اور آپ کا وظیفہ ہے آپ جان لیں کہ قطعی طور پر آپ ضرور حاصل کریں گے۔ اس میں توکل جائز ہے۔ رزق میں توکل بہت سارے عظیم سالکان راہ کو بھی اس وقت تک میسّر نہ ہوا۔ جب تک انہوں نے بیس سال توکل کے ساتھ زندگی بسر نہ کی۔ اور تمام دنیا سے اپنے آپ کو پاک وصاف نہ رکھا۔

توکل کا مقام در حضرت نے ارشاد فرمایا۔ ایک مرتبہ اہل سلوک میں سے چند حضرات خانہ کعبہ شریف کے لیئے توکل علی اللہ گھر سے نکلے۔ اور یہ عہد کیا کہ اپنی ضرورت کے بارے میں کسی سے ہرگز اظہار نہ کریں گے۔ اور کسی سے کچھ نہ مانگیں گے ایک جنگل میں پہنچ گئے جہاں کسی اور انسان کا گزر بالکل نہ تھا۔ اس جنگل میں ایک چشمہ تھا۔ چشمے پر ٹھہر گئے۔ وضو کیا اور حسب معمول نماز دوگانہ ادا کی۔ اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ خضر علیہ السلام چند جو کی روٹیاں لئے ہوئے تشریف لائے۔ وہ سب ان کی طرف لپکے۔ اور بڑی خوشی کا اظہار کیا اور کہا اللہ تعالے کا شکر ہے کہ خضر علیہ السلام کی زیارت بھی نصیب ہو گئی۔ اور ہم بھوکے تھے ہمیں کھانا بھی مل گیا۔ جب یہ بات ان کے دل میں تو غیب سے آواز آئی۔ اسے بد عہد دعویدارو۔ کیا تم نے ہم سے یہی عہد کیا تھا۔ اور یہی بات طے کر کے گھر سے نکلے تھے۔ ہوا میں ایک تلوار نمودار ہوئی اور تمام کے سر جسم سے جدا کر کے پھینکتی

گئے ۔ فرمایا جو عہد شکنی کرتا ہے ۔ اور توکل بر خدا میں ثابت قدم نہیں رہتا ۔ ان کی سزا یہی ہے جو انھیں مل گئے ۔

سیّد لعل شاہ بُخاری جلالی

سیّد لعل شاہ بخاری جلالی سُہروردی واقف رموزِ حقیقت و معرفت قلندر مشرب ہیں۔

خاندانی حالات: آپ مخدوم سیّد عباس علی بخاری نواں گراں شریف والوں کے پڑپوتے ہیں۔

والد: آپ کے والد کا نام سیّد سردار علی بُخاری ہے۔

والدہ: آپ کی والدہ ماجدہ کا نام زہرہ بُخاری ہے۔ آپ پیر شاہ شفیع بُخاری مونڈا شریف میرپور آزاد کشمیر کے خاندان سے ہیں۔

ولادت: ۲۰ ذوالحجہ بروز اتوار ۱۳۶۷ھ فتح پور شریف ضلع میرپور آزاد کشمیر میں پیدا ہوئے۔

نام: لعل شاہ بخاری: آپ کا نام سائیں مست نے لعل بادشاہ رکھا اور پیشن گوئی دی کہ یہ بچہ روحانی دنیا کا بادشاہ ہے

لقب :۔ آپ کا لقب قلندر مشرب ۔ طاہر ۔ شاہ لعل ۔ جلالی پیر
کنیت :۔ ابوالبشیر
تعلیم وتربیت :۔ ابتدائی تعلیم وتربیت اپنے والد گرامی سے حاصل کی اور بعد میں سانگلہ ہل درس سے دینی تعلیم سے بہرہ ور ہوئے۔

بیعت وخلافت :۔ آپ اپنے والد ماجد کے خلیفہ اعظم ہیں والد گرامی نے اپنی زندگی میں آپ کو اپنا جانشین بنایا۔ اور خرقہ خلافت پہنا اور سند بھی تحریر کردی اور آپ کو پیر سید اکبر علی شاہ صاحب سجادہ نشین دربار جماعت علی شاہ لاثانی علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ سے بھی خرقہ خلافت عطا ہوا۔

ریاضت ومجاہدہ :۔ آپ نے پانچ مقامات پر ریاضت ومجاہدہ کیا ہے۔ بری شاہ لطیف ۔ دلیال شریف ۔ پیر سے شاہ غازی کھڑی شریف ۔ مخدوم عباس علی بخاری نواں گراں شریف لعل شہباز قلندر سیون شریف سندھ حضرت سید جلال الدین حسین بخاری سہروردی اوچ شریف ریاست بہاولپور۔

قلندر مشرب کہلانے کی وجہ تسمیہ :۔ آپ حضرت سید جلال الدین حسین بخاری سہروردی عرف

مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے مزار مبارک پر یادِ
الٰہی میں مشغول تھے ۔ غیبی آواز آئی ۔ تم کو قلندر مشرب
کیا ۔ تم کو امیر کیا ۔ تم کو انٹرنیشنل کیا ۔

روحانی مرشد ۔ آپ حضرت سیّد جلال الدین حسین بخاری مخدوم
جہانیاں کے حلقہ غلامی کے امیر ہوئے ۔ صاحبِ
تدبیر ہوئے ۔ روحانیت کے امیر ہوئے زمانے
کے پیر دستگیر ہوئے ۔

روحانی فیض ۔ آپ کو روحانی فیض مرشد پاک کے وسیلہ سے حضرت
علی کرم اللہ وجہہ باب علم سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ
وآلہٖ وسلم سے عطا ہوا ۔

اخلاقِ حسنہ : آپ حُسنِ اخلاق کا ایسا سراپا ہیں جس کی مثال ملنا
مشکل ہے ۔ آپ کی شخصیت میں ایک خاص وقار نمایاں
نظر آتا ہے ۔ پریشانی میں دلجوئی کرنا دوسرے کی تکلیف
کو اپنی تکلیف اور دوسرے کے درد کو اپنا درد سمجھتے
ہیں اور ان کی امداد فرماتے ہیں ۔

بے نیازی ۔ آپ کی زندگی کے معمولات ، رہن سہن ، اٹھنے بیٹھنے
ہر بات سے ایک بے نیازی ٹپکتی ہے ۔ لیکن اصل
مقام بے نیازی یہ ہے کہ آپ مریدان سے کچھ
طلب نہیں کرتے ۔ اور نہ ہی کسی مرید کے گھر شیرینی
شکرانہ حاصل کرنے کی نیت سے جاتے ہیں ۔

روحانیت کا خزانہ - آپ فرماتے ہیں۔ میرے پروردگار
کا خزانہ میرے لئے کافی ہے۔ اس نے
مجھے اپنے فضل وکرم کی دولت سے مالا
مال کر دیا ہے۔ ہر ضرورت مند اپنا حصہ
مجھ سے وصول کر لیتا ہے۔ لیکن میرا خزانہ
جوں کا توں باقی رہتا ہے۔

جذبہ عشق :- آپ نے جذب عشق کو زندگی کا جوہر اور دین ودنیا
کی فلاح کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ آپ تمام
بندگان خدا کو ایک دوسرے سے
پیار کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ آپ کا
عشق تمام دنیا کے لئے ہے۔ آپ پوری
دنیا میں خلوص اور وفا کے نور کو اس طرح
پھیلا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں۔ جس طرح
آفتاب کی کرنیں تمام کائنات کو روشن
کر دیتی ہیں۔

روحانیت کا فیض - آپ کے آستانہ بارگاہ قلندر لجپال سے
روحانیت کا فیض جاری ہے۔ نہ
صرف اندرون ملک بلکہ بیرون ملک
سے بھی لوگوں کی ہزاروں کی تعداد میں
آستانہ عالیہ سے فیض حاصل کر رہے

ہیں۔ آپ کا چشمہ فیوض وبرکات جاری و ساری ہے۔

اقوال

۱۔ جو اپنا بوجھ اٹھاتا ہے۔ وہی کامیاب ہوتا ہے
۲۔ دعا کے اثرات کا ظہور اسی وقت ہوتا ہے جب شرائط اور حسن اعتقاد کے ساتھ پڑھی جاتے۔
۳۔ علم و عمل سے ہی ترقی کی راہیں کھلتی ہیں۔
۴۔ ناکامیوں سے کامیابیوں کی بنیاد مستحکم ہوتی ہے۔
۵۔ انسان جتنی کوشش کرتا ہے اس کو اتنا ہی ملتا ہے۔
۶۔ دولت اپنی جیب کی اور طاقت اپنے بازو کی۔
۷۔ جھوٹ دھوکہ دہی اور چاپلوسی سے وقتی فائدہ اور ہمیشہ کی لعنت ہے۔
۸۔ عورت کو کم عقل نہ سمجھو اگر عورت کم عقل ہوتی تو کبھی حاکم نہ بن سکتی۔
۹۔ عقل مند عورتوں سے مشورہ لیتے ہیں۔ جب کہ بے وقوف عورت کو اہمیت نہیں دیتے۔
۱۰۔ غصہ عقل کو۔ غرور تکبر علم کو اور جھوٹ رزق کو کھا جاتا ہے۔
۱۱۔ صحت ایمان کی نشانی یہ ہے کہ نیکی سے خوشی حاصل ہو۔ اور بدی بری معلوم ہو۔
۱۲۔ علم دو دھاری تلوار ہے اس کا مناسب استعمال برکت اور نامناسب ہلاکت کا باعث ہوتا ہے۔

۱۳۔ تھوڑا علم زیادہ عمل کرنے سے بہت ہو سکتا ہے مگر زیادہ علم بغیر عمل کے نکما اور ناکارہ ہو جاتا ہے۔

۱۴۔ علم حاصل کرنے سے اچھائی اور برائی میں تمیز نہ آئے تو وہ علم لاحاصل ہے۔

۱۵۔ انسان اپنی ہی محنت سے کچھ بن سکتا ہے۔ بیرونی امداد ہمت کو پست کر دیتی ہے۔

۱۶۔ جس شخص میں حوصلہ، ہمت اور خود اعتمادی کا جذبہ نہیں وہ دنیا میں کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔

۱۷۔ جس طرح ستارے آسمان کا زیور ہیں اس طرح تعلیم یافتہ انسان زمین کی زینت ہیں۔

۱۸۔ مال و زر انسان کی تباہی کا باعث نہیں بلکہ اس کا برا استعمال اسے تباہ کر دیتا ہے۔

۱۹۔ بد اخلاق کا سب سے اچھا علاج یہ ہے کہ نیک اور با اخلاق کی صحبت اختیار کرے۔

۲۰۔ مشکلات و مصائب کا سامنا کرنے کا نام زندگی اور ان پر قابو پانے اور غالب آجانے کا نام کامیابی ہے۔

اوراد و وظائف

ذیل میں آپ کے بتائے ہوئے اوراد و وظائف پیش کیے جاتے ہیں۔ ان کا وظیفہ پڑھنے

کی اجازت عام دی جاتی ہے۔ ہر مسلمان مومن اپنی ضرورت کے لئے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کر کے فیض حاصل کر سکتا ہے وظیفہ شروع کرنے سے پہلے یہ درود شریف اول و آخر گیارہ مرتبہ پڑھیں انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی ہو گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

اللہُ جو شخص ہزار مرتبہ روزانہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو کمال یقین نصیب فرما دیں۔ اور جو شخص جمعہ کے روز قبل نماز جمعہ کے پاک و صاف ہو کر خلوت میں دو سو بار پڑھے اس کا مطلب آسان ہو خواہ کیسا ہی مشکل ہو اور جس مریض کے علاج سے اطباء عاجز آ گئے ہوں اس پر پڑھا جاوے تو اچھا ہو بشرطیکہ موت کا وقت نہ آ گیا ہو۔

صبح نماز منہ تازی روٹی پکا کر اس پر سات مرتبہ یا اللہ لکھ کر کند ذہن بچہ کو کھلائے سات دن گیارہ دن یا اکیس دن جیسی ضرورت دیکھے عمل کرے بفضلہ تعالیٰ کند ذہن بچہ کا ذہن کھل جائے گا۔

جو کوئی رہنے کے مکان کی پیشانی پر تین جگہ یا اللہ لکھے گا۔ جب تک وہ مبارک نام لکھا ہوا قائم رہے گا۔ کبھی اس مکان میں دب کر نہ مرے گا کبھی سوتے یا جاگتے میں وہ مکان آدمیوں پہ نہ گرے گا یا

خود اختیاری گرایا جائے گا یا خالی وقت میں منہدم ہوگا۔ کسی انسان کی اس مکان کے صدمہ سے اچانک موت نہ ہوگی۔

اگر کسی کو پسلی یا سینہ یا کمر یا سر میں درد ہو تو دوسرا شخص باوضو ہو کر درد کی جگہ سات (۷) مرتبہ یا اللہ انگلی سے خالی بلا سیاہی وغیرہ سے لکھے اور دن میں سات دفعہ اس عمل کو کرے انشاء اللہ درد جاتا رہے گا۔

اللہ کے نام مبارک کو جلی قلم سے لکھے اور اللہ کے الف کو قینچی سے کتر کر الگ کرے اور جو کوئی مسافر باہر جاتا ہو وہ صرف اللہ کا الف اپنے بازو پر تعویذ بنا کر باندھے اور باقی نام اللہ اپنے گھر میں اہل وعیال میں امانت رکھ جائے انشاء اللہ العزیز مع الخیر وہ مسافر اپنے گھر واپس آئے گا۔

اگر کسی عورت کے بچہ نہ ہوتا ہو اور درد نہایت شدید ہوں ایک سو اکیس (۱۲۱) مرتبہ یا اللہ پڑھ کر یا خمیرہ وغیرہ پر دم کر کے کھلایا جائے۔ (تین حصہ کر کے تین بار کھلایا جائے) فوراً خدا کے فضل سے مشکل آسان ہوگی مجرب عمل ہے۔

کوئی شخص ناحق کے جھگڑے میں پھنس جائے۔ کسی مفسد جھگڑالو شخص سے معاملہ پڑ جائے عین مقدمے کی پیشی کے وقت یا باہمی گفتگو کے وقت سترہ (۱۷) دفعہ اللہ اللہ کہے اور دل میں تصور کرے۔ کہ ساری سبھا فنا ہوئی اور اب خاص ذات باری تعالیٰ اس مقدمہ کا فیصلہ فرمائے گی۔ انشاء اللہ وہ مقدمہ اس کے حق میں اچھا فیصلہ ہوگا اور جھوٹا دشمن مقدمہ یا باہمی گفتگو میں ہارے گا۔

یہ اسم اعظم ہے اس کی مداومت کرنے والا صاحب کشف اور روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھنے والا مستجاب الدعوات ہو جاتا ہے۔ ہر نماز کے بعد سو دفعہ پڑھنے سے صاحب باطن ہو جاتا ہے۔

۱۳۱۲۵ دفعہ لکھ کر آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالنے سے نیک مرادیں حاصل ہوتی ہیں۔

اَلرَّحْمٰنُ: ہر نماز کے بعد سو بار پڑھنے سے قلب کی غفلت اور نسیان دفع ہو اور بکثرت اس کا ذکر کرنے والا ہر امر مکروہ سے محفوظ رہے اور اگر اس کو مشک و زعفران سے لکھ کر کسی محفوظ جگہ بدخلق آدمی کے گھر میں دفن کر دیا جائے تو اس میں حیا اور ترحم اور مسکنت پیدا ہو۔

جو شخص یارحمٰن کو فجر کی نماز کے بعد دو سو اٹھانوے مرتبہ پڑھے گا۔ خداوند کریم کی خاص رحمت میں داخل ہو گا اور دنیا میں کوئی آڑی اور مشکل نہ پڑے گی۔ ہر ایک کاروبار میں فراخ دستی نصیب ہو گی۔

جو کوئی ٹھیک دوپہر کے وقت کہ جس کو زوال کا وقت کہتے ہیں باوضو بیٹھ کر اکتالیس۴۱ مرتبہ یارحمٰن پڑھے اور پانی پر دم کرے جس کی آنکھیں دکھتی ہوں اس پانی میں سلائی تر کر کے دکھتی آنکھوں میں لگائے۔ ہر ایک آنکھ میں سات سات سلائیاں لگائے انشاء اللہ تین دن میں آنکھیں اچھی

ہوں گی اور پھر ایک سال تک دُکھنے نہ آئیں گی۔

صبح کی سنتیں اور فجر کی نماز کے درمیان جو کوئی شخص ایک سو اکیس (۱۲۱) مرتبہ یا اللہُ یا رحمٰن کسی بیمار کے سرہانے کھڑے ہو کر پڑھے گا۔ سات دن میں کیسا ہی بیمار ہو تندرست ہو جائے گا۔ اگر موت مقدر ہے تو خاتمہ بالخیر ہو گا۔ مشکل جلد آسان ہو گی۔

جو شخص روزانہ ہر نماز کے بعد سو مرتبہ یا رحمٰنُ پڑھے گا۔ اس کے دل سے انشاء اللہ ہر قسم کی سختی اور غفلت دور ہو جائے گی۔

اس اسم کی مداومت کرنے والا نرم اور گداز دل اور رقیق القلب ہو جائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہو گی۔ ہر نماز کے بعد سو دفعہ پڑھنے سے دل سے غفلت اور سستی دور ہو جاتی ہے۔

جن بچوں کا دل پڑھنے میں نہ لگتا ہو ان کو پانچوں نمازوں کے بعد پانی پر دم کر کے پلائیں۔ بعد نماز فجر ۲۹۸ بار پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہوتی ہے۔

مرگی کے مریض پر دورے کی حالت میں ۴۰ بار پڑھ کر کان میں دم کرنا چاہیے۔

۵۰۰ ۲ بار پڑھنے سے صاحبِ کشف ہو جائے۔

اَلرَّحِیْمُ: جو شخص روزانہ سو بار پڑھے اس کے قلب میں رقت اور شفقت پیدا ہو اور جس کسی کو امر ناگوار کا اندیشہ ہو (اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ) کی کثرت کرے یا

لکھ کر باندھے ۔

اگر اس کو لکھ کر پانی سے دھو کر وہ پانی کسی درخت کی جڑ میں ڈال دیں اس کے پھل میں برکت ہو۔

اگر کسی کو گھول کر پلا دے اس کے دل میں کاتب کی محبّت پیدا ہو۔

اسی طرح اگر طالب و مطلوب کا نام مع والدہ کے لکھے اس کی محبت میں سرگرداں ہو بشرطیکہ جائز محبت ہو۔

جو شخص روزانہ ہر نماز کے بعد سو مرتبہ یَا رَحِیْمُ پڑھے گا۔ تمام دنیوی آفتوں سے انشاء اللہ محفوظ رہے اور تمام مخلوق اس پر مہربان ہو جائے گی۔

جو کوئی پانسو مرتبہ صبح کی نماز کے بعد یَا رَحِیْمُ خلوص کے ساتھ پڑھے گا تمام خلقت اس پر مہربان ہو گی۔ اور اگر کوئی دشمن بھی سامنے پڑے گا نرم ہو جائے گا۔

جو کوئی بھی یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ دونوں نام ملا کر ہر نماز کے بعد اکیس مرتبہ پڑھے گا حق تعالیٰ غفلت اور بھول اس کے مزاج سے مٹا دے گا۔ نماز کی محبت پیدا ہو گی۔

جو کوئی یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَ رَحِیْمَھَا پڑھے گا۔ آڑی مشکل اس کی کھل جائے گی۔ اور کبھی کوئی ضرورت اس کی اٹکی نہ رہے گی۔ اس کا پڑھنے والا ساتھ ایمان کے دنیا سے رخصت ہو گا۔

اس کے پڑھنے والے پر خلقت مہربان ہو گی۔
اور اس کی ضروری حاجتیں پوری ہوں گی
دشمن زیر ہو جائیں گے۔
۵۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھنے سے دولت مند ہو جاتے۔

اَلْمَلِکُ :- جو شخص زوال کے وقت ایک سو بیس[۱۲۰] بار پڑھا کرے اللہ تعالیٰ اس کو صفائی قلب اور غنا عطا فرمائیں خواہ غنا، ظاہری ہو یا غنا باطنی۔

جو کوئی اس اسم کو قدوس سے ساتھ ملا کر پڑھا کرے۔ اگر صاحب ملک ہو تو حق تعالیٰ اُس کے ملک کو قائم دائم رکھے عزت و حرمت بہت بڑھے۔

اگر صرف ۹۰ بار ہر روز پڑھا جائے تو اس شخص کا دل روشن اور وہ تونگر ہو اور بادشاہ اس کی تابع میں رہیں۔

یہ اسم زیادتی قدر و منزلت کے لئے مجرب ہے۔

جو کوئی مَالِکَ اَلْمُلْکِ کو دس ہزار مرتبہ پڑھے گا گم چیز مل جائے گی یا دل کو صبر آ جائے گا جو بے چینی مال سے گم ہو جانے سے تھی اس کی تکلیف جاتی رہے گی۔

جس کسی کو مقدمہ کی وجہ سے سخت پریشانی ہو یا کسی دشمن کے خوف سے ہو اکیس[۲۱] ہزار دفعہ یا مَالِکَ اَلْمُلْکِ کا ختم تین روز تک متواتر کیا جائے انشاء اللہ مقدمہ فتح اور دشمن پست ہو گا۔

ترکیب ختم کی یہ ہے۔ کہ تین آدمی باوضو رو بقبلہ بیٹھیں اور سات سات ہزار مرتبہ تینوں آدمی یَا مَالِکُ الْمُلْکِ پڑھیں۔ اوّل اور آخر میں سات سات مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُوْرِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَجْسَادِ۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

یہ تینوں شخص بعد ختم وظیفہ کے یہ دعا کریں۔

الٰہی آج فلاں مقدمہ کا استغاثہ اور اپیل تیری بالا دست سرکار میں دائر کی ہے اگر تو بھی ہرا دے گا تو یہ بندہ کہاں جائے گا۔ لَا مَلْجَا وَلَا مَنْجَاءَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ۔ تیری سزا کا بچاؤ اور تیری مصیبت کی پناہ ہی تیرے پاس ہے انشاء اللہ بہت جلد حسب مرضی کام ہوگا۔

تریخ
اس کا پڑھنے والا سوائے خدا کے کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلائے گا۔ اور دنیا کی نظروں میں معزز اور وجاہت والا ہوگا۔ اس کے دل سے غفلت دور رہے گی۔

اگر اس اسم کو رؤف کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو فقیر بھی امیر ہو جائے۔ سات ہزار مرتبہ روزانہ پڑھنے سے عزت و آبرو بہت بڑھ جائے۔ جس پہ کوئی حملہ نہ کر سکے۔

مقدمہ ہارنے کی صورت میں اپیل دائر کر کے روزانہ غسل کر کے

حرام باندھ کر یَا مَالِکَ الْمُلْکِ سو بار معہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ سات دن تک پڑھنا ہے۔ اس دوران صرف تین چھٹانک جَو کے آٹے کی روٹی کھانا ہے۔ انشاء اللہ کامیابی ہو گی۔

تنگدستی اور بیروزگاری سے نجات پانے کے لئے ۸۱۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھنا چاہیئے۔

اَلْقُدُّوْسُ :۔ بعد نماز جمعہ کے ۱۸۵ بار سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْحِ ۔ کہہ کر پھر اس کو ایک روٹی پر لکھ کر جو شخص کھا دے تمام آفات سے محفوظ رہے اور توفیق عبادت ہو۔

جو شخص زوال کے وقت اس اسم کی تلاوت پر مداومت کرے گا۔ اس کا دل امراض روحانیہ سے پاک ہو گا۔ یعنی حسد، بغض، کینہ، حرص، خود غرضی اور ریاکاری وغیرہ۔

اگر دشمن کا خوف ہو تو اس کی کثرت سے تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دشمن سے محفوظ رکھے گا۔

اگر مسافر سفر میں اس کی تلاوت کرے تو عاجز و درماندہ نہ ہو۔

اگر کسی میٹھی چیز پر اسے تین سو انیس ۳۱۹ بار پڑھ کر کسی کو کھلائے تو وہ دوست ہو جائے۔

یہ اسم عزت اور حرمت کے لیئے مخصوص ہے اس کے پڑھنے والے کا دل اللہ تعالیٰ منور کر دیتا ہے۔

اگر روٹی پر لکھ کر کھائے تو فرشتہ صفت ہو جائے۔

۱ جس شخص کی بیوی حمل قرار پا جائے جس دن سے معلوم ہو بچہ کے پیدا ہونے تک ہر روز اکتالیس مرتبہ یَا قُدُّوْسُ پانی پر یا دوا پر پڑھ کر دم کر کے بیوی کو پلائے بچہ نہایت با اخلاق و پاک باطن اور نیک ماں باپ کا تابعدار ہوگا۔ ساری عمر کبھی والدین کی نافرمانی و اذیت کو پسند نہ کرے گا۔

جو شخص یَا مَالِکُ یَا قُدُّوْس۔ ہر روز صبح کی نماز اور مغرب کی نماز کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ لیا کرے گا۔ انشاء اللہ کبھی کسی گندے مرض میں جیسے بواسیر، لواسیر، ناسور وغیرہ وغیرہ میں مبتلا نہ ہوگا۔ کبھی اس کے پردے اور شرم کی جگہ کوئی زخم یا بیماری نہ ہوگی اور کبھی اس کو کوئی شرم و حیا کی جگہ کسی غیر کو دکھانے کی ضرورت نہ ہوگی۔

جو کوئی یَا مَالِکُ یَا قُدُّوْسُ ملا کر ایک ہزار دفعہ ہر روز عشاء کے بعد اندھیرے میں پڑھے گا، اگر صاحب ملک ہو اس کا ملک قائم رہے۔ صاحب ریاست ہو ریاست باقی رہے۔ جس عہدہ پر ملازم ہو اُس میں عزت پاوے۔ حاکم بالا دست ہمیشہ نظر عنایت رکھیں اگر کوئی اس کا دشمن اس کی چغلی کھائے وہ خود ذلیل ہو یا جلد مر جائے۔ مگر اس مبارک نام کے وظیفے کو پڑھنے والے کو ہمیشہ عزت زیادہ ہی ہوگی۔

جس مسافر کو سفر کی حالت میں کچھ جان و مال کا اندیشہ ہو یا مسافر تھک جائے جس قدر جلد ہو سکے وہ یَا مَالِکُ یَا قُدُّوْسُ۔ پڑھے انشاء اللہ جو کچھ خوف ہو جلد رفع ہو۔ امن و امان منزل مقصود تک پہنچ جائے۔

اَلسَّلَامُ :۔ اگر مریض کے پاس ، اس کے سرہانے بیٹھ کر دونوں ہاتھ اٹھا کر اس کو ۱۳۶ بار بلند آواز سے کہ مریض بھی سن لے پڑھیں ۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کو شفا ہو ۔

جو شخص کثرت سے اس اسم کو پڑھتا رہے گا ۔ انشاء اللہ تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا جو شخص ۱۱۵ مرتبہ یہ اسم پڑھ کر بیمار پر دم کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو صحت و شفا عطا فرمائیں گے ۔

اس کے پڑھنے والے کو مرض سے شفا ہوتی ہے ۔ خوف اور ڈر سے محفوظ رہتا ہے اور دونوں جہاں کی سلامتی نصیب ہوتی ہے ۱۴۱ بار یَا سَلَامُ پڑھ کر بیمار پر دم کیا جائے تو وہ صحت یاب ہو ۔

اس اسم کا ذاکر مشہور اور ہر دلعزیز ہو جاتا ہے ۔

اس کی مداومت کرنے والا اندھا اپاہج عاجز ولاچار نہ ہوگا ۔

بے ہوشی سے ہوش میں لانے کے لئے تین سو دفعہ یَا رَحْمٰنُ یَا سَلَامُ پڑھ کر دم کیا جائے انشاء اللہ ہوش میں آجائے گا ۔

جس عورت کے بچے اُمّ الصبیان کے مرض میں مبتلا ہو جاتے ہوں شروع حمل سے شروع کرے اور بچہ کے دودھ پینے تک برابر یہی عمل کرتا رہے ۔ تین مرتبہ ہر روز سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۔ کسی روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر حاملہ کو کھلائے یا کاغذ پر لکھ کر پانی یا دوا میں گھول کر پلائے بفضلہ تعالیٰ بچہ ہر مرض سے محفوظ رہے گا اور اپنی طبعی عمر کو پہنچے گا ۔

جو کوئی تین ہزار مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا سَلَامُ
تین دن تک کسی بیمار کی شفا کے واسطے پڑھے شفا پائے گا۔

ترکیب: جو کوئی شخص ختم پڑھے پہلے غسل کرے سفید کپڑے پہنے
قبلہ رو ہو کر اول تین دفعہ یہ درود شریف پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ نَبِیِّنَا فِی الْاَنْبِیَآءِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رَسُوْلِنَا مُحَمَّدٍ فِی
الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَبَارِکْ
وَسَلِّمْ۔

پھر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا سَلَامُ تین ہزار
دفعہ کسی شمار دانے یا تسبیح پر پڑھے۔ ختم کے بعد پھر تین دفعہ یہی درود شریف
پڑھے۔ اور پانی یا دوا پر دم کرے پھر اٹھ کر مریض پر دم کرے وہ دوا یا پانی
مریض کو پلایا جائے تین روز یا پانچ روز انتہا سات روز انشاء اللہ بیمار
تندرست ہو گا۔

اَلْمُؤْمِنُ جو بکثرت اس کا ذکر کرے اس کو امن اور قوت
ایمان ہو اور اگر خوف زدہ ہو اس کو ۳۶ بار کہے
اپنی جان و مال میں مامون ہو۔
جو شخص اس اسم کی کثرت کرے گا مخلوق اس کی تابع فرمان ہو گی۔
اس کا پڑھنے والا خوف اور شر شیطان سے مامون رہتا ہے۔

اور ظاہر و باطن اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہتا ہے۔

اس کی مداومت کرنے والے پر دشمن غلبہ نہیں پا سکتا۔

جو شخص اس مبارک نام کو ایک ہزار دفعہ روزانہ ساری عمر پڑھتا رہے سارے دنیا والے اس کے تابعدار رہیں۔

جو عورت اس نام کو ایک ہزار دفعہ روز پڑھے۔ خاوند کی بداخلاقی، برائی اور شر سے محفوظ رہے۔

مرد پڑھے بیوی کی برائی سے، ہمسائے کی برائی سے بچا رہے

اگر تجارت یا معاملہ والے شرکار لوگوں کو آپس میں کچھ برائی بداخلاقی وغیرہ کا اندیشہ ہو، اس مبارک نام کو پڑھیں ساری عمر ایک دوسرے کی برائی سے محفوظ رہے گا۔

اَلْمُهَيْمِنُ: غسل کرکے دو رکعت نفل پڑھ کر سو بار خلوت میں بحضور قلب پڑھیں تو عالی ہمتی پیدا ہو۔

جو شخص غسل کرکے قبلہ رو بیٹھ کر ایک ہزار ایک سو پندرہ مرتبہ **یا مُهَيْمِنُ** تین روز تک پڑھے جس کام کا بطور استخارہ انجام معلوم کرنا چاہتا ہو فوراً انجام اس کا معلوم ہو گا۔ اگر ہر روز ایسا کیا کرے تو ساری دنیا کی آفتوں سے محفوظ رہے۔

اگر فوج کا سپاہی ہے اور کہیں لام پر چلا گیا انشاء اللہ بندوقوں کی باڑ میں سے زندہ سلامت آئے گا۔

اگر کوئی شخص اس مبارک نام کا عامل ہے یعنی ہمیشہ ہر روز غسل کر

کے ایک ہزار ایک سو پندرہ مرتبہ پڑھتا ہے۔ وہ شخص اتفاقاً جہاز میں سوار ہو اور جہاز پھٹ گیا ہو تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ شخص زندہ سلامت رہے گا اور صحیح سلامت کنارہ پر پہنچے گا۔

کسی شہر میں وبا طاعون ہو یا کوئی اور وبا ہو جو شخص اس عمل کا عامل ہو گا اس بلا سے عالمگیر سے محفوظ رہے گا۔

تنبیہ: اگر ایک روز غسل یا وظیفہ ناغہ ہو گیا تو پھر چالیس روز تک تاثیر نہ دار د ہو جائے گی۔ اب پھر برابر چالیس دن تک عمل کرتا رہے گا تب بفضلہ تعالیٰ تاثیر اس کی سرکار سے مل جائے گی۔

اگر کسی مکان کی چھت آدمیوں پر گری اور اس عمل مبارک کا عامل بھی وہاں دب گیا ہو۔ بفضلہ تعالیٰ یہ شخص اس صدمہ سے سلامت باہر نکلے گا۔

اس کا پڑھنے والا جملہ آفتوں سے محفوظ رہتا ہے اور میدان کارزار سے زندہ سلامت واپس آتا ہے۔ غم اس سے دور ہوتا ہے۔

اس کی مداومت کرنے والا روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔

اَلعَزِیزُ: چالیس روز تک اکتالیس بار پڑھیں غناء ظاہری یا باطنی اور عزت نصیب ہو اور کسی مخلوق کا محتاج نہ ہو۔

اس کا پڑھنے والا معزز ہو جاتا ہے اور دشمن پر غالب آجاتا ہے۔

اس کی مداومت کرنے والا ہر دلعزیز اور غنی ہو جاتا ہے

رات کے آخری حصے میں دو ہزار بار پڑھ کر بارش کی دعا مانگی جائے تو قبول ہو جاتی ہے۔

اگر کوئی اپنے عہدے سے معزول ہو گیا ہو تو وہ سات دن تک غسل کر کے دو رکعت نماز نفل پڑھ کر تین ہزار بار اس اسم کو پڑھ کر دعا مانگے تو انشاء اللہ اپنے عہدے پر بحال ہو جائے گا۔
ایک طریقہ یہ ہے کہ پہلے تین دن کھڑے ہو کر تین ہزار بار پڑھے اور باقی چار دن بیٹھ کر پانچ ہزار بار پڑھے۔

اَلْجَبَّارُ :۔ جو شخص روزانہ صبح و شام ۲۲۶ مرتبہ اس اسم کو پڑھے گا۔ انشاء اللہ ظالموں کے ظلم و قہر سے محفوظ رہے گا۔
جو شخص اس مبارک نام کو نگینہ میں کندہ کرا کر انگوٹھی پہنے گا اس کی ہیبت اور شوکت خلقت کی نظروں میں اور دلوں میں بہت ہو گی۔

جو بچہ بیمار بے حد لاغر اور دبلا ہو گیا ہو تھوڑا سا سرسوں کا تیل لے کر ایک ہزار ایک سو نو مرتبہ اس تیل پر یَا جَبَّارُ پڑھ کر دم کیا جائے۔ اور سات دن تک ہر روز اسی طرح پڑھا جائے اور وہ تیل روزانہ مریض کے تن بدن پر مالش کیا جائے انشاء اللہ طاقت اور توانائی جلد واپس آئے گی اور کمزوری اور لاغری رفع ہو گی۔
جو شخص پنجگانہ نماز کے بعد ایک سو ایک دفعہ یَا جَبَّارُ پڑھے گا۔ لوگوں کی غیبت کرنے اور برا کہنے سے رنجیدہ نہ ہو گا۔ اس

کا دل محکم و صابر ہو جائے۔ کسی صدمہ سے حالت ابتر نہ ہو گی۔ جوانمردی اور نیکی کی طرف دل مائل ہو گا۔

اگر کسی شخص سے اولاد ہوئی اور پیدا ہو کر مر گئی یا آئندہ اولاد ہونی بند ہو گئی ہو وہ گیارہ دن تک عشاء کی نماز کے بعد تین ہزار دفعہ یَا جَبَّارُ پڑھ کر تین عدد بادام مغز پہ دم کرے ایک[1] دانہ بیوی کو کھلاوے دو[2] دانہ آپ کھائے، پھر اپنی بیوی سے خلوت کرے۔ گیارہ دن تک ایسا ہی عمل کرے انشاء اللہ ضرور بیوی اس کی حاملہ ہو اور فرزند صالح عطا ہو۔ جب لڑکا ہو تو اس کا نام عزیز اللہ یا عطاء اللہ رکھے اور سات برس تک ہر سال ایک بکرا اللہ کے واسطے ذبح کرے اور محض اللہ کے واسطے غریبوں کو کھانا پکا کر کھلائے اور اگر اتنا مقدور نہ ہو تو کچا گوشت تقسیم کر دیا جائے۔ اور اگر یہ بھی مقدور نہ ہو تو سات پیسہ ہر مہینہ کے شروع میں بچہ کے ہاتھ سے کسی اندھے فقیر کو دلوائے عمل پورا ہو جائے گا۔ اور انشاء اللہ فرزند صاحب عمر ہو گا۔

جس کے سر میں درد ہو اُس کے ماتھے پر سات مرتبہ یَا جَبَّارُ انگلی سے لکھا جائے۔ پھر تین دفعہ ماتھا پکڑ کر یَا جَبَّارُ یَا سَلَامُ سات سات دفعہ پڑھ کر دم کرے۔ انشاء اللہ کیسا ہی درد ہو جاتا رہے گا اور اگر آدھے سر کا درد ہے تو سورج نکلنے سے پہلے اس عمل کو کرے بہت جلد شفا ہو گی۔

اَلْمُتَكَبِّرُ

: بکثرت ذکر کرنے سے بزرگی اور برکت ہو اور

شب زفاف میں بی بی کے پاس جا کر قبل مباشرت دس بار ذکر کرے تو اولاد نرینہ نیک بخت ہو۔

جو شخص اس اسم کی کثرت کرے گا تو انشاء اللہ اسے عزت و جاہ حاصل ہو گی۔ اگر ہر کام کی ابتداء میں یہ اسم بکثرت پڑھے تو انشاء اللہ اس میں کامیاب ہو گا۔

جس شخص کو بدخوابی یا سوتے ہوئے خوف و ڈر معلوم ہو، سونے سے پہلے اکیس (۲۱) دفعہ اس مبارک اسم کو پڑھ کر خاموش ہو کر سو رہے انشاء اللہ پھر کبھی بدخوابی نہ ہو گی۔

اس کا پڑھنے والا خلوت پسند اور کم گو ہو گا۔

اس کی مداومت کرنے والا ہر دلعزیز ہو جاتا ہے۔

سرکشوں کو مطیع بنانے کے لیئے اور دشمن کے شر سے محفوظ رہنے کے لیئے اکسیر ہے۔

اَلْخَالِقُ :۔ سات روز تک متواتر روزانہ سو بار پڑھے تو تمام آفات سے سالم رہے۔ جو کوئی اس مبارک نام کا ورد کرے اور بے گنتی صبح و شام رات دن پڑھتا رہے حق تعالیٰ اس شخص کے لیئے ایک فرشتہ پیدا کرے گا اور پھر قیامت تک جو کچھ بھی وہ فرشتہ عبادت کرے گا۔ وہ عبادت اس شخص کے نامہ اعمال میں لکھے گا اور دل و چہرہ اس شخص کا نورانی ہو گا اور سارے کاموں میں دل قوی رہے گا۔

جو کوئی لڑائی کے موقع پر تین سو دفعہ اس مبارک نام کو پڑھے

گا دشمن اس کا مغلوب ہو گا۔

جو کوئی شخص جمعرات، جمعہ، ہفتہ تین دن کے روزے رکھے اور ظہر کے بعد تین روز روزانہ تین ہزار دفعہ یَا خَالِقُ پڑھے اور اوّل میں سو دفعہ، بعد میں سو دفعہ یہ درود شریف پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَ سِرِّ الْاَسْرَارِ وَ تِرْیَاقِ الْاَغْیَارِ وَ مِفْتَاحِ الْیَسَارِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُخْتَارِ وَ اٰلِہِ الْاَطْھَارِ وَ اَصْحَابِہِ الْاَخْیَارِ عَدَدَ نِعَمِ اللّٰہِ وَ اَفْضَالِہٖ۔

بعد ختم کے تین روز تک برابر پانی پر دم کرے اور پھر دعا کرے کہ "اے خالق! مجھے فرزند صالح عطا فرما دے"

اس کے بعد یہ دم کیا ہوا پانی آدھا بیوی کو پلا دے، آدھا خود پیئے انشاء اللہ تعالیٰ بانجھ عورت کو حمل رہ جائے گا۔

جس عورت کے کچے حمل گر جاتے ہوں وہ خود یا اس کا کوئی رشتہ دار سات ہزار دفعہ عشاء کی نماز کے بعد یَا خَالِقُ پڑھے مگر اول آخر اکیس اکیس دفعہ یہ مبارک درود شریف۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ بِقَدْرِ عَظَمَۃِ ذَاتِکَ۔

بعد وظیفہ کے ختم کے روزانہ سات روز تک پانی پر دم کرے

عورت کو پلایا جائے اور تھوڑی سی روئی ہر روز دم کیئے ہوئے پانی میں تر کر لی جائے۔ اس کا تعویذ بنا کر عورت کے گلے میں ڈالا جائے بفضلہٖ تعالیٰ تھوڑے سے عرصہ میں حمل قرار پائے اور صحیح سالم تندرست بچہ پیدا ہو۔ اسی دن وہ تعویذ ماں کے گلے سے کھول کر بچے کے گلے میں ڈال دیا جائے بفضلہٖ تعالیٰ بچہ کی عمر دراز ہو گی۔

اَلْبَارِئُ :- اگر بانجھ عورت سات روز روزے رکھے اور پانی سے افطار کرنے کے بعد اکیس۲۱ مرتبہ اَلْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ پڑھے تو انشاء اللہ اُسے اولاد نرینہ نصیب ہو۔

جو بھی طبیب اس مبارک نام کا وظیفہ پڑھے گا، جس مریض کا علاج کرے گا موافق پڑے گا۔ تمام مخلوق میں اس کی عزت و وجاہت بہت ہو گی۔

ترکیب ختم کی یہ ہے کہ آفتاب غروب ہونے کے بعد غسل کیا جائے مغرب کی نماز سے فارغ ہو کر اول آخر اکتالیس۴۱ مرتبہ یہ درود پڑھا جائے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ وَالْهَادِىْ اِلٰى صِرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ حَقَّ قَدْرِهٖ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيْمِ۔

پھر گیارہ ہزار مرتبہ یَا بَارِئُ پڑھا جائے اور اس عمل کو ہمیشہ کیا

جائے تسخیر عالم کے لئے یہ عمل عجیب اور غریب ہے اس طرح اگر کوئی حاکم اس عمل کو کریگا حکام بالادست نیز ماتحت لوگوں میں اس کی وجاہت بہت ہوگی ۔ اس کے فیصلہ کی اپیل بہت منظور ہوگی ۔ ملک میں بہت قابل اور لائق مانا جائے گا ۔

جو شخص اس اسم کو ہر جمعہ کو سو بار پڑھے گا ۔ اللہ تعالیٰ اس کو اس کی قبر سے باغ جناں میں لے جائے گا ۔ اور ہر جمعہ کو دس بار پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ فرزند صالح عطا فرمائے گا ۔

اس کی مداومت کرنے والا ہر دلعزیز اور مقبول ہوگا ۔

اَلْمُصَوِّرُ

:۔ جو عورت بانجھ ہو سات دن روزہ رکھے اور کھولنے سے تھوڑا پہلے ۲۱ مرتبہ اس اسم کو پڑھے اور پانی پر دم کر کے پیئے ۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے فرزند نیک بخت عطا کرے گا ۔

جو شخص بہت دفعہ پڑھے اس کے تمام مقاصد کے لئے مفید ثابت ہوگا ۔

جو کوئی سات دن تک پانچ ہزار دفعہ ہر روز اس مبارک نام کا ورد کرے اور اوّل آخر گیارہ گیارہ دفعہ اس مبارک درود شریف کو پڑھے ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ فِیْ عَدَدِ مَا عَلِمْتَ وَزِنَۃَ مَا عَلِمْتَ وَمِلْءَ مَا عَلِمْتَ ۔

سخت سے سخت مشکل آسان ہو، مقدمہ فتح ہو، غائب ہوا آدمی مع الخیر واپس آئے یا اُس کی خیریت کی خبر جلد آئے۔ یہ اسم آیت کریمہ کی تاثیر کے قریب ہے۔

اَلْغَفَّارُ :۔ بعد نماز جمعہ سو بار پڑھے تو آثار مغفرت پیدا ہوں یعنی ہر تنگی دفع ہو بے گمان رزق ملے۔

اگر کوئی شخص کسی مقدمہ میں راضی نامہ کرنا چاہتا ہو اور فریق ثانی مانتا نہ ہو ظہر کی نماز کے بعد تین ہزار مرتبہ **یَاغَفَّارُ** پڑھے اور پھر دعا کرے انشاء اللہ تعالیٰ فوراً مقصود حاصل ہوگا دشمن خود بخود التجا کرے گا۔

جو شخص نماز عصر کے بعد روزانہ **یَاغَفَّارُ اِغْفِرْلِیْ** پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو انشاء اللہ بخشے ہوئے لوگوں کے زمرہ میں داخل کریں گے۔

اس کی مداومت کرنے والا گناہوں سے محفوظ رہتا ہے۔

اَلْقَهَّارُ :۔ جو شخص دنیا کی محبت میں گرفتار ہو وہ کثرت سے اس اسم کو پڑھے تو انشاء اللہ دنیا کی محبت اس کے دل سے جاتی رہے گی اور خدا کی محبت پیدا ہو جائے گی۔

جو شخص سحر کی بنا پر عورت پر قادر نہ ہو۔ یہ اسم چینی کے برتن پر لکھ کر اس شخص کو پلایا جائے۔ انشاء اللہ سحر دفع ہو۔

جو بچہ شیر خوار نہایت دُبلا ہو جیسے اکثر اُم الصبیان کی وجہ سے بچوں کو سوکھا لگ جاتا ہے۔ آدھ سیر تیل سرسوں کا لے کر سامنے رکھا جائے۔ رو بقبلہ با وضو ہو کر ایک ہزار مرتبہ یَا قَهَّارُ پڑھ کر تیل پر دم کیا جائے وہ تیل صبح و شام اکیس ۲۱ روز بچہ کے جسم پر مالش کیا جائے انشاء اللہ تعالیٰ بچہ تندرست ہو کر توانا ہو گا۔

فجر کی نماز سنتوں کے بعد فرضوں سے پہلے جو شخص سَو مرتبہ گیارہ روز یَا قَهَّارُ پڑھے گا جو دشمن سامنے آئے گا ذلیل ہو گا۔

اگر کسی گھر میں جن آسیب کا خلل ہو یا وہاں رہنے سے ڈر لگتا ہو، ایک کورے چراغ پر سات جگہ یَا قَهَّارُ لکھ کر تیل سے بھر کر روشن کیا جائے جس گھر میں گیارہ دن تک یہ چراغ روشن ہو گا بفضلہ تعالیٰ اس گھر میں کوئی جن یا سانپ وغیرہ موذی چیز نہ رہے گی اور وہ مکان تمام آفتوں سے پاک رہے گا بشرطیکہ اس مکان میں کوئی تصویر یا مورت موجود ہوئی تو بجائے نفع کے نقصان ہو گا۔

اَلْوَهَّابُ :۔ جو شخص فقر و فاقہ میں گرفتار ہو وہ کثرت سے اس اسم کو پڑھا کرے یا لکھ کر اپنے پاس رکھے یا چاشت کی نماز کے آخری سجدہ میں چالیس ۴۰ مرتبہ یہ اسم پڑھا کرے تو اللہ تعالیٰ فقر و فاقہ سے انشاء اللہ اس کو حیرت انگیز طریق پر نجات دے دیں گے اور اگر کوئی خاص حاجت درپیش ہو تو گھر یا مسجد کے صحن میں تین بار سجدہ کرکے ہاتھ اٹھائے اور سو مرتبہ یہ اسم پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ حاجت پوری ہو جائے گی۔

اگر کوئی شخص گیارہ بجے دن وضو کرکے قبلہ رو کھڑے ہو کر سجدہ کی یہ آیت پڑھے وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۔ پھر سجدے میں جائے اور سات مرتبہ یَا وَهَّابُ پڑھے ساری مخلوق سے بے پرواہ رہے گا جتنے روز یہ عمل کرتا رہے گا عمل کا اثر موجود رہے گا۔ جب چھوڑ دے گا سات دن کے بعد اثر جاتا رہے گا۔

اگر کسی ملک میں قحط سالی کے نشان معلوم ہوتے ہوں اور بارش نہ ہوئی ہو، گیارہ آدمی یَا وَهَّابُ کا ختم پڑھیں۔ اکہتر ہزار دفعہ تین دن تک برابر پڑھا جائے چوتھے ہی دن انشاء اللہ بکثرت تمام مینہ برسے گا

ختم یہ ہے کہ :۔ اول گیارہ شخص باوضو ہو کر بیٹھیں اور جس شے پر ختم پڑھا جائے وہ سامنے رکھیں انیس ۱۹ انیس ۱۹ دفعہ یہ درود شریف پڑھا جائے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِىْ عِلْمِ

اللہ صلوٰۃ دائمۃً بدوام ملک اللہ۔

پھر اکیس ہزار مرتبہ اسم یا وَھّابُ پڑھ کر پھر انیس ۱۹ مرتبہ یہی درود شریف پڑھ کر مینہ برسنے کی دعا کی جائے انشاء اللہ جلد مقصود حاصل ہو گا۔

اَلرَّزَّاقُ جو شخص نماز صبح سے پہلے اپنے مکان کے چاروں کونوں میں دس دس مرتبہ یہ اسم پڑھ کر دم کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر رزق کے دروازے انشاء اللہ کھول دیں گے اور بیماری مفلسی اس کے گھر میں ہرگز نہ آئے گی داہنے کونہ سے شروع کرے اور منہ قبلہ کی طرف رکھے۔

جس شخص کی نوکری چھوٹ جائے وہ تین روزے رکھے صبح کی نماز کے بعد دس ہزار دفعہ یا رزاق مع اول آخر سات سات دفعہ درود شریف پڑھ کر دعا مانگے انشاء اللہ وہی نوکری یا اس سے بہتر نوکری مل جائے گی۔

اَلْفَتَّاحُ جو شخص نماز فجر کے بعد دونوں ہاتھ سینہ پر باندھ کر ستر مرتبہ یہ اسم پڑھا کرے گا۔ انشاء اللہ اس کا دل نورِ ایمان سے منور ہو جائے گا۔

اگر کوئی شخص ناحق محبوس کر لیا گیا ہو یا کسی مقدمہ میں ملوث ہو گیا ہو تو سات دن تک اکیس ہزار مرتبہ پڑھ کر دعا مانگے انشاء اللہ وہ شخص رہا ہو جائے گا۔

ہر عقدہ حل کرنے کے لئے دو رکعت نماز نفل پڑھیں پہلی رکعت

میں سورہ فاتحہ کے بعد لیٰسین شریف اور دوسری میں سورہ تبارک الذی پڑھیں سلام پھیر کر ... ۵ بار یَا فَتَّاحُ پڑھ کر دعا مانگیں انشاء اللہ ہر مشکل آسان ہو گی۔

اَلْعَلِیْمُ :- اس کی کثرت و مداومت سے حقائق و معارف منکشف ہوتے ہیں اور حافظہ قوی ہوتا ہے۔

جس شخص کو استخارہ کے طور پر کسی بات کا نیک و بد انجام معلوم کرنا منظور ہو جمعہ کی شب کو عشاء کی نماز کے بعد سجدے میں جا کر سو دفعہ یَا عَلِیْمُ کہے اور پھر خاموش ہو کر سو رہے اسی رات کو انشاء اللہ پورا پورا حال معلوم ہو جائے گا۔

جو کوئی چالیس دن تک نہار منہ اپنے بچے کو اکیس ۲۱ مرتبہ یَا عَلِیْمُ پانی پر دم کر کے پلائے گا۔ بچہ صاحب علم ہو گا۔ ذہن اور حافظہ اس کا روشن ہو جائے گا۔ بہت پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ اپنی معرفت عطا فرماتا ہے۔

اگر ہر نماز کے بعد مستقل طور سے سو بار پڑھے تو کشف ہونے لگے۔

اَلْقَابِضُ :- جو شخص روٹی کے چار لقموں پر اس اسم کو لکھ کر چالیس دن تک کھائے گا۔ بھوک پیاس زخم اور درد وغیرہ کی تکلیف سے انشاء اللہ محفوظ رہے گا۔

جو شخص صبح و مغرب کی نماز کے بعد اکیس ۲۱ دفعہ یَا قَابِضُ ہمیشہ پڑھے گا کوئی جادو اس پر اثر نہ کرے گا۔ کسی شخص کی بد دعا اس کے حق میں کارگر نہ

ہو گی۔ کسی جن، بھوت کا اثر اس پر نہ ہو گا۔ ہر ایک قسم کی بالائی بلاؤں کے دفع کرنے کے لئے یہ نام اسم اعظم ہے اور نہایت عجیب الاثر ہے۔

دشمن پر فتح پانے کے لئے صرف تیس بار پڑھنا کافی ہے۔
اس کا پڑھنے والا گناہوں سے محفوظ رہتا ہے۔
اس کی مداومت کرنے والے کی ہر مشکل آسان ہوتی ہے۔
پیسے کے لین دین کے وقت اگر اس اسم کو پڑھ لیا جائے۔ تو نقصان نہ ہو گا۔

اَلْبَاسِطُ: جو شخص نماز چاشت کے بعد آسمان کی جانب ہاتھ اٹھا کر روزانہ دس مرتبہ اس اسم کو پڑھے گا اور منہ پر ہاتھ پھیرے گا اللہ تعالیٰ اُسے انشاء اللہ غنی بنا دیں گے۔ اور کبھی کسی کا محتاج نہ ہو گا۔

جس عورت کا خاوند بدمزاج ہو وہ تین سو بار یَا بَاسِطُ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائے یا کھانے پر دم کر کے کھلائے تین روز تک ایسا کرنے سے شوہر کی بدمزاجی دور ہو جائے گی۔

اَلْخَافِضُ: جو شخص روزانہ پانچ سو مرتبہ یَا خَافِضُ پڑھا کرے اللہ تعالیٰ اس کی حاجتیں انشاء اللہ پوری اور مشکلات دور فرما دیں گے۔

جو شخص تین روزے رکھے اور چوتھے روز ایک جگہ بیٹھ کر ستر بار اَلْخَافِضُ پڑھے تو انشاء اللہ دشمن پر فتحیاب ہو۔

اس کا پڑھنے والا دشمن سے نڈر رہتا ہے۔ دشمن پر فتح پاتا ہے۔
اور اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہتا ہے۔
اس کی مداومت کرنے والا برگزیدہ ہو جاتا ہے۔

اَلرَّافِعُ

: ستر بار پڑھنے سے ظالموں سے امن میں ہو۔
جو شخص ہر مہینہ کی چودھویں رات کو آدھی رات میں سو مرتبہ اَلرَّافِعُ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُسے انشاء اللہ مخلوق سے بے نیاز اور تونگر بنا دیں گے۔
جو کوئی شخص کسی بڑے دشمن یا بڑے حاکم کے سامنے جاتا ہوا ڈرتا ہو وہ تین دن تک تین ہزار دفعہ روز یَا رَافِعُ پڑھے اور پھر یہی یَا رَافِعُ پڑھتا ہوا حاکم کے سامنے جائے انشاء اللہ تعالیٰ ہر ایک طرح سے عزت پائے گا۔ حاکم نہایت رحم دلی سے پیش آئے گا۔
ہر فرض نماز کے بعد جو کوئی اس نام کو اکیس دفعہ ہمیشہ پڑھے گا انشاء اللہ کوئی حاجت اٹکی نہ رہے گی۔
جو شخص پانچ سو بار پڑھے وہ ظالموں کے ظلم سے امن میں رہے اور کوئی دشمن اس پر غالب نہ ہو سکے۔

اَلْمُعِزُّ

: جو شخص ہر پیر یا جمعہ کے دن بعد نماز مغرب چالیس مرتبہ یَا مُعِزُّ پڑھا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو انشاء اللہ

لوگوں میں باعزت اور باوقار بنا دیں گے ۔

جو کوئی اس نام کو ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر صبح کو کہیں سفر میں جائے گا کوئی اذیت کی بات سامنے نہ آئے گی اور سارے سفر میں نہایت عزت و آبرو سے رہے گا مع الخیر واپس گھر آئے گا۔

اَلْمُذِلُّ

۷۵ بار پڑھ کر سر بسجود ہو کر دعا کرے تو حاسد کے حسد سے محفوظ رہے اور جس کا حق دوسرے کے ذمہ آتا ہو اور وہ اس میں ٹالم ٹولا کرتا ہو اس کو بکثرت پڑھنے سے وہ اس کا حق ادا کرے ۔

اگر کسی مغرور مخالف شریعت کا ناحق غرور توڑنا ہو تو سات دفعہ یَا مُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ - پڑھ کر ایک ہزار دفعہ یَا مُذِلُّ پڑھے ۔ سات روز تک برابر یہی عمل کرے انشاءاللہ مغرور ظالم کا غرور خدا کی طرف سے ایسا ٹوٹے گا کہ ہر ایک شخص کو آنکھوں نظر آئے گا۔

تنبیہ :۔ مگر یاد رہے کہ یہ اسم جلالی ہے اگر پڑھنے والے سے کوئی بے احتیاطی ہو گی تو اپنی کا بھی اندیشہ ہے ۔

اَلسَّمِیْعُ

:۔ جو شخص جمعرات کے دن چاشت کی نماز کے بعد پانچ سو یا پانچسو پچاس مرتبہ یَا سَمِیْعُ پڑھے گا انشاءاللہ اس کی دعائیں قبول ہوں گی ۔ درمیان میں کسی سے بات ہرگز نہ کرے اور جو شخص جمعرات کے

دن فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان سو مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو انشاء اللہ نظرِ خاص سے نوازیں گے۔

جس شخص کے کان میں درد ہو یا کوئی پھنسی کان کے اندر پیدا ہوئی ہو جس کی وجہ سے تکلیف ہو ایک ہزار مرتبہ یَا سَمِیْعُ پڑھے اور روئی پر دم کر کے کان میں رکھ لے۔ سات دن تک اس عمل کو کرے انشاء اللہ تعالیٰ کان کی تکلیف جاتی رہے گی۔ اس عمل کا کوئی خاص وقت نہیں ہے جس وقت چاہے پڑھ لے۔

ہر فرض نماز کے بعد گیارہ دفعہ ہمیشہ یَا سَمِیْعُ کا پڑھنا ساری عمر بہرے ہونے سے خدا کے حکم سے محفوظ رہتا ہے۔

اس کی مداومت کرنے والے کی اللہ تعالیٰ ہر نیک دعا سُن لیتا ہے۔

اَلصَّمَدُ :- اس کی مداومت کرنے والا مرگ مفاجات سے محفوظ رہتا ہے اور اس پر سایۂ رحمت خداوندی رہتا ہے۔ اس کی نیک مرادیں پوری ہوتی ہیں۔

جمعہ کی سنتوں اور فرض کے درمیان ۱۰۰ بار مستقل پڑھنے سے اسرار اسمائے الٰہی منکشف ہوں۔

جمعرات، جمعہ کو فجر اور عصر کی سنتوں اور فرض کے درمیان بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

جس شخص کی آنکھوں میں پانی اترنا شروع ہو جائے وہ اوّل آخر تین تین دفعہ درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ السَّاجِدِیْنَ سَیِّدِ الرَّاکِعِیْنَ سَیِّدِ الْکَامِلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔

کے ساتھ اس اسم کو گیارہ سو بار پڑھ کر تھوڑے سے پانی پر دم کر کے آنکھوں پر لگالے اور پی لے۔ انشاء اللہ پانی اترنا بند ہو جائے گا۔

جو شخص نماز جمعہ کے بعد اس اسم کو سو بار پڑھے نگاہوں میں روشنی پیدا ہو اور نیک اعمال کی توفیق ہو۔

اَلْاَحَدُ : جو شخص اخیر شب میں ۹۹ مرتبہ باوضو یہ اسم پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے دل کو انشاء اللہ محل اسرار وانوار بنا دیں گے۔

جو شخص جمعہ کی رات میں یہ اسم اس قدر پڑھے کہ بے حال و بے خود ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے قلب کو انشاء اللہ کشف والہام سے نوازیں گے۔

اس کی مداومت کرنے والا روشن ضمیر ہو جاتا ہے اور کسی کا محتاج نہیں رہتا اس کی بات میں اثر پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ عقدہ کشا بن جاتا ہے۔

جو کوئی پانچ یا چودھری کسی معاملہ میں حکم بنایا گیا اور پھر وہ حکم یہ چاہے کہ اس میں حق فیصلہ کروں اور خداوند تعالیٰ مجھے حق دکھا دے تب وہ حکم یا پنچ عشاء کی نماز کے بعد تین مرتبہ یہ آیت پڑھے۔

عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِيْمُ

پڑھ کر ایک ہزار دفعہ یَاحَکَمُ پڑھے اور پھر خاموش ہو کر سو رہے اور صبح ہو کر اس میں فیصلہ کرے انشاءاللہ فیصلہ حق ہو گا۔ کبھی ناحق نہ ہو گا۔

اَلْعَدْلُ :- جو شخص جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں روٹی کے بیس ٹکڑوں پر اَلْعَدْلُ لکھ کر کھائے گا اللہ تعالیٰ مخلوق کو اس کے لئے مسخر فرمادیں گے انشاءاللہ

مغرب کی نماز کے بعد جو شخص اس نام کو ایک ہزار دفعہ تلاوت کرے گا ہر ایک قسم کی آسمانی آفت سے محفوظ رہے گا۔

اگر کسی مقدمہ میں حاکم سے ناانصافی ہو جانے کا اندیشہ ہو تین ہزار دفعہ ہر روز دوران مقدمہ میں یَاعَدْلُ پڑھ کر حاکم کی طرف خیال کر کے دم کرے انشاءاللہ کبھی سوائے انصاف کے ناانصافی نہ ہو گی۔

اَللَّطِيْفُ ۱۳۳ بار پڑھنے سے رزق میں وسعت ہو تمام کام لطف سے پورے ہوں۔ جو شخص بے روزگار ہو مالی پریشانیوں میں گھرا ہوا ہو لڑکیوں کی شادی نہ ہوتی ہو تو دو رکعت نفل پڑھ کر اس اسم کا وظیفہ پڑھے انشاءاللہ بامراد ہو گا۔ یہی وظیفہ غربت دور کرنے اور روزگار حاصل کرنے کے لئے اکسیر ہے۔

اس کی مداومت کرنے والے کی دینی دنیوی حاجتیں پوری ہوتی ہیں

۶ جس شخص کی لڑکی کنواری ہو اور کوئی شخص اس سے نسبت پیغام نہ دیتا ہو۔ وضو کرنے کے بعد دو رکعتیں پڑھے پھر ایک سو دفعہ یَا لَطِیْفُ پڑھے انشاءاللہ ایک ماہ کے اندر مراد پوری ہو گی۔

اَلْخَبِیْرُ :۔ جو شخص سات روز تک یہ اسم بکثرت پڑھے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ اس پر پوشیدہ راز ظاہر ہونے لگیں گے۔

جو شخص خواہشاتِ نفسانی میں گرفتار ہو وہ بکثرت اس اسم کا ورد کرے انشاءاللہ ان سے رہائی نصیب ہو گی۔

اگر کسی شخص کو کسی کام میں استخارہ دیکھنا منظور ہو، وہ جمعرات کے دن روزہ رکھے شام کو روزہ کھول کر اول وقت عشاء کی نماز پڑھے پھر اول آخر گیارہ گیارہ دفعہ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

پڑھ کر گیارہ سو دفعہ یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ۔ پڑھے اور خاموش ہو کر سو رہے انشاءاللہ تعالیٰ اسی رات نیک و بد جو کچھ ہو گا معلوم ہو جائے گا۔

اَلْحَلِیْمُ اگر رئیس آدمی اس کو بکثرت پڑھے اس کی سرداری خوب جمے اور راحت سے رہے اور اگر کاغذ پر لکھ کر پانی سے دھو کر اپنے پیشہ کے آلات و اوزار پر ملے تو اس پیشہ میں برکت ہو اگر کشتی ہو غرق سے محفوظ رہے۔ اگر جانور ہو ہر آفت سے مامون رہے

اس کے پڑھنے والے کا غصہ کم ہو جاتا ہے اخلاق اچھا ہو جاتا ہے۔ مریض کے سرہانے دس بار معہ سورہ فاتحہ پڑھنے سے اس کے مرض کی شدت میں کمی واقع ہو گی۔

اگر کوئی شخص روزانہ ۸۸۲ بار تلاوت کرے تو خلقت اس پر مہربان ہو۔

✻ جو کوئی ہر روز ظہر کی نماز کے بعد نو بار اس اسم کو پڑھے گا۔ ہمیشہ خلقت کے سامنے ندامت یا ذلت حاصل نہ ہو گی۔

اَلعَظِیمُ : بکثرت ذکر کرنے سے عزت اور ہر مرض سے شفا ہو۔

اس اسم کے بارہ بار پڑھنے سے ہر آفت سے امن حاصل ہو۔ اس کا پڑھنے والا معزز و محترم ہو جاتا ہے۔ اس کا اقبال بلند ہو جاتا ہے اس کے مخالف بھی اس سے شفقت سے پیش آنے لگیں گے۔

✻ سات بار پانی پر دم کر کے پلانے سے پیٹ کا درد دور ہو جاتا ہے۔

اَلغَفُورُ جو شخص اس اسم کا بکثرت ورد رکھے گا۔ انشاء اللہ اس کی تمام تکلیفیں اور رنج و غم دور ہو جائیں گے اور مال و اولاد میں برکت ہو گی۔

✻ اگر اسے لکھ کر باندھا جائے تو انشاء اللہ بخار دور ہو گا۔ مریض کو روٹی پر لکھ کر کھلانے سے شفا ہو۔

اگر سات دِن تک کوئی تندرست اس عمل کو کرے گا۔ اس سے دل کی سیاہی دور ہو گی۔

اگر کسی شخص سے دل پر غم کی گھٹا چھاگئی ہو اور کسی طرح غم دل سے دور نہ ہوتا ہو روٹی کے ٹکڑے پر تین بار یَا غَفُوْرُ لکھے اور تین بار یا غفور کے مقطعات حروف اس طرح "یٰ ا غ ف و ر" لکھ کر روٹی کا ٹکڑا کھالے انشاء اللہ سارا غم غلط ہو گا۔ اور بجائے غم کے خوشی دل میں خود بخود پیدا ہو گی۔ تین روز برابر اس عمل کو کرنا چاہیے۔

اَلشَّکُوْرُ

:- جو شخص معاشی تنگی یا کسی اور دکھ درد، رنج وغم میں مبتلا ہو وہ اس اسم کو اکتالیس مرتبہ روزانہ پڑھے انشاء اللہ اس سے رہائی نصیب ہو گی۔

جو شخص اس اسم کو چالیس دن تک روزانہ پانچ ہزار مرتبہ پڑھے گا انشاء اللہ غنی ہو جائے گا۔

جو شخص دین و دنیا میں عزت کا طالب ہو روزانہ اس اسم کو تین ہزار مرتبہ پڑھا کرے دنیا میں بہت عزت حاصل ہو گی اور آخرت میں اعلیٰ رتبہ حاصل ہو گا۔ آنکھ میں دھند چھاجائے یا نگاہ کمزور ہو جائے تو ام دفعہ اس اسم کو پڑھ کر پانی پر دم کرے پھر وہ پانی آنکھوں پر لگائے اور باقی پی لے انشاء اللہ ایک ہی ہفتہ میں شفا پائے گا۔

اَلْعَلِیُّ

:- جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھتا رہے اور لکھ کر اپنے پاس رکھے انشاء اللہ اُسے رتبہ کی بلندی، خوشحالی اور مقصد میں کامرانی نصیب

ہو گی۔

اگر لکھ کر بچے کے باندھ دیا جاوے جلدی جوان ہو۔

اگر مسافر اپنے پاس رکھے تو جلدی اپنے عزیزوں سے آملے۔ اگر محتاج ہو تو غنی ہو جاوے۔

جو شخص اس اسم کی مداومت کرے گا ہر دلعزیز ہو جائے گا۔ فقیر ہو تو مالدار بن جائے گا۔ سفر میں پریشان ہو تو ساتھ خیریت کے منزل پر پہنچ جائے گا۔

اگر کہیں درد ہو یا ورم ہو گیا ہو تو تین سو دفعہ پڑھ کر دم کرے۔

جس شخص کو خونی بواسیر ہو ایک ہزار مرتبہ **یَا عَلِیُّ** پڑھ کر پانی پر دم کر کے نوش کرے سات روز میں شفا ہو جائے گی۔

اگر کسی کی آنکھیں دکھ رہی ہوں سات دفعہ **یَا عَلِیُّ** پڑھ کر پانی پر دم کرے پھر وہ پانی سلائی سے آنکھوں میں لگائے انشاء اللہ تین دن میں شفا ہو جائے گی۔

اَلْکَبِیْرُ: بکثرت ذکر کرنے سے باب علم و معرفت کشادہ ہو اور اگر کھانے کی چیز پر پڑھ کر زوجین کو کھلایا جائے۔ تو باہم الفت ہو۔

اگر کوئی شخص عہدہ سے معزول ہو گیا تو سات روزے رکھے۔ اور سات روز تک ایک ہزار بار اس اسم کی تلاوت کرے انشاء اللہ وہ دوبارہ اپنے عہدہ پر قائم ہو جائے گا۔

اگر اس اسم کو نو بار پڑھ کر بیمار پر دم کر دیا جائے تو وہ شفایاب

ہو جائے گا۔

اس اسم کو بہت پڑھنے والا عالی قدر ہو جائے گا۔

حاکم اس اسم کو پانچ ہزار مرتبہ روزانہ پڑھا کرے اس کا رعب خلقت کے دل میں بیٹھ جائے۔

اگر بیمار نوے ۹۰ بار اس اسم کو پڑھے بہت جلد شفایاب ہو جائے۔

اَلحَفِیظُ اس کا ذکر کرنے والا یا لکھ کر پاس رکھنے والا ہر خوف سے محفوظ رہے اگر درندوں کے درمیان سو رہے ضرر نہ پہنچے۔

اس اسم کو سات بار لکھ کر بازو پر باندھنے سے انسان جلنے، غرق ہونے، زخم لگنے اور ارواح خبیثہ کے شر اور نظر بد سے محفوظ رہتا ہے۔ ہیضہ کی بیماری میں دم کرنے سے شفا ہوتی ہے۔

مال و اسباب کو گم ہو جانے یا لٹ جانے سے محفوظ رکھنے کے لئے تین جگہ الگ الگ حروف کے ساتھ اس طرح لکھ دے ی ا ح ف ی ظ اور اپنے اسباب میں رکھ دے۔

اگر کسی کو اپنے یا اپنے بچے پر نظر بد کا اندیشہ ہو، گیارہ مرتبہ اس کو کاغذ پر لکھ کر تعویذ بنا کر گلے میں باندھے کبھی نظر نہ لگے گی۔

اگر بیمار پر سات دن تک برابر ایک ہزار مرتبہ یہ نام پڑھ کر دم کیا جاوے انشاء اللہ بہت جلد مریض شفا پائے گا۔

اَلْمُقِیْتُ ⁂ جو شخص خالی آبخورے میں سات مرتبہ یہ اسم پڑھ کر دم کرے گا اور اس میں خود پانی پیئے یا کسی کو پلائے یا سونگھے گا تو انشاء اللہ مقصد حاصل ہوگا۔

اگر روزہ دار اسے مٹی پر لکھ کر یا اس پر پڑھ کر اور اسے تر کر کے سونگھے تو قوت اور غذائیت حاصل ہو۔

آشوب چشم کے لئے دس بار پڑھ کر دم کرنے سے شفا ہوتی ہے

جس شخص کو روزہ میں اتنی کمزوری محسوس ہو کہ روزہ پورا کرنا مشکل ہو تو کسی خوشبو دار پھول پر پر سات بار دم کر کے سونگھنے سے نقاہت دور ہو جائے گی۔ اور روزہ نہایت آسانی سے پورا ہو جائے گا۔

قولنج کے درد سے شفا کے لئے سو دفعہ پانی پر دم کر کے پینا چاہیے۔

جس کسی کی آنکھیں دکھتی ہوں سات دفعہ **یا مقیت** سرمہ یا دوا پر دم کر کے آنکھوں میں لگائے۔ تین روز میں انشاء اللہ آنکھیں اچھی ہو جائیں گی۔

اَلْحَسِیْبُ ⁂ اگر کسی سے تشدد حساب کا اندیشہ ہو یا کسی بھائی برادری سے کسی معاملہ میں خوف ہو تو سات روز تک قبل طلوع آفتاب و بعد مغرب اس کو ۷۰ مرتبہ پڑھا کرے

امتحان میں کامیابی کے لئے گیارہ ہزار مرتبہ روزانہ تین دن پڑھ کر دعا مانگے۔

اس اسم کی مداومت کرنے والا متوکل ہو جاتا ہے۔

عادات بد اور افعال قبیحہ سے نجات پانے کے لئے بدھ اور جمعرات کو روزہ رکھ کر ہر نماز کے بعد ۷ بار حسبی اللہ پڑھے۔

اس اسم کے عدد اور اپنے نام کے عدد ملا کر پڑھنے سے حاجات پوری ہوں۔

اگر کسی ملازم کو اپنے آقا کے حساب کتاب طلب کرنے کا اندیشہ ہو اور خوف زیادہ ہو جائے وہ شخص تین ہزار مرتبہ رات کو عشاء کی نماز کے بعد اس نام کو پڑھے اور دل میں یہ تصور جمائے کہ میرے آقا سے خدا کی سرکار عالی جاہ سے حساب طلب ہوا۔ میرا آقا اُدھر مشغول ہو کر مجھے بھول گیا تین روز برابر اس عمل کو کرے انشاء اللہ نہایت سہولت کے ساتھ معاملہ طے اور صاف ہو کر نجات ہو جائے گی۔

اَلْجَلِیْلُ

:- اس کو بکثرت ذکر کرنے سے یا مشک و زعفران سے لکھ کر رکھنے سے قدر و منزلت زیادہ ہو۔

مال و اسباب پر دس بار پڑھ کر دم کرنے سے چوری سے حفاظت رہے گی۔

اگر کسی آدمی کو یہ اندیشہ ہو کہ کوئی شخص اس کے خلاف عدالت میں جھوٹی گواہی دے گا تو ایک ہزار مرتبہ یَاجَلِیْلُ پڑھ کر اس گواہ کی طرف دم کر دے انشاء اللہ وہ عدالت میں قائم نہ رہے گا۔

اگر انگوٹھی پر یَاجَلِیْلُ کندہ کر کے پہنے تو بہت عزت پائے گا۔ اگر روٹی کے ایک ٹکڑے پر یہ اسم لکھ کر کھائے اور باقی

روٹی خیرات کر دے تو ہر دلعزیز ہو جائے۔
حفاظت حمل کے لئے اسے لکھ کر بازو پر باندھا جائے بچہ محفوظ و مامون رہے گا۔

اَلْکَرِیْمُ سوتے وقت بکثرت پڑھا کرے تو لوگوں کے قلب میں اس کا اکرام واقع ہو۔
اگر اس اسم کو بستر پر لیٹ کر اتنا پڑھے کہ نیند آ جائے تو فرشتے اس کے حق میں دعا کرتے ہیں کہ اس کو بزرگ بنا اور وہ مکرم و معزز بن جاتا ہے۔
اگر کسی شخص کے ماں باپ بخیل ہوں یا کسی عورت کا خاوند بخیل ہو ایک ہزار مرتبہ **یاکریم** پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائے تین روز کے اندر ان شاء اللہ تعالیٰ کسی قدر سخاوت کی صفت پیدا ہوگی اور وہ تنگ دلی کم ہو گی۔

اَلرَّقِیْبُ: اس کے ذکر کرنے سے مال و عیال محفوظ رہے اور جس کی کوئی چیز گم ہو جاوے اس کو بہت پڑھے تو ان شاء اللہ مل جاوے اور اگر اسقاط حمل کا اندیشہ ہو تو اس کو سات مرتبہ پڑھے اور ساقط نہ ہو اور سفر کے وقت جس بال بچہ کی طرف سے فکر ہو اس کی گردن پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ پڑھے تو وہ مامون رہے۔
سو بار پھوڑے پھنسی پر دم کرنے سے تین دن یا زیادہ سے زیادہ سات دن میں آرام ہو۔

اگر کوئی شخص سفر میں جانے لگے اور اپنے اہل وعیال بیوی بچوں کو ایک جگہ جمع کر کے سات مرتبہ یَا رَقِیْبُ پڑھ کر سب پر دم کرے خداوند تعالیٰ سب کی حفاظت کرے اور اس مسافر سے سب کو زندہ ملاتے۔

اگر کوئی شخص رات کو سوتے ہوئے اپنے مکان میں سات دفعہ یَا رَقِیْبُ پڑھ کر پھونکے رات کو گھر میں چور نہ آئے اور اگر آئے تو کچھ لے جا نہ سکے۔

اَلْمُجِیْبُ

دعا کے ساتھ اس کو ذکر کرنا موجب قبولیت دعا ہے۔

اگر کسی کے سر میں درد ہو تو اپنے داہنے ہاتھ سے اس کا ماتھا پکڑ کر تین مرتبہ اس اسم کو پڑھ کر دم کرے دوسری دفعہ پانچ مرتبہ تیسری دفعہ سات مرتبہ چوتھی دفعہ نو مرتبہ پانچویں دفعہ گیارہ مرتبہ ان شاء اللہ سر کا درد جاتا رہے گا۔

اگر جمعہ کے دن ۱۰۱ بار لکھ کر تعویذ بنا کر اپنے پاس رکھیں تو جو دعا کریں قبول ہوگی۔ جو بات کسی سے کہیں وہ مان لے اور ہر بلا سے محفوظ رہیں۔

اگر خط یا عرضی کا جواب نہ آتا ہو تو تین دن تک روزانہ ایک ہزار مرتبہ۔

اس اسم کو فجر کی نماز کے بعد پڑھا کرے انشاء اللہ جواب آجائے گا۔ اور انشاء اللہ ہر دعا قبول ہوگی۔

اگر کسی دعا کے آخر میں ۲۶ بار یَا سَمِیعُ یَا مُجِیبُ پڑھ لیں تو انشاءاللہ دعا قبول ہوگی۔
اس اسم کو ایک مجلس میں نوّے ۹۰ ہزار مرتبہ پڑھ کر دعا مانگنے سے ہر مہم سر ہوگی۔

اَلْوَاسِعُ: بکثرت ذکر کرنے سے غنا ظاہری و باطنی حاصل ہو اور فراخ حوصلگی و بردباری پیدا ہو۔
جسے بچھو کاٹ لے تو اس مقام پر ستر مرتبہ اس اسم کو پڑھ کر دم کرے
جو شخص اس اسم کو کثرت سے پڑھے گا دین و دنیا کی دولت سے مالا مال ہو جائے گا۔ اور کبھی تنگدست نہیں ہوگا۔
رزق کی کشائش کے لئے پانچ ہزار مرتبہ روزانہ بعد نماز عشا پڑھنا چاہیے۔
جس بچہ کو قرآن شریف یاد نہ ہوتا ہو اسے ہر ہفتہ میں تین روز یَا وَاسِعُ پانی پر سو بار دم کر کے پلانا چاہیے۔
۱۰۲۵ مرتبہ روزانہ پڑھنے سے مرتبہ عالی ہو اور ہر دلعزیز ہو۔

اَلْحَکِیْمُ :- اگر کوئی مشکل درپیش ہو تو اس اسم کو سات دن تک تین ہزار مرتبہ پڑھنا چاہیے۔

اگر میاں بیوی میں نااتفاقی ہو تو اس اسم کو ایک ہزار ایک ہزار ایک دفعہ پڑھ کر کسی کھانے کی چیز پر دم کر کے زیادتی کرنے والے کو کھلایا جائے۔

ظہر کی نماز کے بعد نوے ۹۰ دفعہ پڑھنے سے ہر مشکل آسان اور خلق میں سرخروئی نصیب ہو گی۔

جو شخص اس اسم کی کثرت سے تلاوت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے مصائب سے نجات عطا فرمائے گا اور اس پر علم و عظمت کے دروازے کشادہ کر دے گا۔

اَلْوَدُوْدُ :- اگر کھانے پر ایک ہزار بار پڑھ کر بی بی کے ساتھ کھاوے تو وہ محب اور فرمانبردار ہو جاوے۔

اگر کسی کا لڑکا بدچلن اور آوارہ ہو یا میاں بیوی میں موافقت نہ ہو ایک ہزار ایک مرتبہ اس اسم کو کسی میٹھی چیز پر دم کیا جائے اور دو رکعت نماز نفل پڑھ کر دعا مانگ کر متعلقہ شخص کو کھلایا جائے

اگر کوئی عورت تین ہزار مرتبہ یَا وَدُوْدُ عطر پہ دم کرے اور وہ عطر لگا کر خاوند کے سامنے جائے تو شوہر اس کو بہت محبوب رکھے گا۔

اگر گھوڑا سرکش ہو تو چنے کے آٹے پر تین سو بار یہ اسم دم کر کے کھلایا جائے ان شاء اللہ ٹھیک ہو جائے گا۔
بدچلن اور آوارہ لوگوں کی اصلاح کے لئے ۹۲۰ بار یَا وَدُوْدُ اور ۵۲ بار

اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ۔

پڑھ کر دعا کی جائے۔

اَلْمُجِيْبُ :۔ جو شخص کسی موذی مرض آتشک، جذام وغیرہ میں گرفتار ہو وہ ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کے روزے رکھے اور افطار کے بعد بکثرت اس اسم کو پڑھا کرے اور پانی پر دم کر کے پیئے انشاء اللہ وہ مرض دور ہو جائے گا
عزت حاصل ہونے کے لیے ننانوے ۹۹ مرتبہ صبح کی نماز کے بعد پڑھنا پھر اپنے اوپر دم کرنا نہایت مفید ہے۔
جس شخص کی پسلی میں درد ہو ایک ہزار ایک مرتبہ اس نام کو پڑھ کر روئی پر دم کرکے روئی درد کی جگہ باندھے بفضلہ تعالیٰ فوراً درد جاتا رہے گا۔

اَلْبَاعِثُ :۔ سوتے وقت سینہ پر ہاتھ رکھ کر اس کو ۱۰۰ بار پڑھا کرے تو اس کا قلب علم و حکمت سے منور ہو۔
جو کوئی کسی بدمزاج حاکم کے سامنے جانا چاہے سات مرتبہ اس مبارک نام کو اپنے اوپر پڑھ کر پھونکے اور پھر حاکم کے

سامنے جائے انشاء اللہ وہ حاکم نہایت مہربانی سے پیش آئے گا
اگر کسی شخص کا لڑکا یا عزیز رفیق گم ہوا ہو اور اس کا زندہ
واپس آنا مقصود ہو وہ شخص یَا بَاعِثُ کا ختم پڑھے انشاء اللہ
مراد پوری ہو گی۔

ختم کی ترکیب یہ ہے کہ برابر تین روزے رکھے جائیں اور ظہر کی نماز کے بعد پانچ ہزار مرتبہ
یَا بَاعِثُ پڑھا جائے۔ اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر یہ دعا
کی جائے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْاَرْضَ اَرْضُكَ وَالسَّمَآءُ
سَمَآءُكَ وَمَا بَيْنَهُمَا فَهِيَ لَكَ اَتِ
بِفُلَانٍ اِلَيْنَا۔

اور لفظ فلاں کی جگہ اس گم شدہ شخص کا نام لیا جائے اکیس[۲۱]
مرتبہ یہ دعا پڑھ کر منہ پر ہاتھ پھیرے جائیں۔ ان شاء اللہ تین روز کے
اندر مطلوب مع الخیر واپس آئے گا۔

اَلشَّهِيْدُ :۔ اگر نافرمان اولاد یا بی بی کی پیشانی پکڑ کر اس کو
پڑھے یا ہزار بار پڑھ کر دم کرے وہ فرمانبردار
ہو جاویں۔

جو شخص اس اسم کی کثرت کرے گا اس کا دل باطل سے
متنفر ہو کر حق کی جانب مائل ہو گا۔

جس مسلمان کے دل میں ریاکاری کا خیال رہتا ہو اور اس بُری خصلت سے بچنا چاہے وہ اس اسم کو ایک ہزار مرتبہ اس کے معنی کا خیال کر کے پڑھے اور اکیس ۲۱ روز اس عمل کو کرے بحمدہ تعالیٰ وہ خصلت بالکل جاتی رہے گی۔

اگر کوئی مریض شدت مرض کی وجہ سے بے ہوش ہوا ہو اس مریض کے سرہانے ایک سو ایک مرتبہ اس مبارک نام کا پڑھنا اس خیال سے کہ اس مریض کا معالجہ کرنے کے لئے خود ربّ العزّت یہاں موجود ہیں فوراً مریض کو ہوشیار کرتا ہے۔

اَلْحَقُّ: جو شخص چوکر کاغذ کے چاروں کونوں پر اَلْحَقُّ لکھ کر سحری کے وقت کاغذ کو ہتھیلی پر رکھ کر آسمان کی طرف بلند کر کے دعا کرے انشاءاللہ گم شدہ شخص یا سامان مل جائے گا۔ اور نقصان سے محفوظ رہے گا۔

اگر قیدی آدھی رات کو سر ننگا کر کے ایک سو ساٹھ دفعہ اس نام کو پڑھے انشاء اللہ العزیز مع الخیر خلاصی پائے گا۔

اگر کوئی شخص اپنے مقدمہ میں حق فیصلہ چاہتا ہو تو ایک سو دفعہ سُبْحَانَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْن۔ پڑھ کر سات ہزار مرتبہ یَا حَقُّ پڑھے انشاء اللہ تین روز کے عمل میں حق ظاہر ہوگا۔ اور مقدمہ ٹھیک اور حق پہ فیصلہ ہوگا۔

اَلْوَكِيْلُ

ہر حاجت کے لئے اس کی کثرت مفید ہے۔
جو شخص اس اسم کی کثرت سے تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر رزق اور بھلائی کے دروازے کشادہ فرمائے گا۔

اگر کسی مکان پر بجلی گرنے کا اندیشہ ہو سات مرتبہ یا وکیلُ ایک کاغذ پر لکھ کر مکان کی پیشانی پر چسپاں کیا جائے انشاء اللہ کبھی اس مکان پر بجلی نہ گرے گی۔

اگر کسی شخص کو کشتی یا جہاز میں ہوا کے طوفان کا اندیشہ ہو یا کسی مکان میں آگ لگنے کا خیال ہو ایک ہزار ایک دفعہ روزانہ اس نام کو پڑھا جائے انشاء اللہ ساری آفتوں سے امن ملے گا۔

اگر کسی کو دشمن یا چوروں یا قزاقوں کا اندیشہ ہو اس مبارک نام کی تلاوت کرے انشاء اللہ کوئی تکلیف یا نقصان نہ ہو گا۔

اَلْقَوِیُّ

اگر کم ہمت پڑھے باہمت ہو جاوے۔
اگر کمزور پڑھے زور آور ہو۔
اگر مظلوم اپنے ظالم کو مغلوب کرنے کو پڑھے وہ مغلوب ہو جاوے۔

جس شخص کا دشمن زبردست ہو یہ اس کے رفع کرنے سے عاجز ہو تھوڑا سا آٹا گیہوں کا لے کر ایک ہزار ایک گولیاں بنائی جائیں پھر ایک گولی پر یا قوِیُّ پڑھ کر گولی پر دم کرے پھر وہ گولی مرغ کے

سامنے ڈالے اور دشمن کے دفع کی نیت کرے اسی طرح ساری گولیاں مرغ کو کھلائے انشاءاللہ روز کے متواتر عمل میں دشمن دفع ہوگا۔

اگر کوئی حاملہ عورت حمل کے صدمات سے کمزور ہوگئی ہو اور حمل کی برداشت نہ ہو تو ایک سو اکیس[۱۲۱] مرتبہ وہ حاملہ روز اس مبارک نام کو تلاوت کرے انشاءاللہ ایام حمل نہایت آسانی سے گزریں اور طاقت وصحت قائم رہے۔

اَلْمَتِیْنُ:۔ جس عورت کے دودھ نہ ہو اُس کو اَلْمَتِیْنُ کاغذ پر لکھ کر دھو کر پلائیں۔ انشاءاللہ خوب دودھ ہوگا۔

جو شخص لڑکا یا لڑکی پر اَلْمَتِیْنُ دس بار پڑھے گا تو وہ بچہ فسق و فجور اور گناہوں سے محفوظ رہے گا۔

اگر کوئی بچہ دودھ چھوڑنے کے صدمہ سے روتا ہو اور صبر نہ کرتا ہو تو سات مرتبہ اس نام کو لکھ کر گھول کر بچے کو پلادیں۔ انشاءاللہ بچہ کو صبر آجائے

اتوار کے دن صبح کی نماز کے بعد تین سو ساٹھ مرتبہ اس نام کا پڑھنا ہر ایک مہم کے لئے نہایت مفید ہے۔

اَلْوَلِیُّ:۔ جو شخص اپنی بیوی کی عادتوں سے خوش نہ ہو وہ جب اس کے سامنے جائے اس اسم کو پڑھا کرے انشاءاللہ نیک خصلت ہو جائے گی۔

جو بکثرت اس کو پڑھے محبوب ہو جاوے اور جسے کوئی مشکل

پیش آوے شب جمعہ میں ہزار بار پڑھے۔

جو شخص اس نام کو زیادہ پڑھے گا۔ دل اس کا صاف ہوگا۔ انشاء اللہ اپنے مخاطب کے دل کی بات سے آگاہ ہو جائے گا۔

جس عورت کا خاوند یا نوکر کا آقا بد مزاج ہو وہ عورت یا نوکر اس نام کو پڑھتا ہوا خاوند یا آقا کے سامنے جائے انشاء اللہ نہایت مہربانی سے پیش آئے گا۔

جو شخص چاہے کہ اس کا یا اس کے کسی اور کا گھر آباد اور بارونق ہو اور شدت بارش و دیگر آفات سے محفوظ رہے تو پیالہ میں لکھے۔ پھر اس میں پانی بھر کر اس کو زہ کو دیواروں پر مارے تو بجلی وغیرہ سے تمام دیواریں امن میں رہیں۔

اگر کسی کو قابو میں لانا ہو تو بہ نیت تسخیر اس کو بار بار پڑھے۔ وہ فرمانبردار ہو جاتے۔

تین سو بار پڑھنا سلامتی گھر کے واسطے نہایت مفید ہے۔

اَلْحَمِیْدُ :۔ جو شخص ۴۵ روز تک متواتر ۹۳ بار خلوت میں اسے پڑھتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اس میں اخلاق حمیدہ پیدا فرماتے گا۔

جو کوئی شخص بد زبانی اور فحش بیانی کا عادی ہو وہ اس اسم کو ۹۰ مرتبہ کسی پیالہ پر پڑھے اور اس میں ہمیشہ پانی پئے۔ اس کی زبان بدگوئی سے رک جائے گی۔ پھر زبان درازی نہ کرے گا۔

اگر کوئی نوکر ملازم کسی بڑے شخص کو کچھ غریبانہ ہدیہ یا تحفہ بھیجے

اور خیال کرے کہ بڑا آدمی ہے عزیب کا تحفہ کس طرح پسند آئے گا۔ سترہ مرتبہ یَا حَمِیْدُ اس تحفہ پر پڑھ کر دم کرے۔ انشاءاللہ وہ ہدیہ نہایت ہی مقبول اور پسند خاطر ہوگا۔

جو شخص صبح کی نماز کے بعد روزانہ ایک سو مرتبہ اس نام کو پڑھے گا دشمن بھی اگر سامنے آئے گا۔ نیچی نگاہ کرکے چلا جائے گا۔ کبھی برائی سے پیش نہ آئے گا۔

اَلْمُحْصِیْ

:۔ جو شخص روٹی کے بیس ٹکڑوں پر روزانہ بیس مرتبہ یہ اسم پڑھ کر دم کرے اور کھائے تو انشاء اللہ مخلوق اس کے لئے مسخر ہو جائے گی۔

جو شخص صبح کی نماز کے بعد دس مرتبہ اس نام کو پڑھے گا سارے دن خدا کی حفاظت میں رہے گا۔

جو کوئی جمعہ کی رات کو ایک ہزار مرتبہ اس نام کو پڑھے گا۔ قبر کے عذاب اور آخرت کے حساب سے نڈر رہے گا۔

اَلْمُبْدِئُ

:۔ جو شخص سحر کے وقت اَلْمُبْدِئُ کو ۹۹ بار حاملہ کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر پڑھے گا۔ تو اس کا حمل ضائع ہونے سے محفوظ رہے گا۔ اور جب تک بچہ کامل نہ ہوگا۔ وضع حمل نہ ہوگا۔

جو شخص صدق مقال یعنی سچی زبان والا ہونا چاہے وہ اس نام کو ایک ہزار مرتبہ روزانہ پڑھے انشاءاللہ ضرور صادق القول ہوگا۔

جس شخص کی عورت بانجھ ہو حمل قرار نہ پاتا ہو وہ ایک سیب کو چھیل کر سات مرتبہ یَا مُبْدِئُ سیب پر لکھ کر تین روز تک نہار منہ بیوی کو کھلائے انشاء اللہ اول ہی مہینہ میں حمل رہے گا اور اگر اول ماہ میں حمل نہ ہوا تو دوسرے مہینے میں ایسا ہی کرے پھر تیسرے مہینے میں ایسا ہی کرے۔ انشاء اللہ تین ماہ میں ضرور ہی حمل رہے گا۔ اگر سیب نہ ملیں تو انڈا مرغ کا پانی میں جوش دے کر پوست اتار کر سفیدی پر لکھا جائے۔

اَلْمُعِیْدُ :۔ جو شخص اَلْمُعِیْدُ کی کثرت کرے گا اسے بھولی ہوئی باتیں یاد آ جائیں گی۔ اور جو شخص اس اسم کا ایک ہزار بار ذکر کرے گا اس کی حیرت دور ہو گی اور ہدایت حاصل ہو گی۔

اگر کسی شخص کا کوئی رشتہ دار یا عزیز و قریب غائب ہو جائے کہیں اس کا پتہ نہ ملتا ہو تو آدھی رات کے بعد جب گھر والے سو جائیں اس مکان کے چاروں کونوں میں کھڑے ہو کر ستر ستر بار یا مُعِیْدُ پڑھے۔ اس کے بعد یہ کہے یَا مُعِیْدُ پھر لا میرے پاس فلاں غائب کو اور فلاں کی جگہ اس غائب شخص کا نام لیوے انشاء اللہ سات روز کے اندر غائب شخص خود آئے گا یا اس کا پتہ معلوم ہو گا۔

اگر کسی کا مال جاتا رہے سات ہزار مرتبہ عشاء کے بعد اس مبارک نام کو پڑھے انشاء اللہ مال کا پتہ لگ جائے گا۔

اگر کوئی شخص مال دار تھا پھر تنگ دست مفلس ہوا یا تندرست تھا دائم المریض ہوا یا عابد زاہد تھا اب عبادت چھوٹ گئی اور وہ یہ چاہے کہ

میری پہلی سی حالت ہو جائے اکیس[۲۱] روز تک یا مُعِیدُ گیارہ ہزار دفعہ پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ تھوڑے سے دنوں میں وہی گزشتہ حالت پیدا ہو گی۔

اَلْمُحْیِیُ :۔ جو شخص بیمار ہو وہ بکثرت اَلْمُحْیِیُ کا ورد رکھے یا کسی دوسرے بیمار پر دم کرے تو انشاء اللہ صحت یاب ہو جائے۔

جو شخص ۸۹ مرتبہ اَلْمُحْیِیُ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے وہ ہر طرح کی قید و بند سے انشاء اللہ محفوظ رہے گا۔

جس کو کسی مرض کی وجہ سے کسی جسمانی عضو کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہو

سات دفعہ ہر روز صبح کو سات دفعہ شام کو اس مبارک نام کو پڑھ کر دم کرے انشاء اللہ اعضاء سلامت رہیں گے۔

اگر کسی شخص کے سر میں یا آنکھ میں یا سینہ میں درد ہو ایک سو اکیس[۱۲۱] دفعہ اس نام کو پڑھ کر صبح و شام دم کرے انشاء اللہ درد دور ہو گا۔

جس شخص کا دل عبادت کی طرف سے مر گیا ہو اور وہ زندہ کرنا چاہے تین دن تک برابر روزے رکھے اور ظہر کی نماز کے بعد یا مُحْیِیُ گیارہ ہزار مرتبہ پڑھے چوتھے روز زندہ دلی کے آثار آنکھوں سے نظر آئیں گے۔ پھر ہمیشہ ایک ہزار مرتبہ اس کو پڑھتا رہے۔

اَلْمُمِیْتُ :۔ جس کا نفس اس کے قابو میں نہ ہو وہ سوتے

وقت سینہ پر ہاتھ رکھ کر پڑھتے پڑھتے سو جائے تو انشاء اللہ اس کا نفس مطیع ہو جائے گا۔

جس شخص کو جادو کا خوف ہو سات مرتبہ اس نام کو پڑھ کر دم کرے کبھی کوئی جادو اثر نہ کرے گا۔ ہر ایک قسم کا جادو اس شخص کے پاس آن کر مر جائے گا۔

جسے اسراف کی عادت ہو یا نفس طاعت پر آمادہ نہ ہوتا ہو تو اَلْمُمِیْتُ کثرت سے تلاوت کرے یہ عادات بد اس سے چھوٹ جائیں گی۔ اور شوق عبادت پیدا ہو گا۔

اَلْحَیُّ :۔ جو شخص روزانہ تین ہزار مرتبہ اَلْحَیُّ کا ورد رکھے گا وہ انشاء اللہ کبھی بیمار نہ ہو گا۔

جو شخص اس اسم کو چینی کے برتن پر مشک اور گلاب سے لکھ کر شیریں پانی سے دھو کر پیئے یا کسی دوسرے بیمار کو پلائے انشاء اللہ شفاء کامل نصیب ہو۔

ستر دفعہ اس نام کو روز پڑھنا فضل الٰہی سے عمر میں برکت عطا کرتا ہے۔

اَلْقَیُّوْمُ :۔ جو شخص بکثرت اسم اَلْقَیُّوْمُ کا ورد رکھے انشاء اللہ لوگوں میں اس کی عزت اور ساکھ زیادہ ہو اور تنہائی میں بیٹھ کر ورد کرے تو انشاء اللہ خوشحال ہو جائے۔

جو شخص صبح کی نماز کے بعد سے سورج نکلنے تک یا حَیُّ

یَا قَیُّومُ کا ورد کیا کرے انشاء اللہ اس کی سستی و کاہلی دور ہو جائے
صبح صادق کے بعد سے سورج نکلنے تک بے تعداد اس نام
کا پڑھنا دلوں کو تسخیر کے لئے اکسیر ہے۔

سخت سے سخت مشکل اور مہم میں اس مبارک نام کا اکیس
ہزار مرتبہ پڑھنا نہایت مجرب ہے تین روز تک برابر یہ نام پڑھا جائے۔
تین آدمیوں سے زیادہ نہ پڑھیں ایک شخص پڑھے یا تین شخص پڑھیں۔ تین
روز میں ترسیٹھ ہزار مرتبہ پڑھا جائے۔ بفضلہ تعالیٰ اس عرصہ میں اری مشکل
حل ہو جائے گی۔

تین سو دفعہ ہر روز اس نام کا پڑھنا دل کو مدام مسرور رکھنے کے لئے
مجرب ہے۔

اَلْوَاجِدُ

جو کوئی کھانا کھاتے وقت ہر نوالہ کے ساتھ پڑھ کر
کھائے وہ غذا پیٹ میں نور بن جائے۔ اگر گرسنہ میں پڑھے تو نگر
ہو۔

جو شخص رات کے اندھیرے میں کسی خلوت کی جگہ اس نام کو ایک
ہزار گیارہ دفعہ روزانہ پڑھے گا۔ غیب سے اسے تونگری نصیب
ہو گی۔

جو شخص ایک سو گیارہ مرتبہ اس نام کو پڑھ کر پانی پر دم کر کے
جس شخص کو یہ پانی پلائے گا۔ وہ شخص بے حد محبت رکھنے لگے گا
زوجین کی محبت کے لئے یہ عمل نہایت مفید ہے۔

اَلْمَاجِدُ: جو شخص تنہائی میں یہ اسم اس قدر پڑھے کہ بے خود ہو جائے تو انشاء اللہ اس کے قلب پر انوار الٰہیہ ظاہر ہونے لگیں گے۔

جو کوئی کھانا کھاتے وقت ہر لقمہ کے ساتھ پڑھ کر کھایا کرے وہ کھانا پیٹ میں نور ہو جاتے۔ جو کوئی گوشہ میں بیٹھ کر بکثرت پڑھے وہ تونگر ہو جائے۔

جو شخص اس نام کو رات کے اندھیرے میں بیٹھ کر گیارہ ہزار مرتبہ اکتالیس روز تک پڑھے گا صاحب باطن روشن ضمیر ہو جائے گا۔ مگر لقمہ حلال اور صدق مقال یعنی حلال کھانا۔ سچ بولنا فرض ہے۔ حقہ زردہ لہسن، پیاز وغیرہ، بدبودار چیزوں سے پرہیز لازم ہے۔

تین ہزار دفعہ عشاء کی نماز کے بعد ہمیشہ اس نام کا پڑھنا خلقت کی نظروں میں بہت بڑی عزت اور وقار پیدا کرتا ہے۔

اس نام کو دس مرتبہ شربت یا دوا پر پڑھ کر مریض کو پلانا، سات روز میں بیمار کو خدا کے فضل سے تندرست کرتا ہے۔

اَلْوَاحِدُ: اگر ہزار بار پڑھے تعلق مخلوق کا اس کے قلب سے زائل ہو جاوے۔

جس شخص کے اولاد نہ ہوتی ہو وہ اس اسم کو لکھ کر پاس رکھے اللہ تعالیٰ صالح اولاد عطا فرمائے گا۔

اگر کسی عامل یا وظیفہ خواں کو کسی عمل کو پڑھتے ہوئے ڈر یا خوف

معلوم ہوتا ہو تو ایک ہزار دفعہ اس نام کو پڑھے وہ خوف و ڈر، دل کا گھبرانا یک لخت موقوف ہو کر اطمینانِ قلب پیدا ہو گا۔

جس شخص کے بیٹیاں ہوتا ہو اور اُسے اُس کی تمنا ہو رمضان المبارک سے پہلے جمعہ کو جمعہ کی نماز کے بعد اس نام کو ایک سو ایک مرتبہ کاغذ پر لکھے پھر اس کو بطور تعویذ اپنے داہنے بازو پر باندھے انشاءاللہ اسی سال فرزند صالح پیدا ہو گا۔ نہایت مجرب عمل ہے۔

اَلصَّمَدُ :۔ جو شخص سحر کے وقت سجدہ میں سر رکھ کر ۱۱۵ یا ۱۲۵ مرتبہ اس اسم کو پڑھے اس کو انشاءاللہ ظاہری و باطنی سچائی نصیب ہو اور جو شخص باوضو اس اسم کا ورد جاری رکھے انشاءاللہ مخلوق سے بے نیاز ہو جائے۔

جو شخص اس اسم کی کثرت کرے گا بھوک سے محفوظ رہے گا۔

جو شخص ہمیشہ ایک سو مرتبہ عشاء کی نماز کے بعد اس مبارک نام کو پڑھے گا کبھی کسی ظالم کے پنجہ میں گرفتار نہ ہو گا۔

جو شخص ایک ہزار تین مرتبہ اس مبارک نام کو روز پڑھتا رہے گا کبھی بھوکا ننگا نہ ہو گا۔ تمام مخلوق سے بے پرواہ رہے گا۔

اَلْقَادِرُ جو شخص دو رکعت نماز پڑھ کر سو مرتبہ اَلْقَادِرُ پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے دشمنوں کو ذلیل و رسوا فرما دیں گے۔ (اگر وہ حق پر ہو گا)

اگر کسی شخص کو کوئی دشوار کام یا کسی کام میں دشواری پیش آجائے تو اکتالیس ۴۱ بار یَا قَادِرُ پڑھے اِنْ شَاءَ اللّٰہ وہ دشواری دور ہو جائے گی۔

اگر دوران وضو اس اسم کو پڑھتا رہے تو کبھی کسی ظالم کے پنجے میں گرفتار نہ ہو اور کبھی کسی دشمن سے گزند نہ پہنچے۔

کمزوری کے دفعیہ کے لئے سو بار فجر اور عشاء کی نمازوں کے بعد اول آخر درود شریف کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔

اَلْمُقْتَدِرُ: جو شخص سو کر اٹھنے کے بعد بکثرت اَلْمُقْتَدِرُ کا ورد کیا کرے یا کم از کم بیس ۲۰ مرتبہ پڑھا کرے۔ ان شاء اللہ اس کے تمام کام آسان اور درست ہو جائیں گے۔ اس کی مداومت کرنے والے کی ہر مشکل آسان ہو جائے گی۔

اگر کوئی شخص کوئی ایسا کام کرنا چاہتا ہو جو اس کی طاقت سے باہر ہو تو گیارہ دن تک روزانہ اس اسم کو ایک ہزار بار پڑھا کرے۔

جو شخص سوتا بہت ہو اور وہ چاہے کہ میری نیند یا غفلت یا مزاج کی بھول کم ہو جائے وہ اس مبارک نام کو پانسو مرتبہ روزانہ پڑھے ان شاء اللہ بہت جلد نیند غفلت اور بھول رفع ہو کر مزاج میں ہوشیاری پیدا ہو گی۔

اَلْمُقَدِّمُ: جو شخص جنگ کے وقت اَلْمُقَدِّمُ کثرت سے پڑھتا رہے گا اللہ تعالیٰ اسے (پیش قدمی کی) قوت ان شاء اللہ عطا فرمادیں گے۔ اور دشمنوں سے محفوظ رکھیں گے۔

اگر نوبار اسے مٹھاس پر دم کر کے کسی کو کھلایا جائے تو وہ فرشتہ ہو جائے نفس امارہ کو قابو کرنے کے لیئے ایک ہزار مرتبہ روزانہ پڑھنا چاہیے

جو شخص ہر وقت **یَا مُقَدِّمُ** کا ورد رکھے گا وہ انشاء اللہ حق تعالیٰ کا مطیع و فرمانبردار بن جائے گا۔

اَلْمُؤَخِّرُ: جو شخص کثرت سے **اَلْمُؤَخِّرُ** کا ورد رکھے گا انشاء اللہ سچی توبہ نصیب ہوگی۔

جو شخص روزانہ سو مرتبہ اس اسم کو پابندی سے پڑھا کرے اس کو انشاء اللہ ایسا حق تعالیٰ کا قرب نصیب ہوگا۔ کہ اس کے بغیر چین نہ آئے گا۔

جو شخص اس اسم کو روزانہ ایک ہزار بار پڑھے اس میں اولیاء اللہ کی صفات پیدا ہو جائیں گی۔ اور بلا یاد الٰہی اسے چین نہیں آئے گا۔

نفس کو تابع کرنے کے لیئے اکتالیس دن تک فجر کی سنتوں اور فرض کے درمیان اسم اکتالیس بار پڑھنا چاہیے۔

اَلْاَوَّلُ: جس شخص کے لڑکا نہ ہوتا ہو وہ چالیس دن تک چالیس مرتبہ روزانہ **اَلْاَوَّلُ** پڑھا کرے انشاء اللہ اس کی مراد پوری ہوگی۔

جو شخص مسافر ہو وہ جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ **اَلْاَوَّلُ** پڑھے انشاء اللہ جلد بخیریت وطن واپس پہنچے گا۔

اس اسم کی مداومت کرنے والا بہت نیک ہو جاتا ہے۔
اگر کوئی مہم درپیش ہو اور کوئی صورت نظر نہ آتی ہو تین جمعہ تک شب جمعہ میں چالیس چالیس ہزار بار اس اسم کی تلاوت کرے۔ اگر چالیس جمعہ تک برابر پڑھتا رہے تو بے شمار فتوحات حاصل ہوں۔
خلقت کے مہربان کرنے کے لئے سورج نکلنے سے پہلے ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھنا چاہیے۔

اَلْاٰخِرُ

:- جو شخص روزانہ ایک ہزار مرتبہ اَلْاٰخِرُ پڑھا کرے اس کے دل سے غیر اللہ کی محبت دور ہو جائے گی۔ اور انشاء اللہ ساری عمر کی کوتاہیوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ اور خاتمہ بالخیر ہوگا۔
جو شخص اس اسم کو پڑھ کر کہیں جائے گا۔ لوگ اس سے عزت اور احترام سے ساتھ پیش آئیں گے۔
سفر پر جاتے وقت ایک سو ایک مرتبہ پڑھ لے تو اہل و عیال اور گھربار سب محفوظ و مامون رہیں۔

اَلظَّاهِرُ

:- جو شخص نماز اشراق کے بعد پانسو مرتبہ اَلظَّاهِرُ کا ورد کیا کرے اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں میں روشنی اور دل میں نور عطا فرمائیں گے۔ انشاء اللہ۔
اس اسم کی مداومت کرنے والا ہر دلعزیز ہو جاتا ہے

جس مکان کی پیشانی پر یہ اسم لکھا جائے وہ زلزلہ کے صدمے سے محفوظ رہے گا۔

اگر کسی جگہ بارش کا طوفان یا آندھی کا طوفان آتا معلوم ہوتا ہو۔ اس نام کو بکثرت پڑھنا نہایت مفید ہوتا ہے۔

اَلْبَاطِنُ اس اسم کی مداومت کرنے والا روشن ضمیر اور ہر دلعزیز ہو جاتا ہے۔

اگر کوئی شخص عشاء کی نماز کے بعد اندھیرے میں ایک ہزار اکیس بار اس اسم کو پڑھے خلقت کا محبوب بن جائے اور اس کی مخالفت اگر ہو تو ختم ہو جائے۔

اگر کوئی شخص کسی راز سے واقف ہونا چاہے تو سات دن تک ایک تہائی رات گزرنے کے بعد تین ہزار مرتبہ روزانہ پڑھا کرے انشاء اللہ اس پر وہ راز منکشف ہو جائے گا۔

جو شخص زبان بند کر کے دل سے ایک ہزار مرتبہ روزانہ یَا بَاطِنُ پڑھے گا صاحب باطن واقف اسرار ہو جائے گا۔ مگر اکل حلال شرط ہے۔

اَلْوَالِیُ : جو شخص کثرت سے اَلْوَالِیُ کا ورد رکھے گا۔ وہ ناگہانی آفتوں سے انشاء اللہ محفوظ رہے گا۔

کورے آبخورہ میں یہ اسم لکھ کر اس میں پانی بھر کر مکان میں چھڑکے گا تو وہ مکان بھی انشاء اللہ تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا

اگر کسی کو مسخر کرنا چاہے تو گیارہ مرتبہ یہ اسم پڑھے انشاء اللہ وہ فرمانبردار ہو جائے گا۔

اگر پانی پر تین سو تیرہ بار اس اسم کو دم کر کے کسی آباد مکان کے چاروں کونوں میں چھڑک دیا جائے تو وہ مکان کبھی غیر آباد نہ ہو۔

اَلْمُتَعَالِیُ: جو شخص کثرت سے المتعالی کا ورد رکھے انشاء اللہ اس کی تمام مشکلات رفع ہوں گی۔

جو عورت حالت حیض میں کثرت سے اس اسم کا ورد رکھے انشاء اللہ اس کی تکلیف رفع ہوگی۔

اس اسم کو نو ہزار مرتبہ ایک مجلس میں پڑھ کر دعا مانگنے سے انشاء اللہ مشکلات دور ہوں گی۔

اتوار اور پیر کی درمیانی شب غسل کر کے آسمان کی طرف منہ کر کے ایک سو اکتالیس دفعہ اس اسم کو پڑھ کر جو جائز دعا مانگی جائے۔ وہ انشاء اللہ قبول ہوگی۔

اَلْبَرُّ: جو شخص شراب نوشی زناکاری وغیرہ بدکاریوں میں گرفتار ہو روزانہ سات مرتبہ یہ اسم پڑھے انشاء اللہ ان گناہوں کی رغبت جاتی رہے گی۔

جو شخص حب دنیا میں مبتلا ہو اس اسم کو کثرت سے پڑھے انشاء اللہ حب دنیا اس کے دل سے جاتی رہے

جو شخص اپنے بچہ پر پیدا ہونے کے بعد ہی سات مرتبہ اس اسم کو پڑھ کر دم کر دے اور اللہ کے سپرد کر دے وہ بلوغ تک تمام آفتوں سے محفوظ رہے ۔

اس اسم کی مداومت کرنے والا بہت نیک ہو جاتا ہے ۔

جو شخص کسی سواری پر سوار ہوتے وقت اس اسم کو سات دفعہ پڑھ لے گا ۔ انشاء اللہ بخیر و عافیت منزل پر پہنچے گا ۔

اَلتَّوَّابُ :- جو شخص نماز چاشت کے بعد ۳۶۰ مرتبہ اس اسم کو پڑھا کرے گا ۔ انشاء اللہ اُسے سچی توبہ نصیب ہوگی ۔

جو شخص کثرت سے اس اسم کو پڑھا کرے گا انشاء اللہ اس کے تمام کام آسان ہوں گے ۔

اگر کسی ظالم پر دس مرتبہ پڑھ کر دم کیا جائے تو انشاء اللہ اس سے خلاصی نصیب ہوگی ۔

اس اسم کی مداومت کرنے والے کے بگڑے ہوئے کام بن جائیں گے ۔ فرماں بردار ہو جائے گا ۔ اور زندگی سکون و اطمینان سے گزرے گی ۔

جو شخص اس نام کا ختم پڑھے گا ۔ ایک سال تک امن و امان سے ساتھ بہایت دین و دنیا کی آسائش سے بسر کرے گا ۔ ہر ایک کے ختم پر ختم پڑھا جائے ۔

ترکیب ختم کی یہ ہے کہ :- رمضان المبارک کی اکیس ۲۱ تاریخ کو اس ختم

کو شروع کیا جائے اور عید کا چاند دیکھ کر موقوف کیا جائے۔ ہر روز اکیس[۲۱] ہزار ایک سو اکیس[۲۱] مرتبہ اس نام کو پڑھا جائے۔ اوّل آخر میں سترہ سترہ مرتبہ۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْاَنْبِيَآءِ وَ خَيْرِ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالْمُرْسَلِيْنَ۔

انشاءاللہ حسب منشاء سارا سال بخیر و خوبی گزرے گا۔

اَلْمُنْتَقِمُ اپنے مخالفین اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے تین جمعہ تک ہر جمعہ کو سات ہزار بار اس اسم کو تلاوت کرے۔

جس نیک مقصد کے لئے آدھی رات کو کھڑے ہو کر یہ اسم تین ہزار بار پڑھ کر دعا کی جائے تو انشاءاللہ وہ مقصد پورا ہو۔

اگر کوئی شخص کسی جھوٹے فوجداری مقدمہ میں پھنس گیا ہو بارہ بجے دن کو پانچ ہزار مرتبہ تین روز تک **یَا مُنْتَقِمُ** پڑھے بہت جلد دشمن ہلاک ہو گا۔

اَلْعَفُوُّ جو شخص کثرت سے اَلْعَفُوُّ پڑھا کرے اللہ تعالیٰ اُس کے گناہوں کو انشاءاللہ معاف فرما دیں گے۔

سُرخ باد اسے مریض کے ماتھے پہ سات مرتبہ زعفران سے لکھنے سے شفا ہوتی ہے۔

اگر سو مرتبہ اس اسم کو دم کر کے عورت اپنے شوہر کو کھلائے تو اس کا غصّہ جاتا رہے گا۔

اَلرَّءُوْفُ

اپنے غصہ کے وقت یا دوسرے کے غصہ کے وقت دس بار اس کو پڑھے دس بار درود شریف تو غصّہ کو سکون ہو جاوے۔

اس اسم کی مداومت کرنے والے کے دل سے سختی دور ہو کر رحمدلی پیدا ہو جاتی ہے۔

جو شخص کسی کی سفارش نہ سنتا ہو اس کے پاس ایک سو دس مرتبہ پڑھ کر جائے تو وہ سفارش سن لے گا۔

اگر بدمزاج شخص اس اسم کو تین سو بار صبح شام پڑھا کرے گا تو اس کی بدمزاجی دور ہو جائے گی۔

اگر دلہن پر سات دفعہ یہ اسم پڑھ کر دم کر دے تو انشاء اللہ دولہا دولہن میں ساری عمر موافقت رہے۔

مَالِكُ الْمُلْكِ

جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل و کرم سے غنی فرمائیں گے اور وہ لوگوں کا محتاج نہ رہے گا۔

جو شخص اس نام کو سات ہزار مرتبہ روزانہ پڑھے اور ساری عمر پڑھنے کا عزم کرے مال والا، عزت والا، آبرو والا ہو کر عمر بسر کرے

گا۔ دنیا میں کوئی بھی شخص اس کی عزت پر حملہ نہ کر سکے گا۔

اگر کوئی شخص جائداد کا مقدمہ ہار گیا ہو وہ اپیل کرے اور اس نام کا ختم اٹھائے تو انشاءاللہ مقدمہ فتح ہو۔ ہاری ہوئی جائداد پھر واپس ملے۔

ختم کی ترکیب یہ ہے کہ روزانہ غسل کرے احرام باندھے، جو کی ایک روٹی تین چھٹانک آٹے کی چوبیس گھنٹے میں غذا کھائے اور رات دن میں اکتالیس ہزار بار اس نام کو پڑھے مگر ایک سو دفعہ اول بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور ایک سو دفعہ بعد ساٹھ روز تک برابر اس عمل کو کیا جائے تو انشاءاللہ مقصود بالیقین حاصل ہوگا۔ یہ اسم بہت تیز جلالی ہے۔ کوئی بدپرہیزی نہ ہو ورنہ نقصان ہوگا۔

ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اسے اعظم بھی کہا جاتا ہے سو دفعہ اسے پانی پر دم کر کے مریض کو پلانے سے شفا ہوتی ہے۔

جو شخص غمگین رہتا ہو اسے پانی پر دم کر کے پلانا اکسیر کا کام کرتا ہے۔ جس عورت سے اس کا شوہر تغافل برتتا ہو اکیس دن تک وہ روزانہ ایک ہزار بار اس اسم کو پڑھا کرے حالات سازگار ہو جائیں گے۔

اگر کوئی شخص اپنے عہدے سے معزول ہو جائے وہ بھی اس طرح پڑھ سکتا ہے جس شخص کا حافظہ کمزور ہو یا کند ذہن ہو اسے اکیس روز تک صبح دوپہر شام ایک ایک بادام پر یہ اسم دم کر کے کھلائے

ان شاء اللہ دماغی کمزوری جاتی رہے گی ۔
مقدمہ فتح ہونے کے لئے یہ اسم اعظم کی تاثیر دکھاتا ہے ۔

ختم کی ترکیب یہ ہے کہ : اول ایک ہزار مرتبہ یہ مبارک درود شریف پڑھ لیا جائے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُہٗ وَرَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ظُھُوْرُہٗ بَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اس کے بعد سوا لاکھ مرتبہ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام پورا کیا جائے بعد ختم کے پھر ایک ہزار دفعہ وہی درود شریف جو پہلے پڑھا تھا۔ پڑھ کر کم سے کم پندرہ منٹ تک دعا کی جائے انشاء اللہ مقصود کامل طور سے حاصل ہوگا۔ ختم پڑھنے والے تین ، پانچ یا سات گیارہ تک ہو سکتے ہیں۔ ختم کے شروع کا وقت صبح کی نماز کے بعد یا عشاء کی نماز کے بعد کا وقت نہایت مناسب ہے۔

اَلْمُقْسِطُ : جو شخص روزانہ اس اسم کو پڑھا کرے وہ انشاء اللہ شیطانی وسوسوں سے محفوظ رہے گا۔

اگر کسی خاص اور جائز مقصد کے لیے سات سو مرتبہ اس اسم کو پڑھے گا تو انشاء اللہ وہ مقصد حاصل ہوگا۔
جس شخص کو نماز میں وسوسے بہت آتے ہوں ایک ہزار مرتبہ اس

اسم کو روزانہ پڑھا کرے انشاء اللہ ایک چلّہ سے ہی فائدہ ہو گا۔
اگر کوئی رنج و غم میں مبتلا ہو تین ہزار مرتبہ اس اسم کو پڑھے انشاء اللہ غم غلط ہو گا۔
اگر کوئی شخص اپنی بیویوں سے انصاف نہ کرتا ہو۔ اسے سات ہزار مرتبہ یہ اسم کسی کھانے کی چیز پر دم کر کے کھلایا جائے تو وہ منصف مزاج ہو جائے گا۔

اَلْجَامِعُ

اس کی مداومت سے اپنے مقاصد و احباب سے مجتمع رہے اور جس کی کوئی چیز گم ہو جاوے اس کو پڑھے تو مل جاوے۔
اگر کوئی شخص سوا لاکھ مرتبہ اس اسم کو پڑھ لے تو فرشتہ صفت ہو جائے۔ اگر کسی کی کوئی چیز کھو گئی ہو تو اکیس مرتبہ یَا جَامِعُ الْمُتَفَرِّقِیْنَ اِجْمَعْ لِیْ ضَالَّتِیْ یا جامع پڑھ کر تین ہزار مرتبہ یا جامع پڑھے انشاء اللہ گمشدہ چیز واپس مل جائے گی۔
جس شخص کا مال یا اہل و عیال کسی موقع پر اس سے جدا ہو گئے ہوں۔ اور وہ شخص ان کو جمع کرنا چاہتا ہو، چاشت کے وقت غسل کر کے احرام باندھ کر کھڑے ہو کر منہ آسمان کی طرف اٹھا کر ایک ہزار مرتبہ اس نام کو پڑھے پھر دعا مانگے سات روز میں انشاء اللہ سب ایک جگہ جمع ہوں گے۔ یا اطمینان قلبی سب کی طرف سے نصیب ہو گا۔

اَلْغَنِیُّ: جو شخص ستر بار اس اسم کو روزانہ پڑھے اس کے مال میں برکت ہو۔

اگر دکان دار اپنی دکان کا تالا کھولتے وقت اس اسم کو ستر بار پڑھے تو مال تجارت میں برکت ہو اور کبھی نقصان نہ ہوگا۔

شب جمعہ میں اس اسم کو انیس ۱۹ ہزار مرتبہ مستقل پڑھنے سے آدمی دولت مند ہو جاتا ہے۔

جو شخص کسی مرض یا بلا میں گرفتار ہو وہ اپنے اعضاء بدن پر اسم اَلْغَنِیُّ کو پڑھ کر دم کرے انشاء اللہ تعالیٰ اسے شفا اور بلا سے نجات عطا ہو گی۔

جو شخص طمع کی آفت میں مبتلا ہو وہ صبح کی نماز کے بعد نو ۹ مرتبہ سر پر ہاتھ رکھ کر پھر سو مرتبہ دل پر ہاتھ رکھ کر اس نام کو پڑھے انشاء اللہ گیارہ روز کے عمل میں نفسانیت بالکل زائل ہو گی اور نہایت بے طمع ہو جائے گا۔

اَلْمُغْنِیُ: ہزار بار پڑھے تو نگری حاصل ہو اور مشغولی جماع کے وقت خیال سے پڑھے تو بیوی اس سے محبت کرنے لگے۔

جو شخص یَا مُغْنِیُ کو یومیہ ایک ہزار بار تلاوت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے خلق سے بے پروا فرمائیں گے۔

اگر کسی کی لڑکی کو شادی کا پیام نہ آتا ہو یا سامان جہیز نہ ہو تو عشاء کی نماز کے بعد گیارہ دن گیارہ ہزار مرتبہ اس اسم کی تلاوت کرے یہ عمل

جمعرات سے شروع کرنا چاہیئے۔
جو شخص دس جمعوں تک برابر اس نام کو اس طرح کہ ہر جمعہ کو صبح کی نماز کے بعد ستر ہزار مرتبہ برابر پڑھے گا۔ غیب سے حق تعالیٰ اس کو خلقت کی محتاجی سے محفوظ رکھے گا اور اپنے خزانہ سے غنا عطا فرمائے گا۔

اَلْمَانِعُ :۔ اگر میاں بیوی کے مابین اختلاف ہو تو بستر پر لیٹتے وقت اس اسم کو بیس مرتبہ پڑھے حق تعالیٰ ان کے اختلاف کو دور فرمائیں گے اور ان کے مابین انس و محبت پیدا ہو گی۔
جو شخص بکثرت اس اسم کا ورد رکھے گا۔ انشاء اللہ ہر شر سے محفوظ رہے گا۔ اگر کسی خاص اور جائز مقصد کے لئے پڑھے تو انشاء اللہ وہ حاصل ہو جائے گا۔ جو اپنی مراد تک نہ پہنچ سکے اس کو صبح و شام پڑھا کرے مراد حاصل ہو۔

اَلضَّآرُّ :۔ جو شخص شب جمعہ میں سو مرتبہ اَلضَّآرُّ پڑھا کرے وہ انشاء اللہ تمام ظاہری اور باطنی آفتوں سے محفوظ رہے گا اور قرب خداوندی اُسے حاصل ہو گا۔
شب جمعہ میں سو بار پڑھے ضرر سے محفوظ رہے۔
جو شخص شب جمعہ میں ایک ہزار مرتبہ کھڑے ہو کر سات جمعوں تک پڑھے تو صاحب مقام ہو جاتے۔
نفس امارہ اور وساوس شیطانی سے بچنے کے لیئے پیر

کے دن ظہر کے وقت سے جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد روزانہ ایک ہزار نو سو اکیس[21] بار یا ضار پڑھنا چاہیئے۔

النّافِعُ: مال خریدتے وقت اس اسم کو اکتالیس[41] بار پڑھنے سے تجارت میں فائدہ ہوتا ہے۔

ہر کام شروع کرتے وقت اس اسم کو اکتالیس[41] بار پڑھنے سے برکت ہوتی ہے۔ دوران سفر اس اسم کا ورد کرنے سے آدمی بخیر و عافیت منزل پر پہنچتا ہے۔

رجب، شعبان اور رمضان میں اس اسم کا سات ہزار مرتبہ پڑھنا صاحب کشف و باطن بناتا ہے۔

جو شخص بیوی سے صحبت کرتے وقت اس اسم کی تلاوت کرے گا اسے اولاد صالح نصیب ہوگی اور بیوی کو اس سے محبت پیدا ہوگی۔

النُّوْرُ: اس کے ذکر سے نور قلب حاصل ہو۔
جو شخص شب جمعہ میں سات مرتبہ سورہ نور اور ایک ہزار مرتبہ اس اسم کو پڑھا کرے تو انشاء اللہ اس کا دل انوار الٰہی سے منور ہو جائے گا۔

صبح کی نماز کے بعد اس مبارک اسم کا ایک ہزار ایک سو اکیس[21] مرتبہ روزانہ پڑھنا مکان کو روشن کرتا ہے۔ جس مکان میں پڑھا جائے کوئی سانپ موذی جن آسیب وہاں ٹھہر نہیں سکتا عمل مجرب ہے

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔

یَا نُوْرُ۔ اس طرح ملا کر ایک ہزار مرتبہ پڑھنا کالی آندھی، مینہ کے طوفان کے اندھیرے کو حکم الٰہی سے دور کرتا ہے۔ سورج گہن کے وقت، چاند گہن کے وقت اس آیت کریمہ اور اس نام کا اسی طرح ملا کر بے تعداد کثرت سے پڑھنا نہایت مفید ہے۔

اَلْهَادِیُ

:- جو شخص ہاتھ اٹھا کر آسمان کی طرف منہ کر کے اس اسم کو لاتعداد مرتبہ پڑھ کر ہاتھ چہرے پر ملے اہلِ معرفت کا درجہ پائے۔

اگر کسی معاملہ میں فیصلہ کرنا ہو اس اسم کو سات مرتبہ پڑھ لے انشاء اللہ صحیح فیصلہ کرے گا۔

اگر سفر روانہ ہوتے وقت گیارہ مرتبہ اس اسم کو پڑھ لے انشاء اللہ سفر بخیر و عافیت گزرے۔

جو شخص اس اسم کا ورد کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نصیب فرمائیں گے۔

اس کے ذکر سے یا لکھ کر پاس رکھنے سے بصیرت اور فہم صحیح پیدا ہو۔ اہلِ حکومت کے لئے بھی مناسب ہے۔

اَلْبَدِیْعُ

:- اس کو ہزار بار پڑھے تو حاجت پوری ہو اور ضرر دفع ہو۔

جو شخص اس اسم کا ستر ہزار بار ورد کرے گا اس کی حاجتیں پوری ہوں گی اور اللہ تعالیٰ اس سے مصائب کو دور فرمائے گا۔

ایک ہزار مرتبہ یَا بَدِیْعُ پڑھنے سے شفا ہوتی اور رنج وغم دور ہوتا ہے۔

جو شخص نمازِ عشا کے بعد یَا بَدِیْعُ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ بارہ ۱۲ سو مرتبہ ۱۲ دن پڑھے گا تو جس کام یا مقصد کے لیئے پڑھے گا انشاء اللہ وہ پورا عمل ختم ہونے سے پہلے حاصل ہو جائے گا

اَلْبَاقِیْ:- جو شخص اس اسم کو ایک ہزار مرتبہ جمعہ کی رات میں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو ہر طرح کے ضرر و نقصان سے محفوظ رکھیں گے۔ اور انشاء اللہ اس کے تمام نیک عمل مقبول ہوں گے۔

اگر سنیچر کے دن زوال کے وقت سے ظہر کے وقت تک سات ہزار بار پڑھے تو دشمنوں کی مخالفت ختم ہو جائے اور وہ مطیع ہو جائیں۔

کھیت کی حفاظت کے لیئے چار ٹھیکریوں پر اَللّٰہُ یَا بَاقِیْ تین تین بار لکھ کر چاروں کونوں میں دفن کر دیں۔ انشاء اللہ وہ کھیت ہر قسم کی آفت اور بلا سے محفوظ رہے۔

حصولِ مقصد کے لیئے مغرب کی نماز کے بعد اول و آخر تین یا گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ سو دفعہ یَا بَاقِیْ اَنْتَ الْبَاقِیْ پڑھ کر دعا مانگنا چاہیئے۔

اَلْوَارِثُ

:۔ درمیان مغرب وعشاء کے ہزار بار پڑھے تو حیرت دفع ہو۔

جو شخص اس اسم کو طلوع آفتاب کے وقت ایک سو بار پڑھے اسے کوئی تکلیف اور رنج وغم نہ پہنچے اور اس کی مداومت کرنے والا اپنے ہم عصروں سے فائق ہو۔

ہر مہینہ کے شروع چاند میں ایک مجلس میں بیٹھ کر اکتالیس ہزار مرتبہ اس نام کا پڑھنا خدا کے فضل سے عمر کو دراز کرتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس کا عامل سارے خاندان میں اپنے سارے ہم عمروں میں بڑی عمر والا ہو گا۔

اَلرَّشِیْدُ

:۔ جو شخص عشاء کے بعد اسے یومیہ سو بار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کے اسباب پیدا فرمائیں گے۔

جس شخص کو اپنا کام حل کرنے کی تدبیر سمجھ میں نہ آئے وہ مغرب وعشاء کے مابین اس اسم کو ایک ہزار بار پڑھے اللہ تعالیٰ خواب میں اس کی تدبیر اس پر ظاہر فرما دیں گے یا دل میں اس کا القاء ہو جائے گا

اگر ہر روز باقاعدہ اس کا ورد کرے تو تمام مہمات حل ہوں اور کاروبار میں دن رات چوگنی ترقی کرے۔

اگر کوئی شخص صبح کی نماز کے بعد سو مرتبہ عشاء کی نماز کے بعد سو

مرتبہ ہمیشہ اس نام کو پڑھے گا۔ اس کے رات دن کے اعمال حق تعالیٰ اپنے فضل سے قبول فرمائے گا اور مرتبہ اس شخص کو مقربین کا نصیب ہو گا۔

اَلصَّبُوْرُ :- جو شخص طلوعِ آفتاب سے پہلے سو مرتبہ اس اسم کو پڑھے وہ انشاء اللہ اس دن ہر مصیبت سے محفوظ رہے گا اور دشمنوں کی زبانیں بند رہیں گی۔

جو شخص کسی بھی طرح کی مصیبت میں گرفتار ہو وہ ایک ہزار بیس ۱۰۲۰ مرتبہ اس اسم کو پڑھے انشاء اللہ اس سے نجات پا سکے گا۔ اور اطمینان قلب نصیب ہو گا۔

اگر کسی شخص سے اس کا افسر ناراض ہو گیا ہو یا کسی عورت کا خاوند اس سے ناراض ہو گیا ہو تو دوپہر کے وقت یا آدھی رات کو اس اسم کو ایک ہزار ایک مرتبہ پڑھ کر دعا کرنا چاہیے۔ یہ عمل ایک ہفتہ کرنا ہے۔

اگر کوئی عورت اپنے بچے کی موت کی وجہ سے سخت مضطرب ہو تو اُسے ایک سو ایک بار یہ اسم پانی پر دم کر کے پلانا چاہیے۔

جس شخص کو کوئی رنج یا مصیبت پیش آئے ایک سو چالیس ۱۴۰ مرتبہ اس نام کو پڑھ کر جناب الٰہی میں دعا کرے انشاء اللہ تسکین خاطر اور شفا نصیب ہو گی۔

حضرت سید جلال الدین بخاری

حضرت سید جلال الدین بخاری سیاح بادیہ تجرید وتفرید ہیں۔

خاندانی حالات آپ سادات حسینی سے ہیں۔ بخارا کے ایک معزز خاندان سے تھے۔

آپ کے دادا شیخ جلال الدین سرخ بخاری اپنے وطن بخارا سے ہجرت کر کے ملتان آئے۔ حضرت بہاؤ الدین زکریا کے مرید ہوئے اور ان ہی سے خرقۂ خلافت پایا۔ اپنے پیر و مرشد کے حکم سے اوچہ

لہ سالک السالکین (جلد دوم) ص ۱۴۲۵، اخبار الاخیار (اردو ترجمہ) ص ۹۸

میں سکونت اختیار کی۔ ان کے تین لڑکے تھے۔ سب سے بڑے لڑکے کا نام سید احمد کبیر ہے۔ دوسرے لڑکے کا نام سید بہاؤالدین ہے۔ ان کے سب سے چھوٹے لڑکے سید صدرالدین المعروف بہ محمد غوث ہیں۔

والد:۔ آپ کے والد ماجد کا نام سید احمد کبیر ہے۔

ولادت:۔ آپ کی ولادت باسعادت اوچہ میں ۱۵ شعبان ۷۰۷ھ کو واقع ہوئی [1]

نام:۔ آپ کا نام سید جلال الدین حسین ہے۔

کنیت:۔ آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔

لقب:۔ آپ کا لقب "مخدوم جہانیاں جہاں گشت" ہے۔ بعض آپ کو "مخدوم جہانیاں" کے لقب سے پکارتے ہیں۔

لقب کی وجہ تسمیہ:۔ ایک سال عید کی رات کو آپ حضرت بہاءالدین زکریاؒ کے مزار مبارک پر یاد الٰہی میں مشغول رہے پھر صدرالدین عارفؒ اور حضرت رکن الدین ابوالفتحؒ کے مزارات پر حاضر ہوتے ہر جگہ عیدی مانگی، ہر جگہ سے آپ کو "مخدوم جہانیاں" کا خطاب عطا ہوا [1] اسی خطاب سے آپ مشہور ہوئے۔

بچپن کا ایک واقعہ:۔ آپ کے والد ماجد آپ کو حضرت

---

[1] سیر العارفین [1] مسالک السالکین (جلد دوم) ص ۲۷۸

شیخ صدرالدین عارف کے خلیفہ شیخ جمال الدین خنداں اُوچوی کی خدمت بابرکت میں لے گئے اور آپ کو دست بوس کرایا۔ اس وقت آپ کی عمر سات سال کی تھی۔ حضرت شیخ جمال الدین خنداں کے سامنے چھواروں کا ایک خوان آیا۔ اس میں سے کچھ چھوارے آپ کو بھی دیئے گئے۔ آپ نے وہ چھوارے مع گٹھلیوں کے کھا لئے حضرت شیخ جمال الدین خنداں نے جب آپ سے اس کی وجہ پوچھی تو آپ نے جواب دیا۔

"اس میں بھی برکت ہے اور پھینکنا بے ادبی ہے"۔

یہ سن کر حضرت شیخ جمال الدین خنداں خوش ہوئے اور آپ کو دعائیں دیں۔

تعلیم و تربیت:۔ آپ کی ابتدائی تعلیم و تربیت اوچہ میں ہوئی۔ علامہ قاضی بہاؤالدین آپ کے استاد تھے۔ قاضی صاحب کے انتقال کے بعد ہدایہ و بزدوی ختم کرنے اور مزید تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے آپ اوچہ سے ملتان آئے۔ شیخ موسیٰ اور مولانا مجدالدین ایسے شفیق استاد ملے آپ نے ہدایہ اور بزدوی جلد ہی ختم کی۔ بعد ازاں، مدینہ جاکر مزید تعلیم حاصل کی ملتان میں آپ شیخ رکن الدین ابوالفتح کی اجازت سے مدرسے میں رہتے تھے۔

واپسی:۔ آپ کے والد ماجد اور شیخ جمال الدین خنداں میں کچھ کشیدگی پیدا ہو گئی تھی۔ جب حضرت شیخ رکن الدین

ابو الفتح کو اس کا علم ہوا تو انھوں نے آپ کو اپنی خاص کشتی پر سوار کرا کے اوچہ بھجوایا اور آپ کے والد کو آپ کے ذریعے یہ ہدایت فرمائی کہ وہ حضرت شیخ جمال الدین خنداں کا ادب ملحوظ رکھیں۔ جب آپ نے حضرت شیخ رکن الدین ابو الفتح کا یہ پیغام اپنے والد ماجد کا پہنچایا۔ آپ کے والد اسی وقت حضرت شیخ جمال الدین خنداں کے پاس گئے اور ان سے بغل گیر ہوتے۔

سیر و سیاحت آپ نے بہت سیر و سیاحت فرمائی۔ تین سو سے زیادہ بزرگوں سے ملے اور ان سے فیوض و برکات حاصل کئے۔ کئی سال مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں رہے۔ عرب، عراق اور شام مصر، بلخ، خراسان وغیرہ کی سیر و سیاحت فرمائی۔

آپ کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ: [1]

"آپ جب کبھی کسی سے معانقہ فرماتے تو جو نعمت اس کے پاس ہوتی اسی وقت جذب کر لیتے۔ یعنی آپ اس قدر توجہ اور خدمت سے کام لیتے کہ وہ شخص بے اختیار ہو کر آپ کو اپنی ہر نعمت دے دیتا"

بیعت و خلافت:- آپ اپنے والد ماجد سے سلسلۂ سہروردی میں بیعت ہوتے پھر آپ نے اپنے چچا حضرت سید صدر الدین المعروف بہ محمد غوث سے خرقہ پہنا۔ حضرت شیخ رکن الدین ابو الفتح

---

[1] اخبار الاخیار (اردو ترجمہ) ص ۲۹۶

سے بھی آپ نے خرقۂ خلافت پہنا۔
آپ کو چودہ خانوادوں میں بیعت اور خلافت حاصل کی۔
آپ خود فرماتے ہیں کہ آپ نے خرقہ سیادت حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پہنا۔ کہ جو خرقہ ان (حضرت علی کرم اللہ وجہہ) کو سرورِ عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا تھا۔
حضرت شیخ بہاء الدین زکریاؒ کا خرقہ اپنے والد سید احمد کبیر سے پہنا۔
آپ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ رکن الدین ابوالفتح سے خرقۂ عالم خواب میں پہنا اور بیدار ہونے کے بعد وہ سر پر پایا۔
حضرت نظام الدین اولیاء سے عالمِ خواب میں پہنا جو بیدار ہونے کے بعد سر پہ پایا۔
حضرت شیخ رکن الدین ابوالفتحؒ کے خلیفہ حضرت شیخ قوام الدین سے۔

حضرت قطب الدین منور سے
حضرت نصیر الدین چراغ دہلی سے
شیخ مکہ امام عبداللہ یافعی سے
شیخ مدینہ حضرت عبدالمطری سے
قطب عدن حضرت فقیہہ لعبال سے
شیخ اسحاق کازرونی سے

لہ مسالک السالکین (جلد دوم) ص ۴۲۶

شیخ امین الدین سے
شیخ امین الدین - بھائی شیخ امام الدین سے
شیخ حمید الدین سے
حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کے خلیفہ شیخ شرف الدین محمود
شاہ تشتری سے
سید احمد رفاعی سے
شیخ نجم الدین صفانی سے
حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ سے
حضرت خضر سے
حضرت احد الدین حسنی سے
حضرت شیخ نور الدین سے ؎

ملازمت سلطان محمد تغلق شاہ کے عہد میں آپ کو منصب شیخ الاسلامی و مسند خانقاہ محمدی پیش کیا گیا۔ آپ نے عہدہ قبول فرمایا۔ کچھ عرصے تک منصب شیخ الاسلامی و مسند خانقاہ محمدی پر سیوستان اور اس کے مضافات میں فائز رہ کر اپنے فرائض بحسن و خوبی انجام دیتے رہے۔
حضرت شیخ رکن الدین ابوالفتحؒ کے حکم سے ملازمت سے مستعفی ہو گئے۔ آپ مدینہ منورہ حاضر ہوئے ۔۔۔۔ وہاں پہنچ کر آپ نے سفر کیا ؎

"السلام علیک یا جدی"

وہاں سے آپ کو جواب ملا:

"وعلیک السلام یا ولدی"۔

شیخ عفیف الدین عبداللہ المطری سے آپ نے کلاہِ ارادت اور خرقۂ خلافت حاصل کیا۔ اور ان سے "عوارف" اور دیگر کتابیں پڑھیں۔ جب آپ تہجد سے فارغ ہوتے تو شیخ عبداللہ المطری تشریف لاتے۔ ان کے ایک ہاتھ میں کھانا ہوتا اور دوسرے ہاتھ میں چراغ۔ وہ آپ کو "صحاح" "عوارف" اور "رسائل سلوک" کا سبق دیتے۔

ایک دن کا واقعہ ہے کہ امام غیر حاضر تھا۔ آپ نے امامت کی۔ آپ بپاسِ ادب اس جگہ سے جہاں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تھے۔ ایک صف پیچھے کھڑے ہوئے۔ شیخ عبداللہ المطری آپ کی اس بات سے بہت خوش ہوئے۔

مکہ میں آمد:۔ مدینہ منورہ سے آپ مکہ معظمہ آکر امام عبداللہ یافعی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور ان سے تربیت حاصل کرکے کامیاب و کامراں ہوئے۔

واپسی:۔ چھ سال مدینہ اور مکہ میں رہ کر ۷۵۲ھ میں وطن واپس ہوئے[1] اس سفر میں آپ سید صدرالدین کماش اور شیخ حمید الدین

---

[1] سالک السالکین (جلد دوم) ص ۳۲۶ [2] سیر العارفین

بن محمود الحسنی سمرقندی سے بھی ملے اور ان سے فیوض و برکات حاصل کیئے [1]

واپسی پر آپ حضرت نصیر الدین چراغ دہلی کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور ان سے خرقۂ خلافت پایا۔

سلطان فیروز کی باریابی: سلطان فیروز تغلق آپ کا معتقد و منقاد تھا۔ اس کے عہدِ حکومت میں آپ کئی دفعہ اوچہ سے دہلی تشریف لائے [3]

شادی: آپ نے شادی کی تھی۔

وفات کچھ روز بیمار رہ کر ۱۰ ذی الحجہ ۷۸۰ھ کو آپ رحمت حق میں پیوست ہوئے۔ [4]

خلفاء آپ کے ممتاز خلفاء حسب ذیل ہیں:۔

قاضی عبد الملک المعروف بہ شاہ اجمل اور سیّد صدر الدین المعروف بہ مخدوم راجو قتال جو آپ کے چھوٹے بھائی ہیں۔

---

[1] سالک السالکین ص۴۲۹، ۴۴۲

[2] سالک السالکین ص۴۴۲ اخبار الاخیار (اردو ترجمہ) ص۹۲
[3] جلد دوم ۴۴۲ [4] سالک السالکین (جلد دوم ص۴۳۵

سیرت :- آپ ترک و تجرید، عبادت، ریاضت اور مجاہدہ میں ممتاز تھے۔ دن رات میں پانچسو رکعت نماز پڑھنا آپ کا معمول تھا۔ آپ ساتوں قرآت کے قاری تھے۔ آخری عمر میں بھی ننو رکعت نماز پڑھتے تھے۔ ذکر جہر بہت کرتے تھے۔

لباس آپ کا معمول تھا۔ محفل سماع سنتے تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ سماع نہیں سنتے تھے۔[۵]

آپ جس بزرگ سے ملتے۔ اس سے فیض پانے کی کوشش کرتے

ایک دن کا واقعہ ہے کہ شیخ رکن الدین ابوالفتح دہلیز سے نیچے اتر رہے تھے۔ آپ نیچے لیٹ گئے تاکہ وہ اتر جائیں۔ حضرت رکن الدین ابوالفتح اس بات سے بہت خوش ہوئے، انہوں نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور اپنا سینہ آپ کے سینے سے ملایا۔[۱]

ایک دن شیخ رکن الدین ابوالفتح غسل کر رہے تھے۔ پانی نیچے گر رہا تھا۔ آپ اس غسل کے پانی سے نہائے۔ حضرت شیخ رکن الدین ابوالفتح کو جب یہ معلوم ہوا، تو آپ کو نعمت خاص سے سرفراز فرمایا۔[۱]

انکساری :- آپ میں انکساری اس درجہ تھی کہ ٹوپی کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ عمامہ خاص مردوں کے لئے ہے۔ اور میں مرد نہیں ہوں۔

---

[۱] مرآۃ العارفین کے سالک السالکین (جلد دوم) ص ۴۲۸ تا ۴۲۹

تحمّل :۔ آپ جب کسی کو مرید کرتے تو فرماتے کہ " میں صرف وکیل ہوں " آپ کے تحمّل اور بردباری کا یہ حال تھا کہ آپ سلطان فیروز کے وزیر خان جہاں کے پاس جس نے ایک محرر کے بیٹے کو قید کر دیا تھا۔ انیس بار سفارش کرنے تشریف لے گئے۔ خان جہاں آپ سے نہیں ملا۔ بیسویں بار جب آپ تشریف لے گئے تو خان جہاں نے آپ سے کہلا بھیجا کہ:

" اے سیّد تم کو غیرت نہیں آتی "

آپ نے وزیر سے کہلا بھیجا کہ:

اے عزیز! میں جتنی بار آتا جاتا ہوں مجھ کو ثواب ملتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ مظلوم کو تیرے ہاتھ سے چھڑاؤں تاکہ تو بھی درجۂ ثواب کو پہنچے"۔

خان جہاں پر اس کا بہت اثر پڑا۔ وہ ننگے سر، گلے میں رسّی ڈالے ہوئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ معافی کا خواستگار ہوا۔ مرید ہوا۔ محرر کے بیٹے کو خلعت اور گھوڑا دے کر رہا کر دیا۔ آپ کو نذرانہ پیش کیا۔ آپ نے وہ نذرانہ محرّر کے بیٹے کو دے دیا[1]

تعلیمات :۔ آپ کی بعض تعلیمات حسب ذیل ہیں:

خرقہ :۔ آپ فرماتے ہیں:

" خرقہ دو طرح کا ہے۔ خرقۂ تصوّف اور خرقۂ تشبہ۔ خرقۂ تصوّف خرقہ صحبت ہے اور خرقہ تشبہ خرقۂ تبرک کو کہتے ہیں۔ اس میں صحبت کی شرط نہیں۔

آپ فرماتے ہیں:

صبر :۔ "صبر تین طرح پر ہے۔ صبر عام، صبر خاص، صبر اخص الخاص،
صبر عام یہ ہے کہ ناپسندیدہ بات پر باوجود دشوار معلوم ہونے کے
اپنے نفس کو روکے۔ صبر خاص یہ ہے کہ کڑوی چیزوں کو بغیر ترش روئی کے
پیئے۔ صبر اخص الخاص یہ ہے کہ بلا سے لذت حاصل کرے۔

تقویٰ: آپ فرماتے ہیں:
"تقویٰ تین طرح پر ہے۔ عام، خاص، خاص الخاص۔ عام
یہ ہے کہ کفر و گناہ اور بدعتوں سے پرہیز کرے۔ خاص یہ ہے کہ مالایعنی
جو چیز کہ نفع نہ دے۔ نہ نقصان پہنچائے اس سے بھی پرہیز کرے۔ مثلاً
مباحات کی قسم سے اور خاص الخاص یہ ہے کہ ماسوائے ان سے پرہیز
کرے"

آپ فرماتے ہیں:

مشیخت: مشیخت کے لئے تین شرطیں ہیں۔ اگر یہ تینوں نہ
ہوں تو مشیخت درست نہیں۔ اول شرط یہ ہے کہ وہ تین علم یعنی شریعت
طریقت و حقیقت کا عالم ہو۔ دوسری شرط یہ ہے کہ اس زمانے کے
علماء اس کو قبول کریں۔ اور اس کے معتقد مرید ہوں۔
تیسری شرط یہ ہے کہ اس کو سوائے حق تعالےٰ کے اور کوئی طلب نہ
ہو۔

آپ فرماتے ہیں:

شریعت، طریقت، حقیقت: "شارع چلنے والا ہے

۱؎ سالک السالکین (جلد دوم) صہ ۲۲۴

آداب و احکام شریعت میں اور طارق چلنے والا ہے۔ آداب سر حقیقت میں۔ کپڑے کا نگاہ رکھنا وث نجاست سے اور جسم کا معصیت شریعت ہے۔ اور دل کا نگاہ رکھنا کدورت بشریت سے طریقت ہے۔

اور خاطر نگاہ رکھنا غیر خدائے عزوجل سے حقیقت ہے۔

موہنہ قبلہ کی طرف لانا شریعت ہے۔

اور دل حق تعالےٰ کی طرف لانا طریقت۔

اور اس میں ملازم رہنا حقیقت ہے۔"

اقوال • اعتبار خرقہ حاصل کرنے کا نہیں ہے۔ پیر کی صحبت کا ہے

• سالک کو ایسا مشغول ہونا چاہیے کہ اس کا وظیفہ خلا و ملا و جمع و تنہائی میں ترک نہ ہو۔

• خلق کو مثل جماد کے جانے۔ خلق کی وجہ سے عمل و وظیفہ کو ترک نہ کرے۔

• سالک کو چاہیے کہ غیر حق کو دل میں جگہ نہ دے۔

• جو عمل دنیا میں پھل نہ دے اس کا حصہ عقبیٰ میں نہ ہوگا۔

• درویش بشرط پیروی قول و فعل و حال اپنے پیغمبر کے ولی ہوتا ہے۔ اگر مخالفت ہے تو ولی نہیں۔

• مراقبہ یہ ہے کہ ہمیشہ اس بات کو جانے کہ حق تعالےٰ مجھ پر مطلع ہے اور مجھ کو دیکھتا ہے، نہ یہ کہ سر کو زانو پر رکھ کر بیٹھا رہے۔

• جاہل صوفیوں سے دور رہو، کیوں کہ وہ دین کے چور اور مسلمانوں کے رہزن ہیں۔

علم لدنی کے لئے تقوےٰ شرط ہے. جیسے کہ نماز کے لئے وضو۔

طالب کو چاہیے کہ خلوت اختیار کرے تاکہ تفرقہ اس کا جمع ہو جائے۔ مومن پر واجب ہے کہ پہلے علم حاصل کرے بعد اس کے عمل میں مشغول ہو۔

- جب تک انقطاع خلائق نہ ہوگا فتح باب نہ ہوگا۔
- اولیاء اللہ کسی آدمی یا کسی چیز سے نہیں ڈرتے مگر حق تعالےٰ سے
- ہر سانس کہ گزرتی ہے ملک دو جہاں کی قیمت رکھتی ہے۔
- جب سالک کے نزدیک مدح و قدح خلق مساوی نہ ہو جائیں کامل نہیں ہوتا۔
- شارع نے شرع میں دو چیزیں رکھی ہیں۔ رخصت و عزیمت۔

رخصت میں ایک اجر ہے اور عزیمت میں کہ وہ ہمت ہے۔ وہ اجر ہیں۔

- ذکر کے واسطے خلوت بہتر ہے۔
- بہترین اعمال تین ہیں۔
- علائق کا قطع کرنا
- دقائق کا نگاہ رکھنا
- حقائق کا دریافت کرنا۔

جس میں یہ تین خصلتیں موجود ہوں وہ صوفی ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ:

دردِ وظیفہ : "یاحیُّ یا قیّوم اسمِ اعظم ہے"

کشف وکرامات :۔ ایک دن آپ نماز چاشت میں مشغول تھے۔ آپ کا چھوٹا لڑکا جس کی عمر چار سال تھی۔ آپ کے مصلّے کے نزدیک کھیل رہا تھا۔ بچے کے کھیلنے کی وجہ سے آپ کو نماز میں یکسوئی حاصل نہ ہوئی۔ نماز سے فارغ ہوکر آپ نے سید شمس الدین سے فرمایا:

"مجھے اس لڑکے کا زندہ رہنا مشکل نظر آتا ہے۔ کیوں کہ عین نماز میں میری طبیعت اس کی طرف مائل تھی۔"

ظہر کے وقت اس لڑکے کو بخار ہوا اور اسی رات اس کا انتقال ہوگیا۔

دہلی میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے لوگ پریشان تھے۔ آپ سے دعا کے طالب ہوئے۔ آپ نے دعا کی۔ اتنی بارش ہوئی کہ لوگوں نے عاجز ہوکر بارش کے بند ہونے کی آپ سے دعا کرائی۔ آپ نے دعا کی اور بارش رک گئی۔

ایک سال ماہ رمضان میں آپ نے اوچہ کی جامع مسجد میں اعتکاف فرمایا۔ ایک دن اوچہ کا حاکم جس کا نام سومرہ تھا۔ جامع مسجد میں آیا۔ آپ کے پاس بہت لوگ جمع ہوگئے۔ اس نے سب کو جامع مسجد سے باہر نکال دیا۔ آپ کو یہ بات ناگوار گزری آپ نے سومرہ سے فرمایا کہ:

"اے سومرہ! کیا تو دیوانہ ہوگیا ہے کہ درویشوں کو تنگ کرتا ہے"۔

آپ کا یہ فرمانا تھا کہ سومرہ دیوانہ ہوگیا۔ سومرہ کی ماں اس کو آپ

کے پاس لائی اور آپ سے معافی کی خواستگار ہوئی۔ آپ نے اس کو ہدایت فرمائی کہ سومرہ کو غسل دے کر اور کپڑے پہنا کر حضرت جمال الدین خنداں کے مزار پر لے جائے۔ اور پھر آپ کے پاس لائے۔

اس کی ماں نے ایسا ہی کیا۔ سومرہ جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے آپ سے اور درویشوں سے معذرت چاہی معافی کا خواستگار ہوا۔ اپنا سر آپ کے قدموں پر رکھا۔ آپ کی دعا سے وہ بالکل اچھا ہو گیا۔ [۱]

---

[۱] تاریخ فرشتہ (فارسی) ص ۴۱۶
سالک السالکین (جلد دوم) ص ۲۶۵

شریعت کی پابندی

لیکن تصوف و عرفان کے اعلیٰ مدارج طے کرنے کے باوجود زندگی شروع سے آخر تک پابندئ شریعت اور اتباع سنت میں گزری، راہ سلوک کی خواہ کسی منزل میں رہے لیکن شریعت کا دامن کسی حال میں نہیں چھوڑا۔ خود فرماتے ہیں کہ حقیقت شریعت ہے، اور جب تک کوئی شریعت کو مضبوط نہ پکڑے گا ہرگز حقیقت کو نہ پہنچ سکے گا[1] ایک اور موقع پر فرمایا کہ جو شخص شریعت سے عاری ہے وہ طریقت و حقیقت کو نہیں جان سکتا ہے۔ شریعت بمنزلہ میوے کے ہے، اور طریقت و حقیقت اس میوہ کے مغز کے مشابہ ہیں[2] یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی شیخ طریقت اور حقیقت سے آشنا ہے لیکن شریعت سے واقف نہیں، تو وہ شیخ نہیں جاہل ہے، کوئی صالح اور نیک آدمی اس وقت تک ولی نہیں ہو سکتا جب تک شریعت طریقت اور حقیقت تینوں کا علم اس کو حاصل نہ ہو[3]۔

ایک جاہل شیخ کو کسی حال میں برداشت نہ کرتے، ایک مرتبہ ایک شخص شہر اچہ میں وارد ہوا، وہ اپنے کو ولی اللہ کہتا تھا۔ اس کے پاس عوام و خواص کا ہجوم رہنے لگا، حضرت سید جلال الدین بھی اس سے ملنے تشریف لے گئے جب اس کے پہلو میں جاکر بیٹھے تو اس نے کہا اے سید ابھی حق تعالیٰ میرے پاس سے گیا ہے۔ حضرت سید جلال الدین یہ سنکر غضبناک ہوئے۔ اور فرمایا اے بدبخت، تو کافر ہو گیا، پھر سے کلمۂ شہادت پڑھ، اور اسی وقت اٹھ کر شہر کے

---

[1] الدر المنظوم ص ۱۷ - ۱۶ [2] ایضاً ص ۳۱۴ [3] ایضاً ص ۴۱۳ [4] ایضاً ص ۹۱، ۴۱۲

قاضی کے پاس آیئے کہ اس بدبخت کو طلب کرو، اگر وہ توبہ کرے تو معاف کر دو، ورنہ اس کو قتل کرنے کا حکم دو، مقطع شہر اس شخص کا معتقد ہو چلا تھا اسلئے قاضی نے مقطع کے خوف سے سزا دینے میں پس و پیش کیا۔ حضرت سید جلال الدین نے مقطع کے پاس پیام بھیجا کہ ایک جھوٹا شخص کفر پھیلا رہا ہے اگر تم نے اس کو سزا نہ دلائی تو پھر بادشاہ سے جاکر کہوں گا، بالآخر وہ شخص بدر کیا گیا[1]

تارک صلوٰۃ کو بھی ولی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ ہوتے، اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں کہ مکہ معظمہ سے پھر کر واپس آیا تو لوگ مجھ سے ملنے آئے، انھوں نے کہا کہ قصبہ الور کے پاس ایک پہاڑ کے غار میں ایک درویش رہتا ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے نماز معاف کر دی ہے، یہ سن کر میں اس کے پاس گیا، وہاں امراء اور دوسرے اکابر کا ہجوم تھا، اس ہجوم سے گزر کر میں کسی طرح اس کے پاس پہنچا، میں نے اس کو سلام نہیں کیا، بلکہ جاکر بیٹھ گیا۔ اور پوچھا کہ تم نماز کیوں نہیں پڑھتے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے۔ الفرق بین المومن والکافر الصلوٰۃ یعنی مومن اور کافر کے درمیان صرف نماز فرق کرتی ہے درویش نے جواب دیا، سید! میرے پاس جبرئیل آتے ہیں، بہشت کا کھانا لاتے ہیں خدائے تعالیٰ کا سلام پیش کرتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ تمھارے لئے نماز معاف کر دی گئی، اور تم مقرب خاص ہو گئے ہیں (یعنی سید جلال الدین) نے کہا کہ بیہودہ مت بکو۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے تو نماز معاف ہی نہیں ہوئی تجھ جیسے جاہل کے لئے کیسے معاف ہو سکتی ہے۔ وہ تو شیطان ہے جو تیرے پاس آکر کہتا ہے کہ میں جبریل ہوں، جبریل وحی کے فرشتے ہیں اور پیغمبر کے

---

[1] الدر المنظوم ص ۴۰۵ [2] ایضاً ص ۲۹۷ - ۲۴۶ - ۴۴۷

سوا کسی اور کے پاس نہیں آتے، اور وہ جو کھانا تمھارے پاس آتا ہے وہ غلیظ ہے، درویش نے کہا کہ وہ کھانا بہت ہی لذیذ ہوتا ہے۔ اس میں لذت محسوس کرتا ہوں میں نے کہا کہ اب جب وہ فرشتہ آئے تو لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھنا، میں دوسرے دن جب اس درویش کے پاس گیا، تو وہ میرے پاؤں پر گر پڑا، اور کہنے لگا کہ میں نے تمھاری بات پر عمل کیا، اور جب وہ فرشتہ آیا تو میں نے لاحول پڑھا، وہ میرے سامنے سے غائب ہوگیا، اور جو کھانا اس نے دیا وہ غلیظ ہوکر میرے ہاتھ سے گر پڑا، اور میرے سارے کپڑے نجس ہو گئے، اس کے بعد حضرت سید جلال الدین فرماتے ہیں کہ میں نے اس بے نمازی درویش سے توبہ کرائی اور اس کی جو نمازیں فوت ہوئی تھیں ان کی قضا پڑھوائی [1]

اپنے مریدوں کو نماز باجماعت کی بڑی تاکید فرماتے، اور جماعت کے تارک کو ارشاد نبوی کی بنا پر ملعون اور بدعتی کہتے اپنی ایک مجلس میں اس حدیث کی خاص طور پر تفریح کی کہ جو شخص محلے کی مسجد کی اذان سنے اور نماز کے لئے نہ جائے تو اس کی قبر میں کیڑے نہ مریں گے اور اس کی قبر سے آگ نہ بجھے گی، وہ ہر وقت عذاب میں رہے گا [2]،

سفر و سیاحت میں تنہا ہوتے تو خود ان کا بیان ہے کہ عین نماز کے وقت کہیں سے ابدال آجاتے، اور اس طرح جماعت کا ثواب مل جاتا [3]

اتباعِ سنت

اپنی ایک مجلس میں فرمایا کہ ایک سالک کو چاہیے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت کرے اسی کے ذریعہ سے اللہ تبارک تعالیٰ کی قربت حاصل

[1] الدر المنظوم ص ۲۱۷۔ ۴۴ [2] ایضاً ص ۱۲۱۔ ۹۸ [3] ۲۸۱ [4] ایضاً ص ۱۰۷

ہو گی، اہل بدعت، بدعت کو قربت جانتے ہیں، اور وہ لوہا تانبا پہنتے ہیں، ڈاڑھی ترشواتے ہیں، جیسا کہ ملنگ کیا کرتے ہیں، لیکن اس طرح قربت حاصل نہیں ہوتی، بلکہ بعد ضلالت پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ، اے فاتبعونی بالافعال والاقوال والاحوال، یعنی اے محمدؐ! تم لوگوں سے کہدو کہ اگر تم خدا کی محبت کا دعویٰ کرتے ہو، تو تم میرے افعال، اقوال اور احوال کی پیروی کرو، پس اللہ تم کو دوست رکھے گا[1]

حضرت مخدوم جہانیاں خود بھی ہر حال میں اتباع سنت کا خیال رکھتے، اسی لئے احادیث نبویؐ سے غیر معمولی شغف تھا، ان کے ملفوظات کے ایک مجموعہ سراج الہدایہ میں احادیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عنوان سے ایک مستقل باب ہے جس میں مختلف حدیثوں کی تشریح و توضیح ہے[2]، اپنی مجلسوں میں احادیث نبوی کا ذکر باربار فرماتے، اور ان ہی کے مطابق اپنے مریدوں کی تعلیم و تلقین کرتے، احادیث کی کتابوں مثلاً صحاح ستہ مشکوٰۃ المصابیح اور مشارق الانوار کا باضابطہ درس بھی دیتے اپنی روزمرہ زندگی کے تمام معمولات کو بھی احادیث کے مطابق بنانے کی کوشش فرماتے پنجگانہ نمازوں کے علاوہ تہجد، اشراق، چاشت، اوابین تراویح اور دوسری نفل نمازوں میں اتنی ہی رکعتیں پڑھتے جتنی کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھی تھیں[3]، زیادہ تر انہی اوراد و وظائف کی مداومت کرتے جن کا ذکر حدیثوں میں ہے، اپنی عبادت میں ساری رات نہ جاگتے، بلکہ کچھ دیر

---

[1] الدرالمنظوم ص ۲۲۸ [2] مثال کے لئے دیکھو الدرالمنظوم ص ۳۴۸ ۳۶۸ - ۳۵۹ - ۳۶۲ - ۴۰۸ [3] ایضاً ص ۵۶ - ۳۶۵ - ۳۷۵

سو رہتے ، فرماتے کہ جو شخص عبادت میں تمام رات بیدار رہا ، اس نے ترک
سنت کیا کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول تو یہ ہے کہ انا صلی وانا
یعنی میں نماز بھی پڑھتا ہوں ۔ اور سوتا بھی ہوں[1]، کھانا تنہا تناول کرنا پسند نہ کرتے ، بلکہ
تقسیم کرکے کھاتے اور فرماتے حدیث صحاح میں ہے کہ وہ شخص ملعون ہے جو تنہا
کھاتا ہے اور اپنے غلام کو مارتا ہے اور بخل کرتا ہے[2]، آگ کی پکی ہوئی چیزوں کو
کھا کر منہ دھوتے اور کلی کرتے کہ یہ سنت ہے ، کھانا کھا کر دوگانہ شکر ادا کرتے فرماتے
حدیث صحاح میں ہے کہ جو شخص دوگانہ شکر طعام ادا نہیں کرتا ، اور سو رہتا ہے ، اس کا
دل سخت اور سیاہ ہو جاتا ہے[3]، پانی پیتے تو تین سانس میں پیتے اور فرماتے ۔ یہی
حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ تھا[4]۔ رمضان میں سحری کے وقت خلال
ضرور کرتے اور کہتے کہ یہ سنت موکدہ ہے ۔ نشے کے خیال سے پرہیز کرتے ، اور اس
کو مکروہ بتاتے ، اس لئے کہ یہ سنت نہیں ہے[5]۔ ریشمی اور باریک کپڑوں کو نامشروع
سمجھتے ، ایک بار سلطان فیروز شاہ نے ان کی خدمت میں چند قیمتی جوڑے کپڑے
بھیجے ، ان کو دیکھ کر فرمایا ، اگر مشروع ہیں تو پہنوں گا ، ورنہ نہ پہنوں گا ۔ پھر یہ حدیث
پڑھی ، کہ ریشم اور سونا رسول اللہ کی امت کے مردوں پر حرام اور عورتوں کے واسطے
حلال کیا گیا ہے[6]، اسی طرح باریک کپڑوں کے متعلق فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا قول ہے کہ جس کا کپڑا باریک ہوا اس کا دین باریک ہوا[7]، سیدی سنت میں
گریبان کے بغیر کرتے پہنتے ، گریبان دار کرتے پہننا بدعت سمجھتے[8]۔ ایک بار
ایک مرید نے جوتیوں کا ایک جوڑا خدمت میں پیش کیا ، اس کو قبول کرکے فرمایا

---

[1] دلدر المنظوم ص ۱۷۱ [2] ایضاً ص ۷۵ [3] ایضاً ص ۲۴۴ [4] ایضاً ص ۵۸
[5] ایضاً ص ۲۹ [6] ایضاً ص ۲۲۹ [7] ایضاً ۴۳ [8] ایضاً ۲۷ [9] ۲۵ [10] ایضاً ص ۲۴۸

نعلین پہننا سنت ہے، میں نے مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین مبارک کو دیکھا تھا، اور ان کو اپنی آنکھوں پر رکھا تھا[1] جب کوئی ہدیہ پیش کرتا تو کسی نہ کسی صورت میں اس کا بدلہ ضرور دیتے اور فرماتے صحاح میں ہے کہ جو شخص تمہارے لئے کوئی ہدیہ لائے تو تم اس کو بدلہ دو، اگر بدلہ دینے کی قدرت نہیں رکھتے ہو تو اس کے واسطے دعائے خیر کرو، یہاں تک کہ تم کو معلوم ہو جائے کہ دعا ہدیہ کا بدلہ ہو گیا[2] اتباع سنت میں ایندھن بھی باہر سے لانے کی کوشش فرماتے تھے، اسی طرح اور جزوی باتوں میں بھی اتباع سنت کا لحاظ رکھتے چنانچہ مرآۃ الاسرار میں حضرت مخدوم جہانیاں کے ذکر میں ہے،

"در جمیع امور صوری و معنوی قدم بقدم حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم می رفت"

مظہر العجائب

حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی لطائف اشرفی میں فرماتے ہیں کہ حضرت مخدوم جہانیاں سے اتنی کرامتیں صادر ہوئیں کہ متاخرین صوفیہ میں سے کسی سے نہیں ہوئیں اسی لئے وہ مظہر العجائب" اور مصدر الغرائب کہے جاتے تھے[3] لیکن خود حضرت مخدوم جہانیاں ان کرامتوں کو اپنا کوئی شرف اور کمال نہیں سمجھتے تھے، فرماتے ایک ولی کے لئے ممکن ہے کہ وہ ہوا میں اڑے، پانی پر چلے، اس کے لئے زمین اور آسمان کی طنابیں کھنچ جائیں لیکن وہ اس وقت تک ولی نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنی گفتار، رفتار اور کردار میں اپنے پیغمبر یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیرو نہ ہو[4]

---

[1] الدر المنظوم ص ۹۱ ہم [2] ایضاً ص ۷ہم ۵ [3] لطائف اشرفی ج اص ۹۰ [4] الدر المنظوم ص ۵ہم ۱

سیاحت

حضرت مخدوم جہانیاں کی سیاحت کی تفصیل ترتیب کے ساتھ کسی تذکرہ میں نہیں ملتی۔ لطائف اشرفی میں حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی صرف اتنا فرماتے ہیں کہ بہت سے اولیاء اللہ نے معارف و حقائق کی تلاش میں سیاحت کی ہے۔ لیکن مخدوم جہانیاں کی طرح کسی نے سفر نہیں کیا، انھوں نے ربع مسکون کی سیاحت کی، اور شاید ہی کوئی درویش ایسا ہو جس سے انھوں نے فوائد حاصل نہ کیے ہوں[1]، اخبار الاخیار میں اور بھی اختصار سے کام لیا گیا ہے، اور اس میں صرف یہ مرقوم ہے کہ حضرت سید جلال الدین بخاری نے سیاحت بہت کی، اور بہت سے اولیاء اللہ سے نعمت اور برکت حاصل کی[2]۔ خزینۃ الاصفیاء میں ان کی سیاحت کا حال پڑھنے سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ وہ اچہ سے مدینہ منورہ تشریف لے گئے، وہاں دو سال رہ کر گازرون آئے: گازرون سے مصر، شام، عراقین بلخ بخارا اور خراسان کی سیاحت کی، اور چھ بار حج اکبر سے مشرف ہوئے[3]،

حضرت مخدوم جہانیاں نے اپنے ملفوظات میں اپنی سیاحت کا جستہ جستہ حال بیان کیا ہے، اس سے اور کچھ زیادہ تفصیل معلوم ہوتی ہے،

فرماتے ہیں، سلطان محمد تغلق نے مجھ کو شیخ الاسلام مقرر کیا، اور میرے تصرف میں خانقاہیں دیں[4]، میرے مرشد شیخ رکن الدین خواب میں نظر آئے، اور فرمایا کہ تو حج کو چلا جا ورنہ غرق ہو جائے گا، صبح کو شیخ کے امام نے کہا سید جلد

---

[1] لطائف اشرفی ج ۱ ص ۳۹۰ [2] اخبار الاخیار ص ۱۴۲ [3] خزینۃ الاصفیا ج ۲ ص ۵۰ [4] ایضاً ص ۵۸ میں ہے "در عہد سلطان محمد تغلق شیخ الاسلامی و مسند خانقاہ محمدی در سیوستان با مقتضیات بوے مفوض گشت

روانہ ہو جاؤ، شیخ نے اشارہ کیا ہے میں مخدوم والد دامت برکاتہ سے اجازت لینے روانہ ہو گیا، میرے پاس خرچ نہ تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے فتوحات پہنچائیں، ایک شخص حج کو جا رہا تھا، مگر اس کے گھر والوں نے اس کو لوٹا لیا، اس نے زادِ راہ مجھ کو دیدیا، ایک گھوڑا بھی نظر کیا، لیکن میں نے گھوڑا مولانا نظام الدین کو دیدیا وہ مدقوق تھے، میں پیادہ حج کو روانہ ہوا، اور حج سے پہلے پہنچ گیا، اور انواع و اقسام کی نعمتوں سے مشرف ہوا[1]

ایک موقع پر فرماتے ہیں، میں سات سال مکہ معظمہ میں مجاور رہا، وہاں ایک مفسر اور محدث اپنے وعظ میں سات برس تک مسلسل سورہ فاتحہ کی تفسیر بیان کرتے رہے ہیں تو وہاں سے چلا آیا، معلوم نہیں کتنے دنوں تک اور انھوں نے اس تفسیر کو جاری رکھا[2]

مکہ کے قیام میں شیخ مکہ عبداللہ یافعی[3] سے علوم ظاہری و باطنی دونوں حاصل کیئے اور ان سے خرقہ بھی پایا، ملفوظات میں ان کا ذکر بار بار آتا ہے، پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ مدینہ منورہ میں بھی دو سال تک رہے، اور شیخ مدینہ عبداللہ مطری سے علمی و روحانی فیوض حاصل کر کے ان سے بھی خرقہ پایا، مدینہ منورہ کے قیام کے سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ میں تھا تو ایک وقت مسجد نبوی کے امام نہ آسکے، تو شیخ عبداللہ مطری نے مجھ کو امامت کا حکم

---

[1] الدر المنظوم ص ۲۵۵ - ۲۴۵ [2] ایضاً ص ۵۶۷ - ۵۰۸ [3] حضرت سعد یافعی کے صاحبزادے تھے وطن یمن تھا لیکن تمام عمر حرمین شریفین میں رہے، مذہب شافعی رکھتے تھے، تاریخ ریاحی و روضۃ الریاحین کے مصنف ہیں۔ اولیاء اللہ میں شمار کیئے جاتے ہیں، [4] الدر المنظوم ص ۱۶۲

دیا اور فرمایا کہ اسے سید تم امامت کرو، تاکہ یہ شرفا تمھاری اقتدا کرلیں، ورنہ یہ کسی اور کے پیچھے نماز نہ پڑھیں گے، میں نے تکبیر تحریمہ کہی تو ایک صف کھڑی ہوگئی۔ اور جب میں نے سلام پھیرا تو دیکھا کہ تمام شرفا میری اقتدا میں ہیں، شیخ مدینہ نے مجھ سے فرمایا کہ اگر تم امامت نہ کرتے، تو وہ نماز نہ پڑھتے، یا دوسری جگہ جا کر ادا کرتے، یا جب میں نماز پڑھ لیتا تو وہ پڑھتے، وہ جانتے ہیں کہ تم شریف ہو، اور وہ کسی شریف ہی کے پیچھے نماز روا رکھتے ہیں، عجیب گروہ کے لوگ ہیں[۱]

فرماتے ہیں مکہ کے قیام کے ساتویں برس میں فقیہ بصال قطب عدن کی زیارت کے لئے عدن گیا وہ بیمار تھے چند دنوں بعد وفات پائی، وفات کی تیسری رات میں نے حضرت شیخ رکن الدین کو خواب میں دیکھا، آپ نے مجھ کو خرقہ پہنایا اور فرمایا کہ کل فقیہ بصال کی وفات کو تیسرا دن ہے، یہ خرقہ فقیہ بصال کے چھوٹے بیٹے کو پہنا دینا[۲]

فرماتے ہیں، شیخ کہ عبداللہ یافعی، شیخ عبداللہ مطری اور دوسرے مشائخ نے مجھ سے کہا کہ عراق میں شنوکارہ ایک شہر ہے وہاں شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی کے مرید رہتے ہیں۔ ان سے جا کر ملو، میں ان سے ملا: ان کا اسم مبارک شیخ شرف الدین محمود شاہ تستری تھا، جب میں ان کی خدمت میں پہنچا، تو وہ ایک سو تیس سال کے تھے، لیکن ایسے تندرست تھے کہ جمعہ کے دن عصا ہاتھ میں لے کر نماز کو جاتے تھے، میں نے ان سے عوارف پڑھی ہیں ان کے پاس ایک مدت تک رہا، اور جب میں رخصت ہونے لگا تو انھوں نے خرقہ عطا کیا اور خرقہ پہنانے کی اجازت کلی دی[۳]

---

[۱] الدر المنظوم ص ۶۰۷-۶۰۶ [۲] ایضاً ص ۵۵۲-۶۸۰ [۳] ایضاً ص ۵۹۹-۶۹۶

اسی سلسلہ میں فرماتے ہیں۔ میں شیخ رکن الدین کے مرید شیخ امام الدین سے بھی عدن میں ملا۔ ایک مدت تک ان کے پاس رہا۔ وہیں شیخ امین الدین گازرونی کے بھائی شیخ امام الدین سے بھی ملاقات ہوتی رہی ان کو اپنے بھائی شیخ امین الدین سے جو سجادہ، مقراض اور عصا وغیرہ ملا تھا۔ وہ تمام امانتیں مجھ کو دیں۔[1]

شیراز بھی تشریف لے گئے، فرماتے ہیں جس زمانہ میں مکہ معظمہ سے شیراز پہنچا تو وہاں لوگ مجھ سے سبق پڑھنے لگے، اولوالامر کا ذکر آیا تو اس سلسلہ کی کچھ باتیں بادشاہ شیراز کے کان میں پڑیں۔ وہ مجھ سے ملنے آیا اور ایک چاندی کے طشت میں سونے اور چاندی کے سکے لایا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ بیت المال میں تمھارا بھی حق ہے، اس کو قبول کرو میں نے معذرت کی، لیکن اس کا اصرار ہوا، تو میں نے ان سکوں کو قبول کر لیا، میں نے اولوالامر کے بارے میں گفتگو شروع کی، تو گفتگو سن کر بادشاہ نے کہا تم سے جو باتیں سنیں، وہ کسی اور سے نہیں سنی تھیں۔ عجیب وغریب ہیں۔ میں نے اس سے کہا کہ میں نے جو کچھ بیان کیا ہے، وہ مکہ معظمہ کے مفسرین، فقہا اور مشائخ سے سنا ہے، میرے خدمت گزار سید شمس الدین خوش تھے کہ بادشاہ کے دیئے ہوئے سکوں کو جمع کریں گے، لیکن سید شمس الدین کے والد سید حمید الدین آ گئے۔ اور انھوں نے مجھ سے کہا کہ ایک سید پر چار سو ٹنکے قرض ہیں، چار سو ٹنکے تو اس کو دیئے، اور باقی مجھ سے یہ کہہ کر خود لے گئے کہ تم کو بہت فتوح پہنچے گی، واقعی مجھ کو برابر فتوح پہنچتی رہی۔[2]

---

[1] الدر المنظوم ص ۴۵۱ - ۶۶۴۔

ایک جگہ فرماتے ہیں، جس زمانہ میں سفر تھا میں میں ایک پہاڑ پر پہنچا،
تین روز میں اوپر گیا۔ اور تین روز میں نیچے آیا۔ اس پہاڑ پر ایک غار دیکھا اذان
کی آواز سنی تو غار میں گیا، دیکھا کہ ایک بڑی جماعت نماز پڑھ رہی ہے، جب
نماز ختم ہوئی تو میں نے ہر شخص سے مصافحہ کیا، اور جب تمام لوگ چلے گئے تو
ایک شخص وہاں رہ گیا اس کے نزدیک گیا، اور پوچھا یہاں کوئی اور غار نہیں،
پھر اتنے آدمی کہاں سے آتے ہیں، اس شخص نے کہا کہ میں تنہا اس غار میں رہتا
ہوں، اور جو لوگ آتے ہیں، وہ ابدال ہیں اور میری وجہ سے آتے ہیں تاکہ
میں نماز جماعت کے ساتھ ادا کروں، تنہا نہ پڑھوں، میں نے اس سے پوچھا
کہ تم شہر میں کیوں نہیں رہتے، تاکہ لوگ تم سے فائدہ اٹھائیں اس نے جواب
دیا کہ میرے پاس ایک موذی کتا ہے۔ اس کو میں نے قید کر لیا ہے تاکہ وہ
کسی کو کاٹ نہ کھائے، جب یہ نیک ہو جائے گا، تو اس کو آبادی میں
لے جاؤں گا، موذی کتے سے مراد اس کا نفس تھا اس نے اپنے نفس کو برا کہا
اور یہ نہیں کہا کہ لوگ برے ہیں۔ اس لئے میں خلوت میں آکر بیٹھ گیا ہوں[1]
ایک سفر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں سفر میں ایک زرد رو ایک درویش
کے پاس پہنچا۔ میرے پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد وہ غائب ہو گیا، اور پھر
تھوڑی دیر میں وہاں نظر آیا، اس کی آنکھیں اشکبار تھیں، میں نے پوچھا تم کہاں
گئے تھے۔ اس نے جواب دیا عالم ملکوت میں تھا، میں نے دریافت کیا،
تمھاری آنکھوں پر آب کیوں ہیں، ابدالمیں لوگوں کو دیکھ رہا تھا کہ وہ دنیا میں

---

[1] الدر المنظوم ص ۴۳۲ - ۳۰، [2] ایضاً [3] سراج الہدایہ قلمی نسخہ کتبخانہ دیال سنگھ ٹرسٹ ۶۹۲ - ۳۶۹۱ لاہور [4] ایضاً

غرق ہو رہے ہیں اور اپنی خبر نہیں رکھتے میری آنکھیں اشکبار ہو گئیں کہ وہ اپنی چند روزہ زندگی میں ایک مردار پر جان دیتے ہیں ۲ے

فرماتے ہیں، جب میں دمشق پہنچا، تو ایک بڑے درویش سے ملا انھوں نے مجھکو پاس بلایا اور فرمایا ایک روز اصفہان میں تھا، وہاں ایک بزرگ تھے جو بڑے صاحب کشف و کرامات تھے، آٹھ سو سجادہ نشینوں کی زیارت کی تھی، اور ہر ایک سے مستفیض ہوئے تھے، خواجہ شمس العارفین کے نواسے سے بھی استفادہ کیا تھا، انھوں نے ان کو نصیحت کی تھی کہ بادشاہوں، امیروں اور دولت مندوں کی صحبت سے پرہیز کرنا تاکہ آخرت میں نجات ہو ۳ے

اس کے بعد فرماتے ہیں، غزنی میں تھا تو ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی، وہ ایک کتاب پڑھ رہے تھے، میں نے اس میں لکھا دیکھا کہ جو درویش عالم امیروں اور دولتمندوں کی صحبت میں رہتا ہے اس کو قیامت کے روز دوزخ میں جگہ ملے گی ۴ے

فرماتے ہیں، میں شارستان (؟) میں تھا تو ایک چرواہا آیا، اور اس نے مجھ سے کہا۔ اے سید جلال مجھ کو بیعت کیجئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں سب کچھ رکھتا ہوں لیکن کسی سے بیعت نہیں ہے، میں نے اس کی بیعت لی لیکن بیعت ہونے کے بعد وہ میرے سامنے سے غائب ہو گیا، اس نے ابدال کی جماعت میں شرکت کر لی لیکن جب میں مکہ معظمہ پہنچا تو دیکھا کہ وہ مسجد حرام میں معتکف ہے، اس کو دین کے کاموں میں ہوشیار پایا ۔ ۱ے

مراجعت ہند تذکرہ نویس لکھتے ہیں کہ ایک روز شیخ مکہ امام

۱ے سراج الہدایہ قلمی نسخہ کتب خانہ ریاست رام پور

عبداللہ یافعی نے حضرت سید جلال الدین سے خانہ کعبہ میں فرمایا کہ دہلی سے بڑے بڑے مشائخ اٹھ گئے ہیں تاہم ان کی برکت کا اثر شیخ نصیر الدین محمود میں موجود ہے، ان کی ذات بابرکت بہت غنیمت ہے، وہ چراغ دہلی ہیں، اور مشائخ کی رسموں کو زندہ کرنے والے ہیں، حضرت سید جلال الدین نے یہ سنا تو حضرت شیخ نصیر الدین سے ملنے کے مشتاق ہوگئے، اور مکہ معظمہ سے روانہ ہوکر دہلی پہنچے، حضرت شیخ نصیر الدینؒ نے حضرت سید جلال الدین کو دیکھ کر فرمایا، شیخ عبداللہ یافعی کی بدولت تمہارے دیدار سے مشرف ہوا۔ حضرت سید جلال الدین نے عرض کیا شیخ عبداللہ یافعی پر اللہ کی رحمت ہو، کہ ان کی بدولت آپ کی خدمت بابرکت میں پہنچا، حضرت شیخ نصیر الدین محمودؒ نے خوش ہوکر ان کو خرقۂ خلافت مشائخ چشت عطا فرمایا، اور اسی کے بعد وہ یعنی حضرت شیخ نصیر الدین محمودؒ "چراغ دہلی" کے لقب سے مشہور ہوگئے۔

رشد و ہدایت

ہندوستان میں زیادہ تر وطن مالوف اچہ میں قیام رہا۔ کبھی کبھی دہلی اور دوسرے مقامات کو بھی جایا کرتے تھے، لیکن جہاں بھی ہوتے رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری رکھتے، مجلسوں میں زیادہ تر کلام پاک، احادیث نبویؐ اور فقہ پر تقریریں کرتے اور سلوک و معرفت کی تعلیم خالصتہً شریعت کے مطابق دیتے، ان کے ملفوظات کا مجموعہ جامع العلوم ہے جس کا اردو ترجمہ الدر المنظوم فی ترجمہ ملفوظ المخدوم ہے

۱؎ سراج الہدایہ قلمی نسخہ کتبخانہ ریاست رامپور ۲؎ سیر العارفین تا ص ۱۵۶ اخزینۃ الاصفیا ج ۲ ص ۵۹ - ۵۸

ایک عالم اور ایک سالک دونوں کے لئے مفید اور پُر از معلومات ہے، اور آج بھی خاص ذوق و شوق کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، ملفوظات کے ایک دوسرے مجموعہ سراج الہدایہ میں احادیث نبویؐ کی تشریح، فقہی مسائل کی تفریح انبیاء کے قصے، اوراد و ظائف کی تفصیلات کے علاوہ روزمرہ کی ضروریات کے متعلق بھی بہت سی مفید معلومات ہیں۔ مثلاً ایک باب میں چاول، گیہوں، خرما انگور، امرود، خربزہ، انار، اسبغول، الیلہ، کشمش، پیاز، گوشت بیضۂ مرغ، سرکہ اور دودھ وغیرہ کے بھی فوائد بتائے ہیں، جن سے مرید متمتع ہوتے رہتے تھے،

نہ صرف ہندوستان کے مختلف گوشوں بلکہ بیرونی مقامات سے بھی لوگ روحانی و باطنی تعلیمات حاصل کرنے کے لئے آتے، ایک بار خواجہ محمد ظفاری عرب سے آئے اور تہجد کے وقت حجرے میں آکر عربی زبان میں عرض کیا، اے مخدوم میں ایک رات ذکر خفی کر رہا تھا کہ ایک آدمی میرے داہنے طرف سے آیا۔ اور اس نے مجھ سے کہا تو دعا پڑھ کر اے رب تو معبود عالم ہے۔ میں جاہل ہوں، مجھ کو علم دے، تا کہ علم کے ساتھ تیری عبادت کروں، ورنہ ہلاک ہو جاؤں گا۔ خواجہ محمد ظفاری نے حضرت سید جلال الدینؒ سے پوچھا کہ اس واقعہ کی کیا تاویل ہے، جواب میں فرمایا کہ تم ابھی دینی علوم حاصل کر دیئے

ایک بار عراق کے سادات آئے، اور کچھ نذرانے ساتھ لائے، اس وقت عوارف کا درس ہو رہا تھا۔ سادات نے عرض کیا کہ ہم کو قدمبوسی کا

لہ نورالمنظوم ص ۵۸۶؛

اشتیاق تھا، یہ سنکر حضرت مخدوم جہانیاں نے اپنے خادم خاص سے شیرینی لانے کو کہا، اور یہ حدیث شریف پڑھی، کہ جو شخص کسی زندہ آدمی کی ملاقات کو آئے اور اس کے یہاں کوئی چیز نہ چکھے، تو گویا اس نے کسی مردے کی زیارت کی، پھر سادات کو مخاطب کرتے فرمایا تم کو ذوق معنوی وصوری دونوں حاصل ہوگئے، تم نے عوارف کا سبق سنا، اس سے ذوق معنوی حاصل ہوا، پھر مسکرا کر کہا تم نے شیرینی کھائی، اس سے ذوق صوری کی تسکین ہوئی، شیرینی کھلانے وقت فرمایا، جو شخص روزہ دار نہ ہو، وہ کھائے، روزہ دار نہ کھائیں پھر فرمایا، حدیث صحاح میں ہے کہ جب روزہ داروں کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے تو فرشتے ان کی مغفرت کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں، کیونکہ ایسی حالت میں روزہ دار اپنے دل پر جبر کرتے ہیں، اور اسی وجہ سے ان کو ثواب ملتا ہے[1]

ایک بار حدود بخارا سے شیخ زادہ معظم تیس ہمراہیوں کے ساتھ خدمت میں دہلی آئے، حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت بہت خوش ہوکر ان سے بغل گیر ہوئے اور پوچھا کس غرض سے آئے ہو، عرض کیا کہ قدمبوسی اور تربیت حاصل کرنے کے لئے، فرمایا مبارک ہو لیکن بہتر ہے کہ (دہلی) کے شیخ الاسلام (یعنی سلطان فیروز شاہ کے پیر شیخ علاؤ الدین) کے پاس ٹھہرو وہ تمام مشائخ کے سردار ہیں، میں تم کو اپنے یہاں سے جانے کو نہیں کہتا۔ لیکن جہاں تمھیں انشراح حاصل ہو وہیں قیام کرو، شیخ زادہ معظم نے کہا میں تو آپ ہی کے

---

[1] الدر المنظوم ص ۲ - ۱۶۴

قدموں کے سایہ میں ٹھہروں گا، یہ سن کر حضرت مخدوم جہانیاں نے خادم کو کہا کہ ان کو کچھ کھلا دیں تو روزہ سے ہوں گے[1]،

ایک بار کچھ درویش عرب سے آئے، حضرت مخدوم جہانیاں نے ان سے پوچھا کس خاندان سے ہیں، عرض کیا، سیدی احمد کبیر کے خاندان سے فرمایا حضرت سیدی احمد کبیر سے میں نے خرقہ پہنا ہے اور انھوں نے مجھے خرقہ پہنانے کی اجازت دی ہے، وہ صوفی تھے اور سنت کے مطابق کپڑے پہنتے تھے، اس کے بعد درویشوں کو نصیحت کی، کہ تم علم شریعت پڑھو، سنت کے پابند رہو، اور بدعت سے بچو، پھر ان کو توبہ کی تلقین کی، اور خرقہ پہنایا[2]،

دربار شاہی سے تعلقات

پہلے ذکر آچکا ہے کہ سلطان محمد تغلق نے حضرت مخدوم جہانیاں کو شیخ الاسلام بنا کر ان کے تصرف میں چالیس خانقاہیں دی تھیں، لیکن وہ ان کو چھوڑ کر حج کے لئے تشریف لے گئے، خود فرماتے ہیں کہ اگر میں ان خانقاہوں کو چھوڑ کر حج کو نہ چلا جاتا تو مفرور ہو جاتا، اور کیچڑ میں پڑا رہتا[3]،

حج اور سیاحت کے بعد ہندوستان واپس آئے، تو سلطان فیروز شاہ کو ان کی ذات اقدس سے بڑی عقیدت پیدا ہو گئی۔ چنانچہ شمس سراج اپنی تاریخ فیروز شاہی میں رقمطراز ہے۔

"حضرت سید جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ ہر دوسرے

[1] الدر المنظوم ص ۶۵۷ [2] ایضاً ص ۶۵۰-۹ [3] ایضاً ص ۲۴۵،

یا تیسرے سال اوچہ سے سلطان کی ملاقات کے لئے تشریف لاتے، دونوں کے درمیان بید محبت تھی، دونوں اس محبت میں اضافہ کرنے کی کوشش کرتے جب حضرت سید جلال الدین اوچہ سے تشریف لاتے، اور فیروز آباد کے قریب پہنچے تو بادشاہ منڈ تک استقبال کے لئے جاتا، اور جب دونوں میں ملاقات ہوتی تو بادشاہ حضرت سید کو بڑے اعزاز و اکرام سے شہر میں لاتا، وہ کبھی تو منارہ سے متصل کوشک معظم کے اندر شفا خانے میں، کبھی شہزادہ فتح خاں مرحوم کے خطیرے میں قیام فرماتے، جب سید السادات اپنی قیام گاہ سے مقررہ طریقے کے مطابق سلطان فیروز کی ملاقات کے لئے تشریف لاتے، اور جیسے ہی وہ محل حجاب میں پہنچ کر سلام کرتے۔ سلطان اپنے رتبہ کے باوجود تخت گاہ پر کھڑا ہو جاتا، اور بید تواضع کے ساتھ پیش آتا، پھر دونوں جام خانہ کے اوپر جا کر بیٹھتے، جب حضرت سید واپس ہوتے، اس وقت بھی فیروز شاہ جام خانہ کے اوپر تعظیم کے لئے کھڑا ہو جاتا اور جبتک کہ حضرت سید محل جواب تک نہ پہنچ جاتے، اسی طرح کھڑا رہتا۔ یہاں پر حضرت سید سلطان کو سلام کرتے اور سلطان سلام کا جواب دیتا۔ جب حضرت سید نظروں سے غائب ہو جاتے اس وقت سلطان اپنے تخت پر بیٹھتا۔ سبحان اللہ! کیا حسن ادب تھا جو سلطان حضرت سید کے لئے بجا لاتا تھا، سلطان بھی دوسرے تیسرے روز حضرت سید کی قیام گاہ پر ملاقات کے لئے جاتا اور دونوں میں بڑی محبت آمیز گفتگو ہوتی، اوچہ اور دہلی کے باشندے، اپنی اپنی حاجت اور غرض حضرت سید کی خدمت میں پیش کرتے اور اپنے خدام کو حکم دیتے کہ ان باتوں کو قلمبند

کرلیں، اور جب سلطان ملاقات کے لیے آتا تو وہ ضرورت مندوں کے کا غذات اس کی خدمت میں پیش کرتے، سلطان ان کا غذات کو پڑھ کر ہر حاجت مند کی حاجت روائی کرتا، کچھ دنوں قیام فرما کر حضرت سید اوچہ واپس ہوتے تو بادشاہ ایک منزل تک ان کو پہنچانے کے لیے جاتا۔ سنہ ۷۶۴ھ/۱۳۶۲-۶۳ء میں سلطان فیروز شاہ جام اور بابنھ کے خلاف ٹھٹھ پر حملہ آور ہوا، تو حضرت مخدوم جہانیاں ہی کی مساعی جمیلہ سے سلطان اور اہل ٹھٹھ کے درمیان صلح ہوئی۔ شاہی فوج کے محاصرہ سے ٹھٹھ میں قحط پڑنے لگا تو وہاں کے لوگ حضرت مخدوم جہانیاں کی مداخلت کے خواہاں ہوئے، ان کی دعوت پر حضرت مخدوم اچھ سے ٹھٹھ فیروز شاہی لشکر میں تشریف لائے، عفیف کی تاریخ فیروز شاہی میں ہے:

"حضرت سید جب لشکر میں پہنچے تو تمام اہل لشکر نے دل و جان سے قدم بوسی کی کوشش کی۔ حضرت سید نے ان سے فرمایا، بابا، اطمینان رکھو، انشاء اللہ جلد ٹھٹھ میں فتح ہوگی۔ جب آگے بڑھے تو سلطان فیروز نے نہایت خلوص اور عقیدت سے استقبال کیا اور بہت ہی اعزاز و اکرام کے ساتھ لشکر میں لایا، دونوں نے مصافحہ کیا۔ حضرت سید جلال الدین نے فرمایا، ایک پارسا اور صالحہ عورت ٹھٹھ میں موجود تھی۔ اسکی دعا کی برکت سے ٹھٹھ فتح نہیں ہوتا تھا، میں خدا کی بارگاہ میں دعا کرتا تھا لیکن

وہ پاک دامن درمیان میں حائل ہو جاتی تھی۔ اب تین روز ہوئے کہ اس عورت نے جنت کی راہ لی اور امید ہے کہ ٹھٹھہ جلد فتح ہو جائے گا اہل ٹھٹھہ کو معلوم ہوا کہ حضرت سید جلال الدین شاہی لشکر میں تشریف رکھتے ہیں تو انکی خدمت میں متواتر پیامات روانہ کئے اور اپنی مصیبتوں کا اظہار کیا حضرت سید نے بھی اہل ٹھٹھہ سلطان سے کہہ کر ان کو مطمئن کیا اور سلطان فیروز شاہ نے بھی اہل ٹھٹھہ کو ان کے مطالبات سے دو چند عطا فرمایا۔ (ص ۴۲ ۱۴۲)

ایک بار ۷۸۱ھ میں حضرت مخدوم جہانیاں نے دہلی کو اپنی آمد سے شرف بخشا اس وقت سلطان فیروز شاہ سومانہ کی مہم میں دارالسلطنت سے باہر تھا، اس لئے حضرت مخدوم جہانیاں کو سلطان کی ملاقات کے لئے دہلی میں دس مہینے رکنا پڑا، اس اثناء میں دہلی کے باشندے اور دوسرے مقامات کے لوگ خدمت میں حاضر ہو کر ہر قسم کے مذہبی اور روحانی فیوض حاصل کرتے رہے، مجلسوں میں کبھی درس و تدریس ہوتی کبھی شرعی اور فقہی مسائل کی تشریح ہوتی، کبھی اخلاق و معاشرت کو سنوارنے کی تعلیم دی جاتی اور کبھی صوفیانہ غوامض و دقائق بیان کئے جاتے ان تمام ملفوظات کو حضرت مخدوم جہانیاں کے ایک مرید سید علاء الدین علی بن سعد حسینی نے جامع العلوم کے نام سے مرتب کیا تھا جس کا اردو ترجمہ الدر المنظوم کے صفحہ ۸۵۵ پر مشتمل ہے۔

سلطان کی عدم موجودگی میں وزراء اور شہزادے سے ہر قسم کی خاطرہ

تواضع میں لگے رہے، سلطان فیروز شاہ کا لائق وزیر خانجہاں قدمبوسی کے لئے آیا، تو اثنائے گفتگو میں اس کو نصیحت کی کہ وہ عدل و انصاف میں شریعت کا دامن کسی حال میں نہ چھوڑے، خانجہاں دوسری مرتبہ آیا تو بادشاہ کی طرف سے چونتیس جوڑے کپڑے لایا، حضرت مخدوم نے ان کو دیکھ کر فرمایا، اگر مشروع ہیں تو پہنوں گا، ورنہ بچوں کی والدہ کے لئے رکھ چھوڑ دوں گا، خانجہاں نے قسم کھائی کہ مشروع ہیں، حضرت مخدوم جہانیاںؒ کو جب اطمینان ہو گیا تو کپڑے قبول کر لئے، اور فرمایا میں بادشاہ کا دیا ہوا کپڑا پہن لیتا ہوں کہ بادشاہ کا حکم بجا لانا واجب ہے[1]

دہلی ہی کے قیام کے زمانہ میں حضرت مخدوم جہانیاں کے ایک بھائی سید صدر الدین سلطان فیروز شاہ سے جا کر شاہی لشکر میں ملے، وہاں سے حضرت مخدوم جہانیاں کے پاس آئے تو عرض کیا کہ سلطان نے ان کو ایک گاؤں، دو ہزار تنکے اور خلعت عطا کی[2]

ایک بار ایک شخص نے آکر عرض کیا کہ میں نے حج کی نیت کی ہے آپ سلطان کو لکھ دیں کہ مجھ کو زاد راہ عنایت کرے، یہ سن کر منشیوں سے فرمایا، سلطان کو لکھ دو، لیکن یہ بھی فرمایا کہ فقہ میں ہے کہ جو شخص بادشاہوں سے خرچ لے کر حج کو جاتا ہے اس کا حج قبول نہیں ہوتا[3]

اسی قیام کی مدت میں عید الاضحیٰ بھی آگئی، حضرت مخدوم جہانیاں

---

[1] الدر المنظوم ص ۱۳ [2] ایضاً ص ۱۴۳ [3] ایضاً ص ۲۵۰،

نے عیدالاضحیٰ کا دن جس طرح گزرا، اس کی تفصیل ناظرین کے لئے دلچسپی سے خالی نہ ہوگی،

عیدالاضحیٰ کی صبح صادق ہوئی تو صبح کی نماز ادا کی، نمازوں سے اسمائے الٰہی کے ورد سے فارغ ہوئے تو طلوع آفتاب سے پہلے مصلّیٰ سے اٹھے، غسل فرمایا، اور جب آفتاب کسی قدر بلند ہوا تو پالکی میں سوار ہو کر عیدگاہ کی طرف روانہ ہوئے، معتقدین بھی ساتھ تھے، تکبیر کہتے جاتے اور ہمراہیوں سے بھی تکبیر کہلواتے، راستہ آہستہ آہستہ طے کرتے، عیدگاہ کے قریب پہنچے تو پالکی سے اتر پڑے، تازہ وضو کیا، ریش مبارک میں کنگھی کی، پھر مسجد میں داخل ہوئے، اس وقت تک کچھ زیادہ لوگ نہیں آئے تھے محراب کے سامنے پہلی صف میں جاکر تشریف فرما ہوئے، معتقدین پیچھے بیٹھ گئے، فجر کی نماز کے بعد کے اوراد و وظائف پڑھتے رہے، خطیب نے آنے میں تاخیر کی تو فرمایا، بقرعید کی نماز جلد ہونی چاہیے تاکہ قربانی جلد ہو اور جانور بیچارے قید میں نہ بندھے رہیں، ذبح ہو کر وہ اپنی منزل مراد کو پہنچ جائیں، پھر خادم خاص کو بلا کر کہا کہ "داروغہ بطبخ سے تاکید کر دو کہ سلام پھیرتے ہی جاکر قربانی کرے، تاکہ ہم یاروں کے ساتھ قربانی کے گوشت سے افطار کریں، اس لئے کہ یہ مستحب ہے، اس اثنا میں سلطان فیروز شاہ کا وزیر خانجہاں آیا، اس کو دیکھ کر پوچھا کہ تمھاری قبا مشروع ہے، جواب دیا مشروع ہے، پھر پوچھا، موسے بند سوتی ہے یا ریشمی، جواب دیا سوتی

لہ الدر المنظوم ص ۳۵۵،

پھر فرمایا، تم اپنے بال کے جوڑے کھول کر آگے ڈال دینا، ورنہ نماز مکروہ ہو جائے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے، تم اپنے بال کو کھول دو تاکہ وہ بھی تمہارے ساتھ سجدہ کریں، اسی سلسلہ میں فرمایا، بعض نادان ریشم کے کپڑے پہن کر نماز پڑھتے ہیں۔ ایسی نماز اس کے منہ پر ماری جاتی ہے، اسی درمیان میں سلطان فیروز شاہ کے قاضی القضاۃ صدر جہاں نے قدمبوسی حاصل کی اور نماز کے بعد اپنے یہاں مدعو کیا۔ نماز شروع ہوئی تو خطیب سے دوسری رکعت کی تکبیروں میں سہو ہو گیا۔ نماز کے بعد علماء نے سہو کے بارے میں حضرت مخدوم جہانیاںؒ سے رجوع کیا، فرمایا عیدین کی تکبیریں واجب ہیں۔ مناسب تو یہ ہے کہ نماز پھر سے پڑھی جائے لیکن مجمع کثیر ہے، اعادہ میں لوگوں کو زحمت ہو گی اس لئے اعادہ کی ضرورت نہیں، خطیب کے خطبہ کے بعد حضرت مخدوم نے چار رکعت نماز پڑھی، اور اپنے ہمراہیوں سے بھی پڑھوائی، ابھی وہ نماز پڑھ ہی رہے تھے کہ دست بوسی کے لئے لوگوں کا ہجوم ہوا، ہر طرف ایک شور برپا ہو گیا، مشکل سے پالکی لائی گئی، اور جب پالکی پر سوار ہو کر روانہ ہوئے تو لوگ پالکی کے ساتھ دوڑتے تھے کوئی پالکی کو چومتا، اور کوئی پالکی اٹھانے والوں کو چومتا، ہجوم زیادہ بڑھا تو خدام نے لوگوں کو منتشر کیا، کہ ہجوم کی کثرت سے کوئی ہلاک نہ ہو جائے۔ صدر جہاں بھی پالکی کے ساتھ ساتھ تھے، اور جب ان کے گھر پہنچے تو وہاں ائمہ، علما، قضاۃ، صدور اور دوسرے اکابر پہلے سے موجود تھے، انہوں نے اٹھ کر تعظیم کی، اثنائے گفتگو

ہیں حضرت مخدوم نے صدر جہاں کو مخاطب کر کے فرمایا کبر اکبار ربد کہتے ہیں۔ ان کو منع کرو، یہ لفظ کفر کا ہے۔ اکبار شیطان کے ناموں میں سے ایک نام ہے، پھر فرمایا مستحب یہ ہے، کہ موذن صاحب علم اور مفتی ہو تاکہ فتویٰ بھی دے سکے۔ گفتگو مختلف موضوع پر ہوتی رہی۔ اس کے بعد اشراق پڑھ چکے تو صدر جہاں نے شربت کا ایک پیالہ پیش کیا، شربت دیکھ کر فرمایا عید الاضحیٰ میں قربانی کے گوشت سے افطار کرنا سنت ہے، صدر جہاں نے فوراً کباب کی ایک سیخ منگوائی، اسی سے افطار کیا، اور ہمراہیوں کو بھی افطار کرنے کو کہا، اس کے بعد صدر جہاں نے دستر خوان بچھوایا، کھانے کے بعد تمام لوگ رخصت ہوئے[1]

سلطان فیروز شاہ جب مہم سے واپس آیا تو اس نے شہزادہ محمود خاں کو حضرت مخدوم جہانیاں کے پاس بھیجا کہ ان کو جا کر شاہی محل میں لے آئے۔ تاکہ ان کی زیارت جلد ہو سکے، لیکن حضرت مخدوم جہانیاںؒ کے ساتھ بہت سے لوگ تھے، اس لئے انھوں نے شاہی محل میں جانا پسند نہیں فرمایا۔ شہزادہ محمود خاں جب رخصت ہونے لگا، تو حضرت مخدوم جہانیاں نے اس کو کلاہ پہنائی اور کچھ شیرینی بطور تبرک دی۔ سلطان فیروز شاہ نے پھر اور دوسرے شہزادوں اور ارکان سلطنت کو بھیجا کہ وہ شاہی محل میں ضرور تشریف لائیں۔ چنانچہ اس اصرار کے بعد وہ شاہی محل میں منتقل ہو گئے، جہاں شہزادے اور عمائدین سلطنت برابر خدمت میں حاضر رہتے تھے[2] ایک روز شہزادہ

---

[1] الدر المنظوم ص ۶۴ - ۵۲ [2] ایضاً ۹۹ - ۹۰ [3] ایضاً ص ۸۰،۸۱

مبارک خاں اپنے لڑکوں کے ساتھ قدمبوسی کے لئے آیا، تو اس کی ٹوپی پر نظر پڑی، فرمایا ایسی ٹوپی پہننا روا نہیں، لڑکے بھی اسی طرح کی ٹوپی پہنے ہوئے تھے، ان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ تو بچے ہیں ان سے تو مواخذہ نہیں ہوگا، لیکن ان کے ولی سے باز پرس ہوگی۔[۱]

ایک روز جامع مسجد میں نماز پڑھنے تشریف لے گئے، تو موذن نے اذان میں اکبر کی جگہ "اکبار" کہا، فرمایا یہ کفر ہے سید الحجاب اور عید جہاں کی توجہ اس طرف دلائی سلطان کو خبر ہوئی تو موذن کو طلب کیا، اور اس کی جان کے لالے پڑ گئے، موذن حضرت مخدوم جہانیاں کی خدمت میں حاضر ہوا، اور شاہی عتاب کا ذکر کیا، حضرت مخدوم نے اس کی دلجوئی کی، اور فرمایا میں سلطان سے کہوں گا کہ تمہاری روٹی موقوف نہ کرے لیکن اکبار نہ کہنا، اور نہ حی علی الصلوٰۃ کے بجائے حیا علی الصلوٰۃ کہنا کیونکہ اس سے معنی بدل جاتے ہیں۔

کئی بار سلطان فیروز شاہ نے بھی حاضری دی، پہلی دفعہ آیا۔ تو حضرت مخدوم جہانیاں اشراق کی نماز پڑھ رہے تھے، جب تک نماز پڑھتے رہے، سلطان کھڑا رہا اور جب نماز سے فارغ ہوئے، تو دونوں نے بڑی گرمجوشی سے مصافحہ کیا۔ سلطان نے پھولوں سے بھری ہوئی ایک ٹوکری پیش کی، حضرت مخدوم جہانیاں نے ان پھولوں کو حاضرین میں تقسیم کر دیا، پھر سلطان کے آنے کا شکریہ ادا کیا، اور دعائیں دیں، اس کے بعد ساتھیوں سے دو رکعت نماز نفل نماز با جماعت ادا کرنے کو کہا، مولانا

سراج الدین نے امامت کی، سلطان بھی جماعت میں شریک ہوا۔ نماز ختم ہو گئی تو حضرت مخدوم جہانیاں نے فرمایا، امام شافعیؒ کے نزدیک نفل نماز جماعت کے ساتھ ادا کی جا سکتی ہے، پھر فقہ کی کتاب کافی کا حوالہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا عبادات میں غیر کے مسلک پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ یعنی اگر کوئی حنفی ہے تو شافعی کی عبادات میں شریک ہو سکتا ہے، لیکن معاملات میں غیر مسلک پر عمل کرنا بالکل جائز اور درست نہیں، اس کے بعد سلطان سے نماز کی نیت خانہ کعبہ کی زیارت، حضرت شیخ بہاء الدینؒ کی بزرگی، خرقہ مشائخ، دشمن نفس وغیرہ پر گفتگو رہی، اسی اثناء میں حضرت شیخ بہاء الدین زکریا کے پوتوں اور دوسرے لوگوں کے لئے سلطان سے کہہ کر وظائف مقرر کرا لئے، جب سلطان رخصت ہونے لگا تو اس نے حضرت مخدوم جہانیاں سے اپنے پوتوں کے لئے دعائیں کرنے کو کہا۔ انھوں نے ان کے لئے وہی دعائیں کیں جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچوں کو دیا کرتے تھے، سلطان کو رخصت کرنے کے لئے حضرت مخدوم جہانیاں نردبان سے نیچے آنا چاہتے تھے، لیکن سلطان نے دست مبارک پکڑ کر نیچے آنے سے روکا۔ حضرت مخدوم نے کہا۔ تم جب مجھ سے ملنے آتے ہو تو کچھ تو تمہاری تعظیم کروں، سلطان نے کہا واجب التعظیم تو آپ ہی ہیں، میں تعظیم کا مستحق نہیں، سلطان جا چکا تو اس کے ساتھ آنے والے ارکانِ سلطنت بھی اسی طرح تعظیم و تکریم کا اظہار کرتے ہوئے رخصت ہوئے۔

۱؎ الدر المنظوم ص ۸۲۶۔

سلطان دوسری دفعہ آیا تو اس ملاقات میں کسی موقع پر حضرت مخدوم جہانیاں نے بعض اشعار پڑھے، جو سلطان کو پسند آئے، اُن کو خود بھی لکھا اور سید الحجاب سے بھی لکھوایا، وہ اشعار یہ ہیں :-

همت بس بلند روزی کن — کہ من از تو ہمیں ترا خواہم
ہر آنکہ غافل از دے یکزمان ست — دراں دم کافر ست اما نہان ست
مبادا غائبے پیوستہ باشد — در اسلام بروئے بستہ باشد
حضوری بخش اے پروردگارم — کہ من غائب شدن طاقت ندارم

فیروزآباد یعنی دہلی سے رخصت ہوتے وقت دو روز پہلے لوگوں کے ہجوم سے بچنے کی خاطر سلطان خانہ کی مسجد میں جمعہ کی نماز ادا کی، نماز کے بعد سلطان سے ملے، بعض فقہی مسائل پر گفتگو ہوئی، پھر لوگوں نے کچھ عرضداشتیں سلطان کی خدمت میں پیش کیں، جن کو اس نے قبول کیا۔ اسی اثناء میں سلطان خانہ میں آخری ملاقات کے لئے لوگوں کا ہجوم بڑھا تو حضرت مخدوم جہانیاں نے ایک دریچہ سے روئے مبارک نکال کر لوگوں سے فرمایا۔ السلام علیکم، میں نے تمہارے بھائی (یعنی سلطان) اور تمہارے دین کو خدا کو سونپا، تم بھی مجھ کو خدا کو سونپو۔ پھر لوگوں کے لئے دعائیں کیں، اتوار کے روز اشراق کے بعد فیروزآباد سے نکل کر کوشک شیکار عرف جہاں نما آئے، اس وقت سلطان کی طرف سے کھانا آیا۔ حضرت مخدوم جہانیاں نے ایام بیض کا روزہ رکھا تھا، لیکن اور لوگوں نے کھانا کھایا، اس موقع پر فرمایا مقطع اور دوسرے ملوک کو رشوت

لے الدر المنظوم ص ۵۵-۱۸۵۱

دنیا یا ان کی مالی مدد کرنا بالکل جائز نہیں، بادشاہ کے لئے بھی یہ باتیں حرام ہیں، ہدیہ لینا روا بلکہ سنت ہے، بشرطیکہ یہ ہدیہ رشوت نہ ہو، کسی احسان یا معاوضہ کی خاطر نہ دیا گیا ہو۔ صرف خدا کی خوشنودی کے لئے پیش کیا گیا ہو، البتہ ہدیہ میں کفار کا کھانا قبول کرنا ممنوع ہے۔

کچھ لوگ ساتھ تھے، تہجد کے وقت ان کو رخصت کیا، لیکن پھر بھی کچھ رہ گئے، چاشت کی نماز کے وقت چھوٹے شہزادے سے رخصت کرنے کے لئے آئے، ان کے جسم پر ریشم کا لباس دیکھ کر فرمایا ریشم کا لباس پہننا حرام ہے۔ اس لباس کے پہننے کا وبال چھوٹے شہزادوں کے ولی پر ہوگا، پھر ۱۷ محرم ۷۸۲ھ کی صبح کی نماز کے بعد اچہ کی طرف روانہ ہوگئے بعض معتقدین نے قدم چومنا چاہا، لیکن چومنے نہ دیا۔[1]

فیروز شاہ پر بزرگانِ دین کے تاثرات

حضرت مخدوم جہانیاں کی صحبت سے سلطان فیروز میں جو جلا ہوئی اس کے اثرات اس کی زندگی کے مختلف پہلوؤں میں ظاہر ہوتے رہے۔ وہ حضرت فرید الدین گنج شکرؒ کے نواسے شیخ الاسلام شیخ علاء الدین کا مرید تھا، لیکن اپنے تمام معاصر مشائخ و صوفیہ سے بھی بڑی عقیدت و محبت کے ساتھ ملتا رہا، انھوں نے جو نصیحتیں کیں ان پر عمل کرنے کی بھی کوشش

[1] تفصیل کے لئے دیکھو سہ صدی مکتوبات ص ۹۳ - ۹۹۲ و تاریخ فیروز شاہی از شمس سراج عفیف ص ۴۹ - ۷۰ - ۱۳۲۸ - ۱۳۱

سراج عفیف کی تاریخ فیروز شاہی میں ہے:۔

"سلطان نے اپنے تمام عہد حکومت میں اولیائے
کرام کی متابعت کی، آخر زمانے میں مخلوق بھی ہو گیا
تھا، اس نے ہر وقت مشائخ کی پیروی کی۔ اور
ان کی محبت کا دم بھرتا رہا۔" (ص ۱۷۳)

سلطان حضرت شرف الدین احمد منیریؒ حضرت چراغ دہلی، اور
حضرت قطب الدین منورؒ کے پند و نصائح سے بھی مستفیض ہوتا رہا ہے، اور ان تمام
بزرگان دین ہی کے فیض و برکات کی وجہ سے اس میں شریعت اور سنت کی
پابندی کا جذبہ پیدا ہوا، اور اس نے اپنے دور حکومت میں شریعت کے احیاء
اور بدعات کے قلع قمع کرنے میں پوری کوشش کی، اسی سلسلہ میں نے ایک رسالہ
فتوحات فیروز شاہی قلمبند کیا، اس کا آغاز اس طرح کرتا ہے:۔

"حمد بے حد اور شکر بے شمار اس غافر غفور و شکور کا ہے جس
نے مجھ بیچارے مسکین فیروز دین رجب محمد شاہ بن تغلق
شاہ کے غلام کو سنت رسول کو زندہ کرنے، بدعتوں کو
مٹانے، بری باتوں کو دور کرنے، حرام چیزوں کو روکنے
اور فرائض و واجبات کی پابندی کی توفیق بخشی"۔

فیروز شاہ نے شریعت کی پابندی کی خاطر جو اقدام کئے اس کی پوری
تفصیل فتوحات فیروز شاہی میں ملے گی، ایک جگہ رقمطراز ہے:۔

"گزشتہ زمانے میں بیت المال میں نامشروع اور حرام مال جمع کیا جاتا

تھا، مثلاً گاڑیوں کی منڈی، دلالوں کے بازار، قصاب، طرب و نشاط، پھولوں کے فروخت، پان، غلہ، مچھلی، ندافی، صابون سازی، ریسمان فروشی، روغن گری، خشک چنے، تہ بازاری، قمار بازی، دادبگی، چرائی وغیرہ پر چنگی لے جاتی تھی، ہم نے دفاتر و دیوان کو ہدایت کر دی کہ ان تمام چنگیوں کی وصولی ختم کر دیں، اور کوئی وصول کرے تو اس کو سزا دیں، اور بیت المال میں جو مال آئے، وہ شرع مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کتب دینیہ کے مطابق ہو، اور وہ یہ ہیں، خراج آراضی، عشور، زکوٰۃ، جزیہ لاوارثوں کا مال، غنیمت اور معدنیات کا خمس، اور جو مال کلام پاک کے حکم کے مطابق نہ ہو، وہ بیت المال میں جمع نہ کیا جائے۔[1]"

معاشرتی اصلاح کے سلسلہ میں اس کی مساعی جمیلہ ملاحظہ ہوں:-

"شہر کے مسلمانوں میں ایک ایسا رواج ہو گیا تھا، جس کو اسلام جائز نہیں رکھتا ہے متبرک دنوں میں عورتیں پالکی، چھکڑے، ڈولے، گھوڑے اور اونٹ پر سوار ہو کر یا پیادہ جوق جوق شہر سے باہر آتی تھیں، اور مزاروں پر جاتی تھیں بدمعاش اور اوباش لوگ اپنی نفسانی خواہشوں کی خاطر ان عورتوں کو چھیڑ کر فتنہ و فساد پیدا کرتے تھے، عورتوں کا باہر جانا شرعاً ممنوع ہے، ہم نے حکم دیا کہ کوئی عورت مزار کی زیارت کو نہ جائے، اگر کوئی جائے تو اس کی سزا کی جائے، حق تعالیٰ کی عنایت سے اب مخدرات اور مستورات باہر نہیں آتی ہیں، اور نہ زیارت کو جاتی ہیں، اب یہ بدعت دور ہو گئی ہے[2] کھانے پینے، لباس و پوشاک اور روزمرہ کی دوسری چیزوں میں بھی شریعت کی پابندی کا لحاظ رکھا، چنانچہ لکھتا

[1] فتوحات فیروز شاہی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ص ۶ [2] فتوحات فیروز شاہی ص ۱۰

ہے :-

"گزشتہ زمانے میں دستور یہ تھا کہ چاندی اور سونے کے برتنوں کو دسترخوان پر استعمال کرتے تھے، اور تلواروں کے قبضہ اور ترکش کو سونے سے مرصع کرتے تھے، اس کی ممانعت کر کے میں نے اپنے ہتھیاروں کو شکاری جانور کی ہڈی سے مرصع کیا، اور وہ برتن استعمال کیئے جو شریعت میں جائز ہیں۔

گزشتہ زمانہ میں یہ دستور تھا کہ کپڑوں پر تصویر بناتے تھے، اور ان کو شاہی خلعت کے طور پر لوگوں کو پہناتے تھے، اسی طرح لگام، زین، سواری کے پٹہ، عود کی انگیٹھیوں طشت، پیالہ، صراحی، لوٹا، خیموں، پردوں، تخت کرسی، اور تمام ساز و سامان پر تصویریں بناتے تھے، خدا کے حکم و ہدایات کی بنا پر میں نے حکم دیا کہ ان چیزوں سے ان تصویروں کو مٹادیں، اور جو چیزیں شریعت میں جائز ہیں ان کو بنائیں، اور گھروں اور محلوں اور دیواروں پر جو تصویریں بنائی گئی ہیں ان کو بھی مٹادیں۔

اس سے پہلے بڑے لوگوں کا لباس ریشمی اور زردوزی کا ہوتا تھا، جو شرعاً جائز نہیں، خدا کی توفیق سے تمام لباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے موافق ہوگئے، اور زردوزی کے جھنڈے اور زربفت کی ٹوپیاں جن کا عرض چار انگل سے زیادہ نہ ہو جائز قرار دی گئیں، اور جو لباس خلاف شریعت اور ناجائز تھے وہ مٹائے گئے[۱]"

مندرجہ بالا تمام حقائق کی تصدیق شمس سراج عفیف بھی کرتا ہے

---

[۱] فتوحات فیروز شاہی ص ۱۳، و ۱۴۔

اپنی تاریخ فیروز شاہی میں رقمطراز ہے"[1]۔

"سلطان فیروز شاہ نے خدا کی عنایت و مہربانی سے ممالک محروسہ سے تمام غیر مشروع امور کو جو خلاف احکام شرع ملک میں رائج تھے، دور کیا، فیروز شاہ نے ہر رسم و رواج کو جو خلاف شرع نظر آیا، قطعاً موقوف کر دیا۔

سلاطین کے خلوت خانہ میں مصور نقاشی کیا کرتے تھے، تاکہ فتوحات کے وقت بادشاہ کی نظر ان تصاویر پر پڑے، فیروز شاہ نے خوف خدا کی وجہ سے حکم دیا کہ اس خلوت خانہ میں اس قسم کی نقاشی نہ کی جائے، بلکہ بجائے تصاویر کے باغات و مناظر قدرت کے نقش و نگار بنائے جائیں۔

سلاطین قدیم کے محلات میں لوہے، تانبے، چاندی اور سونے کے بت اور دوسری عورتیں رکھی جاتی تھیں، بادشاہ نے ان کو خلاف شرع خیال فرما کر ان کو دور کیا، اسی طرح پہلے سلاطین سونے اور چاندی کے ظروف میں خورد و نوش کرتے تھے، لیکن فیروز شاہ نے ان کو بھی خلاف شرع خیال کر کے اپنے یہاں سے علیحدہ کر دیا، اور پتھر اور مٹی کے برتن استعمال کرنے شروع کئے، اسی طرح مراتب کے علم و نشانات پر تصویریں بنائی جاتی تھیں

---

[1] تاریخ فیروز شاہی ص ۲، ۳ نیز دیکھو اردو ترجمہ (جامعہ عثمانیہ) ص ۴ ۲۵ بعض تذکروں مثلاً خزینۃ الاصفیاء (ج ۲ ص ×) اور مراۃ الاسرار، (ص ۳۸۵ قلمی نسخہ دار المصنفین) میں ہے کہ سلطان ابراہیم شرقی ؒ، جونپور حضرت مخدوم جہانیاں کا ذکر ... سلطان ابراہیم ۸۰۲ھ میں تخت پر بیٹھا، اور حضرت جہانیاں کی وفات ۷۸۵ھ میں ہوئی۔

بادشاہ نے اس رسم کو بھی قطعاً موقوف کر دیا، وجہ یہ ہے، کہ علماء مشائخ ہر وقت بادشاہ کے قریب رہتے تھے، اسی لئے فیروز شاہ کو ہمیشہ مکروہ و حرام اشیاء و افعال کا علم رہتا تھا، بلکہ یہ مقدس گروہ ممالک محروسہ کے ہر محصول کے متعلق جواز و عدم جواز کی رائے سے بادشاہ کو مطلع کرتا تھا، اور فیروز شاہ ہر نا مشروع محصول سے دستکش ہو جاتا اور اس طرح بے حد نقصان برداشت کرتا تھا[۱]

فیاضی

بادشاہ یا معتقدین کی طرف سے حضرت مخدوم جہانیاں کے پاس ہدیے آتے تو ان کو قبول کر لیتے، ایک موقع پر فرمایا، کہیں سے فتوح آجاتی ہیں تو میں قبول کر لیتا ہوں کیونکہ شیخ مکہ عبداللہ یافعی[۲] شیخ مدینہ عبداللہ مطری[۳] اور دوسرے مشائخ نے فرمایا کہ فتوح قبول کر کے دوسروں تک پہنچا دو، اور کچھ اپنی ضرورت کے لئے بھی رکھو[۴]، اسی پر برابر عمل رہا،

مکہ معظمہ سے شیراز تشریف لے گئے تو ایران کے بادشاہ نے سونے اور چاندی کے سکے طشت میں پیش کئے، لیکن یہ تمام سکے ان ہمراہیوں کو دیدیئے، جو مقروض تھے[۵] شیراز ہی میں ایک شاگرد نے جو حضرت مخدوم جہانیاں سے مصابیح پڑھتا تھا، کئی ہزار دینار پیش کئے، لیکن یہ تمام دینار ان ہمراہیوں کے حوالہ کر دیئے، جن کو اپنی لڑکیوں کی شادیاں

---

[۱] الدر المنظوم ص ۲۳۸ [۲] ایضاً ص ۴۶۴ [۳] ایضاً ص ۴۵۲ [۴] ایضاً ص ۴۸۰، [۵] ایضاً ص ۱۷۸،

انجام دینی تھیں ۳؎

رشد و ہدایت کے زمانے میں دن بھر جتنی چیزیں آتیں، امداءت تک تقسیم کر دی جاتیں، یہاں تک کہ خانقاہ میں پانی بھی نہیں رہتا، فرماتے ہی ترک و تجرید باطن میں محبت پیدا کرتی ہے، پھر محبوب کے سوا کسی اور چیز کی طلب نہیں ہوتی ۴؎

جب کوئی چیز پاس نہیں ہوتی تو قرض لے کر مدد فرماتے، ایک بار ایک وظیفہ خوار سید شمس الدین مسعود عراقی نامی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آج ان کو وظیفہ نہیں ملا ہے، خادم خاص کو بلا کر پوچھا تو اس نے کہا کہ ابھی تک کہیں سے فتوح نہیں آئی ہے، فرمایا بقال سے قرض لے کر وظیفہ دیدو، سید شمس الدین مسعود عراقی نے کہا کہ کافر سے قرض لینا لینا مکروہ ہے، فرمایا حاجت کے وقت مسلمان اور کافر سے قرض لینا درست ہے ۵؎

ایک بار ایک سید آئے، انھوں نے اپنے "کفن کا کپڑا مانگا اس وقت کوئی کپڑا نہ تھا، اور نہ دام تھے، جاڑے کا بستر موجود تھا خادم سے فرمایا جاڑے کا موسم ختم ہو چکا ہے، بستر سے روئی نکال لو، اور کپڑا کفن کے لئے دیدو، روئی بیچ کر دام رکھ لو تاکہ درویشوں کے وظیفے کے لئے کام آئے، یہ کہہ کر نماز پڑھنے لگے، خادم خاص نے ایسا ہی کیا، اور کہنے لگا قطب عالم کیسی شفقت رکھتے ہیں، پھر یہ آیت پڑھی،

۳؎ الدر المنظوم ص ۶۸ ۴؎ ایضاً ص ۱۸۷،

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ حضرت مخدوم جہانیاںؒ نے یہ آیت سنی تو نماز توڑ دی اور فرمایا یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں ہے، کسی اور کے لئے نہیں ہو سکتی ہے۔

ایک بار ایک عرب آیا اس نے کہا کہ میں لکھنوتی کی طرف جانا چاہتا ہوں، مجھ کو زادراہ اور کپڑے دیجئے، اسی وقت ایک مرید ایک طشت میں بھر کر مصری تحفہ لایا، حضرت مخدوم جہانیاں نے عرب سے کہا کہ تم یہ لے لو، اس نے لے لیا، پھر کپڑے کا طلبگار ہوا، جسم مبارک پر جو کپڑا تھا، وہ کسی نے عاریۃً پہنا دیا تھا کہ وہ تبرک ہو جائے اس لئے عرب سے فرمایا کہ یہ کپڑے میری ملک ہوتے تو میں تمکو دیدیتا، لیکن وہ عرب کسی طرح راضی نہیں ہوتا تھا۔ خادموں نے اس پر غصہ کا اظہار کیا۔ عرب نے کہا اے مخدوم آپ کے خادم مجھ کو مارنا چاہتے ہیں فرمایا اگر وہ تمہیں ماریں تو مجھے مار ڈالنا میں نے اپنا خون تجھے معاف کیا، اور اپنی گردن مبارک جھکا دی۔ عرب یہ خلق دیکھ کر بیحد متاثر ہوا اور قدموں پر گر پڑا، حضرت مخدوم جہانیاںؒ نے اس کو اپنی بغل میں لے لیا، اور اپنی ٹوپی پہنا کر رخصت کیا۔

جب کوئی ہدیہ پیش کرتا تو اس کا بدلہ کسی نہ کسی صورت میں ضرور ادا کرتے ایک بار ایک معتقد نے سونے اور چاندی کے ٹنکے پیش کیے۔ جب وہ رخصت ہونے لگا تو اس کو اپنی باراتی دیدی اور فرمایا، حدیث صحاح میں ہے کہ جو شخص تمہارے لئے کوئی ہدیہ لائے تو تم اس کا بدلہ ضرور دو، اگر اس کی قدرت نہیں رکھتے ہو تو تم اس کے لئے دعائیں کرتے رہو۔

یہاں تک کہ تم کو یقین ہو جائے کہ ہدیہ کا بدلہ ہو گیا ہے[1]

مہمان نوازی جب کوئی ملنے آتا تو اس کو کچھ نہ کچھ ضرور کھلاتے فرماتے، جو شخص کسی زندہ آدمی کی ملاقات کو آئے اور اس کے یہاں کوئی چیز نہ چکھے تو گویا اس نے کسی مردے کی زیارت کی[2]، کہیں سے کوئی مہمان آتا تو جب تک مقیم رہتا۔ اس کے لئے کھانے پینے کا سامان اور نقد وظیفہ کا انتظام کر کے ایک حجرہ علیحدہ کر دیا جاتا[3]

عفو و درگزر خانقاہ اور قیام گاہ سے چیزیں اکثر چوری ہو جاتیں لیکن صبر و تحمل سے کام لیتے، ایک بار دہلی کے قیام کے زمانے میں کسی نے چادر چرالی، ایک معتقد نے کہا کہ چور کے لیے آپ بد دعا کریں بار بار چیز چرائے جاتے ہیں، فرمایا ہرگز بد دعا نہ کروں گا، بلکہ چور اگر آ جائے تو میں چادر اس کو بخش دوں گا، میری بہت سی چیزیں مثلاً مکا اور مسجہ وغیرہ چور اٹھا کر لے گئے، لیکن میں نے کبھی بد دعا نہیں کی[4]

غیر شرعی تعظیم سے پرہیز معتقدین غایت تعظیم و تکریم میں پاؤں چومنے کی کوشش کرتے، لیکن چومنے

---

[1] الدر المنظوم ص ۹۴ [2] ایضاً ص ۸۶ [3] ایضاً ص ۳۵ [4] ایضاً ص ۷، [5] ایضاً ص ۸۵ [6] ایضاً ص ۷۲،

نہیں دیتے[۱] بعض مریدین تعظیم میں سجدہ کرنے کی کوشش کرتے، لیکن ان کو سجدہ کرنے نہیں دیتے، فرماتے غیر حق کو سجدہ کرنا درست نہیں ہے ہمارے مذہب میں سجدہ تحیت جائز نہیں، امام شافعیؒ کے یہاں پیر، استاد، والدین اور خسر کے لئے سجدہ روا ہے لیکن ہمارا ہی مسلک صحیح ہے[۲]

خاکساری

ایک مرید نے مدح لکھی اور قطب عالم شیخ الشیوخ اور سید السادات کے القاب لکھے، سن کر فرمایا، مجھ کو گدائے عالم کہو[۱]

معاصر صوفیہ کا احترام

ایک بار حضرت مخدوم الملک شرف الدین احمد منیریؒ نے حضرت مخدوم جہانیاںؒ کے پاس کفش بھیجی جس کا مطلب یہ تھا کہ میں آپ کا کفش پا ہوں، حضرت مخدوم جہانیاںؒ نے اس کے بدلے میں اپنی دستار بھیجی جس سے مراد یہ تھی کہ آپ میرے سر تاج ہیں[۲] سمنان سے آکر حضرت جہانگیر سمنانیؒ نے ان کی قدمبوسی کی تو بہت ہی شفقت

---

[۱] الدر المنظوم ص ۴۵۳ [۲] مونس القلوب بحوالہ سیرۃ الشرف ص ۱۵۱ [۳] لطائف اشرفی ج ۲ ص ۹۴ خزینۃ الاصفیاء ج ۲ ص ۶۰ اور مراۃ الاسرار میں ہے کہ حضرت مخدوم جہانیاں نے حضرت شیخ علاء الدین لاہوری کے جنازہ کی نماز پڑھائی لیکن یہ صحیح نہیں کیوں کہ حضرت مخدوم جہانیاں کی وفات ۷۸۵ میں ہوئی اور حضرت شیخ علاء الدین کا وصال ۸۰۰ھ میں ہوا۔ [۴] الدر المنظوم ص ۸۵۱)

سے ملے اور فرمایا :۔

" بعد از مدتے بوئے طلب صادق بہ دماغ رسیدہ بعد از روزگارے نسیم از گلزارے سیادت وزیدہ ۔"

اس کے بعد حضرت جہانگیر کو بنگالہ حضرت شیخ علاؤ الدین لاہوری کی خدمت میں بھیجا۔ اچہ میں حضرت شیخ جمال الدین بھی ایک بلند پایہ بزرگ تھے ، ان کے فضائل ومناقب کا ذکر ملفوظات میں اکثر آیا ہے ۔ حضرت مخدوم جہانیاں کے والد بزرگوار کو حضرت شیخ جمال الدین سے کچھ خلش تھی لیکن حضرت مخدوم جہانیاں نے اپنے عنفوان شباب میں درمیان میں پڑ کر یہ خلش دور کرا دی تھی ، حضرت شیخ جمال الدین کی اولاد سے برابر شفقت ومحبت سے پیش آتے رہے ، اور ان کے لیے فیروز شاہ سے وظائف بھی مقرر کرا دیتے تھے

سماع

سماع سے پرہیز کرتے اور فرماتے کہ سماع میں اختلاف ہے ، لیکن اس شخص کے لیے مباح ہے جو اس کی اہلیت رکھتا ہے

اشاعت اسلام

غیر مسلم خصوصاً ہندو خدمت میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوتے تھے ۔ ایک ہندو عورت مسلمان ہو کر دلیہ ہو گئی ، تمام رات بیدار رہ کر عبادت کرتی ، اور اکثر مکہ معظمہ جا کر خانہ کعبہ کے طواف میں روحانی لذت حاصل کرتی تھی ، حضرت مخدوم جہانیاں اچہ سے تشریف لاتے تو راستے میں بہت سے غیر مسلم

ان کے دست مبارک پر اسلام لاتے [۴]

ازدواجی زندگی

حرم محترم بھی بڑی عابد و زاہدہ تھیں، ایک موقع پر فرمایا "لڑکوں کی ماں تہجد کے وقت مجھ سے پہلے اٹھتیں، اور جب وہ تہجد کی نماز پڑھ لیتیں تو دعا گو کو بیدار کرتیں، بی بی ایسی ہی چاہیے [۵]"

ایک اور موقع پر ان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ایک بار وہ عبادت میں مشغول تھیں کہ بیہوشوں کی طرح سجدہ میں گر پڑیں، جب ہوش میں آئیں تو سجدہ سے اٹھیں، میں نے ان سے کہا جا کر وضو کر لو، کیونکہ بیہوشی سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، کہنے لگیں، مجھ کو بیہوشی نہ تھی، میں نے دل کی آنکھوں سے حق تعالیٰ کو دیکھا، پھر تعظیم میں کیوں نہ سجدہ کرتی، بادشاہ مجازی کے لئے تو ہزاروں تعظیم کی جاتی ہے، بادشاہ حقیقی کی تعظیم سجدے سے کیوں نہ کرتی [۶]

ان کے ملفوظات میں ان کے لڑکوں کے یہ نام ملتے ہیں، سید شمس، سید ماہ، سید صدر الدین، سید ناصر الدین، ان کی قبریں سکر اود ھ گئیں میں ہیں لیکن خزینۃ الاصفیا [۷] میں ہے کہ ان کے تین صاحبزادے (۱) سید ناصر الدین محمود (۲) سید عبد اللہ اور (۳) سید محمد اکبر، ایک صاحبزادی ملکۂ جہاں تھیں، سید ناصر الدین کے متعلق خزینۃ الاصفیا میں ہے۔

---

[۱] الدر المنظوم ص ۹۸، [۲] ایضاً ص ۹۱، [۳] ایضاً ص ۸۰، [۴] ایضاً ص ۔۔، [۵] ایضاً ص ۱۳۱، [۶] ایضاً ص ۵۸، [۷] ایضاً دیباچہ ص ۶،

"جامع بود میان علوم شریعت و طریقت و حقیقت و شرافت و سیادت و نجابت و خوارق و کرامات و در ولایت رتبۂ عالی و مراتب بلند داشت، صاحب اولاد کثیر بود...... در طریقت نسبت ارادت بہ پدر بزرگوار خود داشت واز دے خلافت و اجازت حاصل فرمود" (ج ۲ - ص ۷۹)

مراۃ اسرار میں ہے :-

"حضرت سید جلالؒ کی بہت سی اولاد تھی، اور ان کے اکثر فرزند ولایت کے مرتبہ پر پہنچے، ان میں سے ایک شاہ جلال بھی تھے جو اپنے بھائیوں کے جھگڑے کی وجہ سے اوچہ سے قنوج آ گئے تھے، اور اسی شہر میں سکونت اختیار کرلی، اپنے کشف و کرامات کی وجہ سے بڑی شہرت پائی۔ ان کے صاحبزادے بھی صوری و معنوی کمالات کی وجہ سے مشہور ہوئے قنوج اور نواح قنوج کے لوگ ان ہی کے سلسلۂ ارادت سے منسلک رہے۔ اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔ حضرت کے بعض فرزند دہلی کے نواح شکارپور میں محو خواب ہیں، ان میں شاہ عمیر، شاہ محمود اور شاہ کبیرؒ بڑے

لہ خزینۃ الاصفیا، ج، ص ۶۵،

صاحب کشف و کرامات تھے اور بہت مشہور ہوئے
حضرت کے ایک فرزند شاہ قطب عالم گجرات
میں مدفون ہیں۔"

حضرت مخدوم جہانیاںؒ کے پوتے حضرت
شیخ کبیر الدینؒ بڑے صاحب دل تھے، ان کا شمار
برگزیدہ اولیاء اللہ میں کیا جاتا ہے [1]

شجرہ نسب

حضرت سیّد جلال الدین حسین بخاری بن سیّد
سلطان احمد کبیر بخاری بن جلال الدین سرخ بخاری بن سیّد حسن بن سیّد
علی عرف علی المویدبن سیّد امیر بن سیّد جعفر بن سیّد محمد بن سیّد محمود بن
سیّد احمد بن سیّد عبداللہ بن سیّد علی اکبر بن سیّد علی اصغر بن سیّد جعفر تواب
بن امام علی نقی علیہ السلام بن امام تقی علیہ السلام بن امام علی موسیٰ رضا
علیہ السلام بن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام بن امام جعفر صادق علیہ السلام
بن امام محمد باقر علیہ السلام بن امام زین العابدین علیہ السلام بن حضرت
امام حسین علیہ السلام بن حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ آپ کے پڑپوتوں کی
اولاد برصغیر پاک و ہند میں ان علاقوں میں آباد ہوئے۔ قلعہ جیون سنگھ
گڑھی شاہو لاہور۔ سکھر اور لڈ۔ کراچی۔ نوشہرہ ٹڑھانہ۔ کٹیا سادات ضلع
الہ آباد ریاست کپورتھلہ۔ ہری سنگھ والا۔ جبہ وال ضلع لائلپور۔ چک نور
رنگ شاہ ضلع مظفرگڑھ۔ بستی پور اور سید والا ضلع ملتان ٹھٹھی بالا ضلع
جھنگ۔ موضع کرنگا ضلع ملتان۔ بخش والا ضلع شاہ پور، سیّد پور ضلع سرگودھا
ضلع گجرات۔ جھنگر اڑیالہ دینہ اور تخو پورہ ضلع جہلم۔ نواں گراں۔ گاگی
پیراں۔ دھینہ۔ مونڈا ضلع میرپور آزاد کشمیر

باغ سادات صفحہ ۱۶۱

سلسلہ سہروردیہ اور حکمران۔

واضح رہے کہ سلسلۂ سہروردیہ کے بزرگ شاہانِ وقت سے ربط و ضبط رکھتے تھے۔ اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ تھی کہ اگر درویش حکمرانوں سے دور رہیں گے۔ تو برسر اقتدار طبقہ بھی دین سے دور ہوتا چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ گمراہیاں سلطانی کا احاطہ کرلیں گی۔ اسلئے ضروری ہے کہ امراء سے تعلق قائم کیا جائے اور ان کے قریب رہ کر اصلاح کی کوششیں کی جائیں۔ شاہان وقت سے ساتھ تعاون کا نظریہ سب سے پہلے حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی نے پیش کیا تھا۔ دراصل یہ آگ اور پانی کا میل تھا۔ اگر پانی کی مقدار اور طاقت کم ہو تو آگ اسے بھی بھاپ بنا کر اڑا دیتی ہے۔ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ولی کامل تھے، مختصر یہ کہ سلسلہ سہروردیہ کے بزرگوں نے حکمرانوں سے تعاون کیا۔

ملفوظات

حضرت مخدوم جہانیاں کے مختلف ملفوظات کے مجموعوں کے نام یہ ہیں۔

ل لطائف اشرفی ج اول ص ۹۲ ۳ ۲۔ اخبار الاخیار ص ۱۴۲

ع اخبار الاخیار ص ۱۴۳ فہرست مخطوطات سوسائٹی صـ۵۷۶

(۱) خزانہ جلالی (۲) سراج الہدایہ (۳) جامع العلوم

خزانہ جلالی کا ذکر تذکروں اور کتب خانوں کی فہرستوں میں ہے، لیکن یہ مجموعہ میری نظر سے نہیں گزرا، سراج الہدایہ کا ایک قلمی نسخہ ریاست رام پور کے کتب خانہ میں ہے، اس کے مرتب کا نام احمد برنی ہے، جو حضرت مخدوم جہانیاں کے مرید تھے، اس میں ۷۷۲ھ کے دس مہینوں کے ملفوظات ہیں، جو حسب ذیل مختلف ابواب میں منقسم ہیں۔

باب اول دربیان احادیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باب دوم دربیان روایت پیر ومرید گرفتن و مسائل دینی، باب سیوم دربیان فوائد واحکام شرع جملہ نفیحت کتب وقصۂ قوم لوط، باب چہارم حکایات، باب پنجم دربیان قصص انبیا دربیان قصص انبیا، دربیان دعا ونماز برائے برآمدن حاجت، باب ششم دربیان احادیث مصابیح و فضائل میوہا، خضریات برحکم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحدیث طبقات، بیان خرابی دیارہا، باب ہفتم وباب ہشتم دربیان اشعار عربی ونظم وفضائل سورہ فاتحہ، باب نہم مسائل متفرقہ:۔

تمام ملفوظات میں سب سے زیادہ مفید، دلچسپ اور مفصل جامع العلوم ہے جس کا ذکر گزشتہ صفحات میں بار بار آچکا ہے، اس میں دہلی کے قیام ۸ ربیع الآخر ۷۸۱ھ سے ۱۷ محرم ۷۸۲ھ تک کے ملفوظات ہیں، اس کا اردو ترجمہ الدرالمنظوم فی ترجمہ ملفوظ

المخدوم کے نام سے مولوی ذوالفقار احمد نقوی نے نواب سید نور الحسن صاحب کی فرمائش پر کیا، جو مطبع انصاری دہلی میں چھپا اور ۸۵۵ صفحوں پر مشتمل ہے، اس میں تصوف کے تمام حقائق و معارف ہیں، ان کے علاوہ بکثرت ایسے شرعی، فقہی، اخلاقی اور معاشرتی مسائل بھی ہیں، جن کے مطابق ایک مسلمان آج بھی اپنی روزمرہ زندگی کو روحانی، مذہبی اور اخلاقی طور پر سنوار سکتا ہے۔

پروفیسر محمد ایوب قادری (اردو کالج، کراچی) نے اپنی کتاب "مخدوم جہانیاں جہاں گشت" میں حضرت مخدوم کے کچھ اور ملفوظات اور مکتوبات کا پتہ لگایا ہے، اور ان کو لکھ کر ان کی تفصیل لکھی ہے، جو ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

خزانہ جلالی کے ملفوظات کو حضرت مخدوم کے مرید احمد المدعو بہاء حسن ابن محمود بن سلیمان تلبغی نے مرتب کیا، اس میں سترہ ابواب ہیں، جن کے عنوانات یہ ہیں، (۱) علم و علما (۲)، توبہ (۳) اذکار (۴)، صلوٰۃ (۵)، موت والزیارت (۶) زکوٰۃ وسخاوت (۷)، صوم واعتکاف (۸)، حج (۹)، سفر و تجارت (۱۰) لاکل والاصناف (۱۱) نکاح و طلاق (۱۲) حلیہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۱۳)، اولاد رسول و ازواج مطہرات (۱۴)، فضائل صحابہ واہل بیت (۱۵) تعظیم الولات (۱۶)، مناقب الاولیاء والمشائخ خرقہ مشائخ وصوفیہ، اس کے نسخے کتب خانہ اوچ گیلانی، (ملکیت مخدوم شمس الدین ثامن) مکتوبہ ۱۲۸۸ھ نوبہار شاہ بخاری سجادہ نشین اوچ کی

ملکیت مکتوبہ ۱۲۶۵ھ، سنٹرل لائبریری حیدر آباد دکن اور کتب خانہ مبانہ شریف ضلع سرگودھا مکتوبہ ۱۰۳۲ھ میں ہیں۔

حضرت مخدوم کے ایک اور مجموعہ ملفوظات کو فضل اللہ بن ضیاء العباسی نے ۷۸۱ھ میں مرتب کیا، اس میں زیادہ تر نماز کے فضائل و برکات پر ملفوظات ہیں، کھانے، پینے، ضیافت اور دعوت کے آداب پر بھی کچھ ہدایتیں ہیں۔ اس کا ایک نسخہ میر یال لائبریری حیدر آباد میں اور ایک نوبہار شاہ سجادہ نشین اوچ کی ملکیت میں ہے،

ایک اور مجموعۂ ملفوظات مظہر جلالی ہے، جس میں توحید، فرض، عزیمت و رخصت، مسح موزہ، تیمم، فواقض وضو، مستحبات دفرائض وغیرہ پر مباحث ہیں، یہ نسخہ بھی نوبہار شاہ سجادہ نشین اوچ کی ملکیت میں ہے ایک اور مجموعہ مناقب مخدوم جہانیاں کے نام سے ہے، جو ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال کے کتب خانہ میں ہے،

حضرت مخدوم نے شیخ قطب الدین دمشقی کے رسالہ مکیہ کا ترجمہ فارسی میں کیا، اس کے نسخے کیمبرج اور برلنٹش کے کتب خانوں میں ہیں،

حضرت مخدوم نے ایک رسالہ اربعین صوفیہ کے نام سے بھی مرتب کیا، جو ان کے یہاں باقاعدہ درس میں رہتا تھا، مکتوبات کا ایک مجموعہ مقرر نامہ کے نام سے ان سے منسوب ہے، یہ مکتوبات تاج الدین بن معین سیاہ پوش کو لکھے گئے ہیں، جن میں تصوف و سلوک کی تعلیمات ہیں ایہ ۷۰۶ھ میں مرتب کیا، اس میں ۴۲ مکتوبات ہیں،

تصوف کی تعلیمات

گزشتہ صفحات میں حضرت مخدوم جہانیاں کی زندگی کی جو تفصیل بیان کی گئی ہے اس سے ان کی تعلیمات کا اندازہ ہوگا، ملفوظات میں ایسے اوراد و وظائف بکثرت ہیں، جن کی مداومت سے روحانی مدارج طے کیے جا سکتے ہیں، ان کے علاوہ بعض خاص خاص باتوں کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے،

فقر

فقر کے لئے حسب ذیل پچاس[5] چیزیں ضروری بتائی ہیں:-
(۱) توبہ (۲) علم (۳) حلم (۴) عقل (۵) معرفت (۶) عافیت (۷) رحمت (۸) قناعت (۹) صدق (۱۰) یقین (۱۱) عبادت (۱۲) ذکر (۱۳) زہد (۱۴) تقویٰ (۱۵) توکل (۱۶) تفکر (۱۷) رجا (۱۸) صبر (۱۹) شکر (۲۰) سخاوت (۲۱) خلوت و عزلت (۲۲) رضا (۲۳) اخلاص (۲۴) بیچارگی (۲۵) اخلاق (۲۶) تواضع (۲۷) خوف (۲۸) اعتقاد (۲۹) افلاس (۳۰) تحمل (۳۱) شوق (۳۲) تجرد (۳۳) لطف (۳۴) ... [1] (۳۵) خشوع (۳۶) ... [2] (۳۷) ... [3]

---

[1] [2] [3] [4] سراج الہدایہ کے قلمی نسخہ میں الفاظ پڑھے نہیں جاتے
[5] تفصیل کے لئے دیکھو اس حقیر تالیف کا صفحہ ۲۰۷

(۳۸) ریاضت (۳۹) شرف (۴۰) ... عجب (۴۱) سرمستی (۴۲) ہمت (۴۳) محبت (۴۴) ... حب (۴۵) وصل (۴۶) قرب (۴۷) ادب (۴۸) اشتیاق (۴۹) تسلیم (۵۰) دیدار،

اگر مندرجہ بالا تمام چیزیں حاصل نہ ہو سکیں تو حسب ذیل چیزوں کے لئے کوشش کرنی چاہیئے :۔

(۱) توبہ (۲) توکل (۳) حمد (۴) صبر (۵) شرم (۶) زہد (۷) قناعت (۸) تسلیم (۹) صدق (۱۰) رضا (۱۱) دیدار (۱۲) تفکر (۱۳) ہیبت (۱۴) شکر (۱۵) عصمت،

اگر یہ بھی حاصل نہ ہوں تو پھر مندرجہ ذیل چیزیں اختیار کی جائیں :۔

(۱) توبہ (۲) عبادت (۳) زہد (۴) صبر (۵) عرفان (۶) شکر (۷) توکل (۸) طلب و دست ان میں ہر ایک صفت ایک ایک پیغمبر کے ساتھ منسوب ہے ؎

اگر یہ چیزیں بھی حاصل نہ ہوں تو ایک سالک کے لئے سجادہ پر بیٹھ کر مشائخ کے گروہ میں شامل ہونا کسی طرح جائز نہیں

فقر کے ابتدائی دور میں مذکورہ بالا چیزوں کے حاصل کرنے میں مشکلات درپیش تو دل سے حسب ذیل چیزوں کو دور کرنا چاہیئے :۔

(۱) غصہ (۲) حسد (۳) بخل (۴) عجب (۵) نفاق (۶) شہرت پسندی (۷) حرام چیزوں کے کھانے پینے، لینے، سننے اور دیکھنے

کا خیال (۸) کاہلی (۹) انتقام، ان کو دور کر کے تواضع اختیار کرنا چاہیئے۔

شرائط ذکر ذکر کے لئے چار شرطیں ضروری ہیں (۱) تصدیق یعنی جو کچھ ذاکر کی زبان پر ہو۔ اس کا یقین اس کے دل سے بھی ہو۔ اگر یہ تصدیق نہیں تو ذاکر منافق ہے۔ (۲) تعظیم یعنی زبان پر جو کچھ ہو اس کی عظمت بھی دل میں ہو۔ اگر یہ تعظیم نہیں تو ذاکر مدعی ہے (۳) حلاوت یعنی ذاکر ذکر سے پوری لذت اٹھائے ورنہ وہ ریاکار ہے (۴) اگر ذکر کے وقت اس کی حرمت کا خیال نہ ہو تو ذاکر فاسق ہے۔

عقبات عقبات کے معنی گھاٹیاں ہیں، راہ سلوک میں مختلف قسم کی گھاٹیاں آتی ہیں، پہلی گھاٹی دنیا ہے، جب سالک راہ سلوک میں گامزن ہوتا ہے تو دنیا کہتی ہے تو کہاں جاتا ہے، لوٹ آ میرے پاس کتنے لذائذ ہیں، یہ میوے، یہ کپڑے، یہ عورتیں ہیں ان کو چھوڑ کر کہاں جاتا ہے۔ لیکن سالک ان سے منہ موڑ کر ان کو محض فانی چیزیں سمجھتا ہے، تو وہ منزل مقصود کی طرف بڑھتا ہے ایک سالک کو ہمیشہ حق تعالیٰ سے التجا کرتے رہنا چاہیئے کہ اس کو گھاٹیوں سے پار کر دے۔ ؎

مقامات سالک سالک کے دو مقامات ہیں، ابتدا

اور انتہا، مقام انتہا تو یہ ہے ، توبہ دو طرح کی ہے ، ایک تو یہ کہ شریعت وطریقت کی معصیتوں سے توبہ کرے یعنی حرام ، مکروہ چیزوں ، بے ادبی اور اخلاق ذمیمہ سے پرہیز کرے ، اور دوسرے ماسوائے اللہ سے توبہ کرے ، مقام انتہا تلبین مع اللہ ہے ، اور یہ قدیم یعنی باری تعالیٰ کو حاصل کرنے اور محدث یعنی دنیا کو چھوڑ دینے سے حاصل ہوتا ہے ، وہ شخص کبھی غافل نہیں جو نعمتوں سے لطف اٹھائے اور نعمتوں کے دینے والے یعنی باری تعالیٰ سے غافل ہو جائے[1]

حالات سالک

ان مقامات کو طے کر کے ایک سالک میں تین حالتیں پیدا ہوتی ہیں ، سلوک ، وقوف رجوع ، سلوک سے مراد وہ حالت ہے جس سے منزل مقصود کے مقامات طے ہوتے ہیں ، ان مقامات کو طے کرنے میں توقف بھی ہوتا ہے جس کو وقوف کہتے ہیں ، سالک جب کسی مکروہ یا حرام چیز کی طرف مائل ہو جاتا ہے ، یا اس میں کسل پیدا ہو جاتا ہے ، یا وہ دنیا سے اختلاط شروع کر دیتا ہے ، تو پھر مقامات طے نہیں ہوتے ، وقوف کا علاج رجوع ہے ، یعنی سالک کو صابر و شاکر رہ کر پھر ایک بار تائب ہونا چاہیے اور وقوف کو دور کرنے کے لئے مفید مشاغل مثلاً درس و تدریس امامت

---

[1] سراج الہدایہ قلمی نسخہ کے الدر المنظوم ص ۱۰۱ - ۱۶۰ ،

مساجد، کسب مکاسب اور تعلیم اختیار کرلینا چاہیے، لیکن ان مشاغل میں اللہ اور اس کے رسول کے احکام کو بجالانے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ ہو۔ [۲]

منازل سلوک ایک سالک کی چار منزلیں ہیں، ناسوت ملکوت، جبروت، لاہوت منزل ناسوت نفس کی جگہ ہے، جب ایک سالک کے نفس سے اوصاف ذمیمہ زائل ہو جاتے ہیں۔ تو وہ عالم ملکوت میں پہنچتا ہے۔ یہ دل کی جگہ ہے جس میں فرشتوں کی صفتیں پائی جاتی ہیں۔ اس منزل سے گزر کر سالک عالم جبروت میں پہنچتا ہے جو روح کی جگہ ہے اس میں کی وہ تمام صفتیں پائی جاتی ہیں جو حق تعالیٰ کی ذات سے قریب کرتی ہیں اس منزل کے بعد لاہوت ہے جہاں "خود" سے رہائی حاصل ہو جاتی ہے۔

یہ تمام منزلیں نفس، دل اور روح کے ذریعہ سے طے ہوتی ہیں، نفس شیطان کی جگہ ہے دل فرشتوں کا مقام ہے۔ اور روح محل نظر رحمٰن ہے جو نفس کی پیروی کرتا ہے۔ وہ دوزخ کی آگ میں جلتا رہے گا جو دل کی متابعت کرے گا۔ اس کو جنت نعیم حاصل ہو گی اور جو روح کی فرماں برداری کرتا ہے اس کو خداوند کریم کے

---

[۱] الدر المنظوم ص ۱۱۰ [۲] ایضاً ص ۲۵۰

پاس جگہ ملے گی لے

معرفت جس کو معرفت حاصل ہوتی ہے وہ خداوند تعالیٰ کی حکمت کے لطائف اور اس کی محبت کے حقائق سے واقف ہو جاتا ہے۔ معرفت کا نور ہر قسم کے انوار پر غالب آتا ہے۔ نہ اس پر گناہوں کی تاریکیاں چھا سکتی ہیں، نہ اس کو شہوتوں کی خواہش کثیف بنا سکتی ہیں نہ اس کو انکار و غفلت کا غبار چھپا سکتا ہے۔ ۲ے

سامرہ حاکم

ایک بار حضرت مخدوم جہانیاںؒ جامع مسجد اوچ شریف میں تشریف فرما تھے۔ حاکم شہر سومرہ کو خبر ہوئی تو وہ بھی آپ کی زیارت کے لیئے حاضر ہوا اس وقت مخدوم کے گرد درویش اور عقیدتمندوں کا ایک ہجوم تھا۔ سومرہ کو یہ بات ناگوار گزری اس نے اقتدار کے نشے میں تمام لوگوں کو مسجد سے باہر نکال دیا۔ مخدوم جہاں گشتؒ خاموشی سے یہ منظر دیکھتے رہے جب مسجد آپ کے عقیدتمندوں سے خالی ہوگئی۔ تو حاکم شہر قریب آیا اس سے پہلے کہ وہ اپنی آمد کا مقصد بیان کرتا۔ حضرت مخدوم نے شدید غیظ و غضب کے عالم میں اسے مخاطب کر کے فرمایا۔ "سومرہ کیا تو دیوانہ ہوگیا ہے کہ درویشوں کو تنگ کرتا ہے۔"

"جیسے ہی آپ کی زبان سے یہ الفاظ ادا ہوئے۔ حاکم اوچ سومرہ اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھا اس نے گریبان چاک کر ڈالا اور پاگلوں کی طرح چیختا ہوا مسجد سے نکل گیا۔ بڑا عبرت خیز اور دردناک منظر تھا کل تک جس شخص کی ایک جنبش نظر سے لوگوں کی قسمت کے فیصلے ہوا کرتے تھے آج وہ ایک تماشا بن کر رہ گیا تھا جب سومرہ کے باپ کو یہ راز فاش ہوا کہ ان کا بیٹا حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ کی دل آزاری کے سبب دیوانگی کی منزل تک پہنچا ہے تو اس نے اپنے مجنوں فرزند سے کہا۔"

جس کی بارگاہ سے دیوانے، فہم و خرد کی دولت حاصل کرتے ہیں، تو اس کے کوچے سے وحشت سمیٹ لایا تیری بدبختی پر کس طرح ماتم کروں" باپ کی آہ و آواز سن کر سومرہ ٹھہر گیا" اب بھی کچھ نہیں بگڑا ہے مخدوم جہانیاں سے جا کر معافی مانگ لے" باپ سمجھ رہا تھا بیٹا دیوانگی کی آخری حد تک نہیں پہنچا ہے شاید اس کی بات مان کر دوبارہ حضرت مخدوم جہانیاںؒ کی خدمت میں حاضر ہو جائے اور اس طرح یہ دردناک عذاب ٹل جائے مگر سومرہ کا دماغ مکمل طور پر الٹ چکا تھا اس نے باپ کی نصیحت سن کر ایک وحشیانہ قہقہہ لگایا۔ اور بھاگ کھڑا ہوا۔ اب وہ ناقابل علاج تھا۔

بوڑھے باپ پر ہر لمحہ قیامت سی نازل ہو رہی تھی آخر اس نے شہر کے کچھ لوگوں سے مشورہ کیا ہر شخص نے جواب میں ایک ہی بات کہی کہ اگر کسی طرح سومرہ کو مخدوم جہانیاںؒ کے حضور لے جا کر ان سے التجا کی جائے تو وہ اپنی اعلیٰ ظرفی کے باعث اس گستاخی کو معاف کر سکتے ہیں اور پھر اس بگڑی ہوئی صورتحال کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ غم زدہ باپ نے لوگوں کا مشورہ قبول کر لیا تھا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ایک اور مسئلہ کھڑا ہو گیا تھا کہ سومرہ کو حضرت مخدوم جہانیاںؒ کی خدمت میں کس طرح لے جایا جائے؟ آخر ایک ہی ترکیب ذہن میں آئی اس پاگل حاکم کو زنجیریں پہنا دی جائیں۔ یہ ایک تکلیف دہ اور مشکل مرحلہ تھا مگر کچھ افراد نے مل کر یہ کار دشوار بھی انجام دے دیا۔ سومرہ کو پکڑ کر پابہ سلاسل کر دیا گیا۔

اور پھر اسے کھینچتے ہوئے مخدوم جہانیاں کے سامنے لے جایا گیا۔
"کیا اس کے اقتدار کا نشہ اب تک نہیں اترا۔ حضرت مخدومؒ نے سومرہ کو دیکھتے ہی پُر جلال لہجے میں فرمایا۔ شکستہ دل باپ آگے بڑھا اور اس نے حضرت مخدومؒ کے روبرو گریہ و زاری کرتے ہوئے کہا۔
" میرے گستاخ و نادان بیٹے کا اقتدار خاک میں مل چکا اب تو محض آپ کی نظر کرم کا طلب گار ہے اگر آپ نے مجھ بوڑھے کی نہیں سنی تو یہ بدنصیب ہمیشہ وحشت کے ہولناک اندھیروں میں بھٹکتا رہے گا اور اس کی بے قرار ماں اور پریشان حال بیوی بچے زندہ درگور ہو جائیں گے۔"
سومرہ کے باپ کا شور و فغاں اس قدر اثر انگیز تھا کہ حضرت مخدوم جہاں گشتؒ کے چہرہ مبارک بھی اداسی کا رنگ ابھر آیا پھر آپ نے حاکم اوچ کے باپ سے فرمایا سومرہ کو غسل دے کر نئے کپڑے پہناؤ اور حضرت جمال الدین خنداںؒ کے مزار مبارک پر لے جاؤ اس کے بعد میرے پاس لاؤ پھر یہ فقیر اپنے اللہ سے تمہارے بیٹے کی عافیت طلب کرے گا۔" (مشہور بزرگ جمال الدین خنداںؒ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے استاد محترم تھے آپ نے بچپن میں ان سے تعلیم حاصل کی تھی)
حضرت مخدومؒ کی ہدایت پر حاکم اوچ کو حضرت شیخ جمال خنداں کے مزار مبارک پر لے جایا گیا۔ وہ سومرہ بار بار زنجیریں تڑانے کی کوشش کرتا تھا مگر شہر کے کئی تنومند جوانوں نے اس پر قابو حاصل کر

لیا تھا۔ آخر کار اسے دوبارہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کی خدمت میں لایا گیا حضرت جمال الدین خنداںؒ کے مزار مبارک پر جانے کے بعد سومرہ کی سرکشی تو ختم ہو گئی تھی مگر ذہن کی وہی حالت تھی حضرت مخدوم جہانیاںؒ نے ایک نظر سومرہ کی طرف دیکھا پھر اپنے دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھا دیئے۔

"اے خداوندِ کریم ...... میں نے سومرہ کی گستاخیوں کو معاف کر دیا تو بھی اسے معاف فرما کر اپنے دامنِ رحمت میں چھپا لے" ابھی فضاؤں میں اس دعا کی بازگشت باقی تھی کہ سومرہ کے گمشدہ حواس لوٹ آئے وہ اپنے گرد و پیش کی تمام چیزوں کو پہچاننے لگا پھر جیسے ہی اس نے حضرت مخدوم جہانیاں گشتؒ کی طرف دیکھا بے اختیار آگے بڑھا اور مخدومؒ کے قدموں میں گر پڑا حضرت مخدومؒ نے ازراہ کرم اسے تسلی دی اور فرمایا آئندہ درویشوں ہی کی نہیں کسی بھی انسان کی دل آزاری سے گریز کرنا جو لوگ اقتدار میں آنے کے بعد انکسار کا مظاہرہ کرتے ہیں اللہ انہیں محترم بنا دیتا ہے"۔ اس کے بعد سومرہ کی ذہنی کیفیت یکسر بدل گئی۔ اور اس نے مخلوقِ خدا کی خدمت کو اپنی زندگی کا شعار بنا لیا۔

دعا کا اثر

ایک بار حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت دہلی میں مقیم تھے اس سال برسات کے موسم میں گرم ہوائیں چلنے لگیں دور دور تک ابر کا نشان نہیں تھا۔ جیسے جیسے وقت

گزرتا جا رہا تھا تیز گرمی سے دریا خشک ہوتے جا رہے تھے کسانوں کی زمین بنجر نظر آنے لگی اور جانور پیاس سے مرنے لگے جب انسانی آبادیوں کے گھر کے کنوئیں بھی خشک ہوتے تو لوگ سخت پریشانی کے عالم میں ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے دہلی کے ایک ایک کوچے میں یہ چرچے عام تھے کہ اگر سات آٹھ دن میں بارش نہ ہوئی تو پورا شہر پیاس کی شدت سے تڑپ تڑپ کر مر جائے گا۔ بڑی سنگین صورت حال تھی۔ اسی دوران کسی مرد باخبر نے اہل شہر سے کہا "یہ سب تمہاری بداعمالیوں کا نتیجہ ہے اپنے رب کے حضور توبہ استغفار کرو پھر تمہارے سروں سے عذاب ٹل جائے گا۔ یہ آواز سنتے ہی دہلی کے باشندوں کا رخ خانہ خدا کی طرف ہو گیا تشنگی کے خوف سے لرزتے ہوئے انسان قطار اندر قطار مسجدوں کی جانب رواں تھے۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے دہلی کی تمام مسجدیں بھر گئیں آفت زدہ لوگ رو رو کر دعائیں کرنے لگے شور گریہ سے فضائیں گونجنے لگیں مگر ابر سیاہ نظر نہیں آیا کہ لوگ امیدوں کے سہارے ہی کچھ دن گزار لیتے اہل شہر کے اٹھے ہوئے ہاتھ شل ہو گئے تھے اور زبانیں اللہ کو پکارتے پکارتے تھک گئی تھیں۔ مایوسیوں نے انہیں اس طرح گھیر لیا تھا کہ زندگی کی ایک کرن بھی اس گھور اندھیرے میں نہیں ابھر رہی تھی۔ جن کی نظروں میں زیادہ گہرائی تھی انہیں دہلی کے در و بام پر موت کے متحرک سائے نظر آنے لگے تھے۔

پھر ایک دن مرد قلندر نعرۂ مستانہ بلند کرتا ہوا انسانی آبادی سے گزرا

اب عالم نزع میں اللہ کو پکار رہے ہو۔ اس وقت تم لوگوں نے کس کی بندگی اختیار کر لی تھی۔ جب تمہارے جسموں میں توانائیاں موجود تھیں۔ تمہارے موسم خوشگوار تھے اور تمہارے دریاؤں سے پانی ابل رہا تھا اس وقت تم نے ناشکرگزاریوں کو اپنا مذہب بنا لیا تھا؛ احسان فراموشی کی راہ اختیار کر لی تھی؟ اب اگر اللہ بھی تمہیں بھول گیا ہے تو تمہارے ہونٹوں پر شکوہ مسلسل کیوں ہے؟ گریہ و زاری کیوں کرتے ہو۔ ...... ! پوری طاقت سے چیخو مگر تمہاری آوازیں آسمانوں تک نہیں پہنچیں گی وہ آوازیں اور ہوتی ہیں جو فلک کے دل سے گزرتی ہوں۔ اور بابِ قبولیت تک پہنچ جاتی ہیں۔ ایسے نافرمانوں کی صدائیں تو زمین سے ایک گز بھی بلند نہیں ہوتیں۔ خوب اشک ریزی کرو آنسوؤں سے تمہارے دامن تو بھیگ جائیں گے مگر آسمانوں سے بارش کا کوئی قطرہ نہیں برسے گا۔ تمہیں ٹھکرا دیا گیا ہے تم راندہ درگاہ ہو اور ایسے لوگوں کا یہی حشر ہوتا ہے۔" قلندر اپنی شرر فشاں تقریر کے بعد شہر سے نکل جانا چاہتا تھا لیکن شکستہ و افسردہ انسانوں کی بھیڑ نے اسے روک لیا لوگ دیوانہ وار چیخ رہے تھے۔

"قلندر...... ! تو سچ کہتا ہے! ہم راندہ درگاہ ہیں ہم نے اسباب کیف و نشاط کی کثرت میں اپنے خالق کو فراموش کر دیا تھا مگر پھر بھی ہم اس کے بندے تو ہیں ہمارا کوئی دوسرا خدا نہیں ہے ہم لاکھ ناشکرے سہی! لیکن اس زمین پر کوئی تو اس کا شکر گزار بندہ ہوگا۔

سننے والا تو اس کی سنے گا۔ قلندر! تجھے تیرے خدا کی قسم! ہمیں اس شخص کا پتہ بتا دے جس کی دعائیں قبول بارگاہ حق ہیں"۔

قلندر کے پیروں میں کون زنجیر ڈال سکتا تھا۔ مگر لوگوں کے شور ماتم نے اس کے دل کو پگھلا کر رکھ دیا تھا اور بڑھتے ہوئے قدموں کو اسیر کر لیا تھا۔ وہ رک گیا کچھ دیر تک آسمان کی طرف منہ اٹھائے دیکھتا رہا۔ پھر خود کلامی کے انداز میں بولتا رہا "یہ ٹھیک ہی تو کہتے ہیں۔ کہ تیرے سوا ان کا کون مالک ہے۔؟ اگر تو بھی نہیں سنے گا تو ان کی فریادوں کے لئے زمین و آسمان میں کون سی پناہ گاہ ہے؟ اتنا کہہ کر وہ مجمع بے قرار ہجوم سے مخاطب ہوا۔ تم ملتان کے فقیر کی خانقاہ میں جاؤ کہ اس وقت وہی ہندوستان کا شہنشاہ ہے اللہ اس کی بہت سنتا ہے اگر اس کے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھ گئے تو تمہارے تالاب کنوئیں اور دریا پانی سے بھر جائیں گے"۔

قلندر! ملتان تو یہاں سے بہت دور ہے۔ لوگوں نے رقت آمیز لہجے میں کہا۔ وہاں تک پہنچتے پہنچتے تو ہم مر جائیں گے۔ جب تک اس فقیر کو ہمارے مال کی خبر ہوگی یہ کیا شہر دہلی قبرستان بن جائے گا"؟

"نہیں تمہیں ملتان تک سفر نہیں کرنا پڑے گا" اب قلندر کی آتش غضب بجھ گئی تھی اور اس کے ہونٹوں پہ ایک مہربان تبسم ابھر آیا تھا۔ وہ تمہارے قریب ہی ٹھہرا ہوا ہے اللہ نے تمہارے

لئے اِسے ملتان سے دہلی بھیج دیا ہے۔ وہ ہم سب کا مخدوم ہے۔ جہانیاں جہاں گشتؒ اس کے دروازے پر صدائیں دو اللہ تمہاری مشکل کشائی کرے گا۔" یہ کہہ کر قلندر آگے بڑھ گیا مگر چند قدم جا کر اچانک پلٹ آیا "ایک بات یاد رکھو" قلندر دوبارہ انسانی ہجوم سے مخاطب تھا وہ مسلسل انکار کرے گا۔ اپنے عجز و انکسار کے بہانے تراشے گا مگر تم اس کا کوئی عذر قبول نہ کرنا۔ آنسو بہاتے ہی رہنا گریہ زاری کرتے ہی رہنا۔ یہاں تک کہ وہ تمہارے لئے دعا کرنے پر آمادہ ہو جائے۔ قلندر نے ایک اور راز ظاہر کر دیا تھا پھر اس نے حسبِ عادت اپنا نعرۂ مستانہ بلند کیا اور لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

لوگ قلندر کی ہدایت کے مطابق حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ کی خانقاہ کے باہر جمع ہوئے اور پھر شکستہ حالوں نے چیختے چیختے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ اس وقت حضرت مخدومؒ مصروفِ عبادت تھے۔ مگر انسانی شور نے آپ کی یکسوئی میں خلل ڈال دیا۔ حضرت مخدومؒ نے اپنے خدا کی طرف دیکھا تو آپ کو بتایا گیا کہ دہلی کے باشندوں کا ایک ہجوم ہے۔ جو اس سال بارش نہ ہونے کے سبب مضطرب ہو کر آستانۂ عالیہ پر حاضر ہوا۔ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ نے انسانی شور سننے کی کوشش کی بے قرار مجمع دل کے زور سے چیخ رہا تھا۔

"سیدی! غلام تیرے آستانے پہ کھڑے ہیں گنہگار وں

کو اپنی دید سے شرف یاب کرا دیتے۔ معرفت کے سلطان! اپنی خانقاہ سے نکل کر دیکھ کر تیری رعایا کس قدر پیاسی ہے!
آسمانوں کے دہانے بند ہو گئے۔ اور خشکی نے زمینوں میں شگاف ڈال دیئے ہیں۔ بے شمار جاندار لقمہ اجل بن چکے ہیں۔ اور اب انسان اپنی موت کا انتظار کر رہے ہیں۔ بے شک ہم سیاہ کار ہیں۔ مگر تیرے ہوتے ہوئے یقین نہیں آتا۔ کہ ہم ناکام و نامراد لوٹ جائیں گے۔"

ایک عجیب سا شور برپا تھا آخر حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ اپنے حجرہ خاص سے نکل کر خانقاہ کے دروازے پر تشریف لائے آپ کا عارفانہ جلال دیکھ کر چیختے ہوئے لوگ فوراً خاموش ہو گئے پھر آپ بہت آہستہ لہجے میں انسانی ہجوم سے مخاطب ہوئے "تم اتنے بے قرار کیوں ہو؟ کیا تمہارا شور و شغب لوح محفوظ کے فیصلوں کو بدل ڈالے گا؟" اگرچہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ کی آواز بہت مدہم تھی۔ لیکن ایک ایک لفظ دلوں میں اتر جانے والا تھا۔ لوگوں کی روح پر لرزہ طاری ہونے لگا۔" جواب دو کہ تم نے اللہ کو چھوڑ کر کس کی پرستش اختیار کر لی ہے؟ حضرت مخدومؒ کا بڑا عجیب سوال تھا۔ ہجوم کے چہروں پر شدید ندامت کے آثار ابھرے اور پھر گردنیں جھک گئیں۔

چند لمحوں کے لئے فضا پر مکمل سکوت چھا گیا تھا پھر

مجمع میں سے ایک نحیف سی آواز ابھری بظاہر یہ ایک طاقت ور شخص تھا لیکن مخدومؒ کے جلال نے اس کے لہجے کی تمام حرارت چھین لی تھی ۔" سیدی ! اگر کچھ دن اور بارش نہ ہوئی تو بے شمار انسان موت کے منہ میں چلے جائیں گے ۔ آپ دعا کیجئے کہ ہمارے سروں سے یہ عذاب ٹل جائے ۔ کہنے کو اس نے اپنا مدعا بیان کر دیا تھا لیکن اس طرح کہ اس کی آواز لڑکھڑا رہی تھی ۔

" تم اتنے یقین سے میرے پاس آئے ہو کہ جیسے معاذ اللہ میں بارش کا منتظم ہوں ۔ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ نے قدرے ناگوار لہجے میں فرمایا " تم نے خوش گمانیوں کی انتہا کر دی ۔ اور اللہ کے نظام کو شہنشاہِ ہند کے نظام سے بھی زیادہ کمزور سمجھ لیا مجھے تمہارے خیالات کی پراگندگی پر بے حد افسوس ہے اپنے گھروں کو واپس جاؤ اور براہِ راست اللہ کو پکارو ۔ وہ اپنے سب بندوں کی یکساں سنتا ہے بڑے سے بڑا بزرگ بھی اس کے حضور سفارش کی جرأت نہیں کر سکتا تم اسے دل کی گہرائیوں سے پکارو پھر تمہارے کھیت سرسبز و شاداب اور دریا جل تھل ہو جائیں گے ۔"

حضرت جہانیاں جہاں گشتؒ کی باتیں بہت ہمت شکن تھیں ۔ انسانی ہجوم کو صاف محسوس ہو رہا تھا کہ آپ کنارہ کشی کر رہے ہیں مخدوم کے اس طرزِ عمل سے ہجوم پر شدید مایوسی طاری ہونے لگی پھر اچانک کچھ لوگوں کو قلندر کی باتیں یاد آنے لگیں اس نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ

مخدومؒ انکار کر دیں گے مگر تم لوگ ان کے دامن کو نہ چھوڑنا گریہ زاری کرتے ہی رہنا پھر تمہارا کام ہو جائے گا۔ اس خیال کے آتے ہی ایک بار پھر لوگوں نے رونا شروع کر دیا۔

"سیدی! ہم بہت گناہگار ہیں اللہ ہماری نہیں سنتا آپ ہی دست دعا اٹھا دیجیے کہ آسمانوں کے دہانے کھل جائیں اور ہماری پیاسی زمینیں سیراب ہو جائیں۔" لوگوں کی آوازیں بڑی جاں گداز تھیں

"تمہاری طرح میں بھی ایک گناہ گار بندہ ہوں۔" حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ نے پہلو تہی کرتے ہوئے جواباً فرمایا جب دونوں گناہ گار ہیں تو پھر اللہ کے یہاں کوئی تخصیص نہیں وہ کسی کی بھی سن سکتا ہے۔ اور کسی کو بھی در قبولیت سے ناکام لوٹا سکتا ہے"

"آپ کتنے ہی انکسار سے کام لیں مگر ہم اس آستانے سے اٹھ کر جانے والے نہیں۔ ہجوم کی آوازیں اچانک پرشور ہو گئی تھیں۔

"اگر تشنہ لبی کے عالم میں موت ہمارا مقدر ہو چکی ہے تو پھر ہم آپ کے سامنے تڑپ تڑپ کر مر جانا چاہتے ہیں۔ اس وقت ہمارے دلوں کو احساسِ محرومی نہیں ہوگا۔ ہم پوری طمانیت قلب کے ساتھ یہ سوچ کر دنیا سے گزر جائیں گے کہ عالم نزع میں ہمارے سامنے مخدوم جہانیاں گشت موجود تھے۔" لوگوں کے جذبے پوری سچائی کے ساتھ ابھر آئے تھے۔ اور خواہشیں انتہائی عقیدت رنگ میں ظاہر ہو گئی تھیں۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ کچھ دیر تک سوچتے
رہے پھر آپ نے دوبارہ پوری شدت کے ساتھ اپنا دامن بچانا
چاہا مگر انسانی ہجوم حرفِ انکار سننا ہی نہیں چاہتا تھا تمام لوگ
اپنی جگہ یہ طے کر چکے تھے کہ اگر بارش نہ ہوئی تو سب کے سب در
مخدومؒ پر جان دے دیں گے مگر ناکام واپس نہیں جائیں گے۔
بالآخر وہ مردِ بزرگ مجبور سا ہو گیا حضرت مخدومؒ سے انسانوں
کی یہ بے چارگی دیکھی نہیں جاتی تھی جب ہجوم کی پر شور آوازیں زیادہ
بلند ہونے لگیں تو حضرت جہانیاںؒ نے ہاتھ کے اشارے سے
چیختے ہوئے مجمع کو خاموش کرنے کی کوشش کی بس آپ کے اشارے
کی دیر تھی لوگوں کے ہونٹوں پر مہر سکوت لگ گئی فضا پرسکون ہو جانے
کے بعد حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ دوبارہ پریشان حال
انسانوں سے مخاطب ہوتے اپنے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ فقیر
کو اتنا پریشان نہ کرو۔ کہ زندگی سے تنگ آ جائے تم ضد کرتے ہو تو
میں اپنے رب سے تمہارے لئے بارش کرم کا سوال کروں گا مگر یہ
ضروری نہیں کہ آسمان سے بھی میرے سوال کا جواب آ جائے میری
دعا کی ایک ہی شرط ہو گی کہ تم بھی اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرو۔
ہم سب مل کر اس کے کرم کی بھیک مانگیں گے کہ تم بھی اس کے
در کے بھکاری ہو اور میں بھی اسی کے کوچہ بخشش و عطا کا ایک ادنیٰ
سا گداگر ہوں۔ کون جانے کہ وہ کس کی سن لے؟ اس کی بے نیازی

کو کوئی نہیں سمجھ سکتا پس اب جاؤ اور اس کی رحمت سے اس قدر مایوس نہ ہوتی کہ تم پر کفر کا الزام عائد ہو جاتے۔ یہ کہہ کر حضرت مخدومؒ خانقاہ کے اندر تشریف لے گئے اور سینکڑوں انسانوں کا ہجوم اپنے گھروں کی طرف لوٹ گیا۔

لوگوں کے جاتے ہی حضرت مخدوم نے اپنے حجرے کا دروازہ بند کر لیا اور کسی خادم کو بھی یہ بات معلوم نہ ہو سکی حضرت جہانیاں جہاں گشتؒ کس عالم میں ہیں اور باشندگانِ دہلی کے لئے کیا دعا مانگ رہے ہیں ابھی تھوڑی دیر گزری تھی کہ خانقاہ کے مکینوں نے بجلی کے کڑکنے کی خوفناک آواز سنی ایک لمحے کے لئے آسمان پر اجالا پھیل گیا اور پھر دیکھنے والوں نے دیکھا کہ ہر طرف گہرے سیاہ بادل امڈتے چلے آ رہے ہیں

حضرت مخدومؒ کی خانقاہ سے واپس جانے والے ابھی گھروں تک بھی نہیں پہنچے ہوں گے۔ کہ سیاہ بادلوں نے برسنا شروع کر دیا۔ اللہ نے اپنے اس بندے کی دعا سن لی تھی۔ جو اس کی محبت میں دنیا کی ہر آسائش اور اقتدار کو ٹھکرا چکا تھا

بارش مسلسل ہو رہی تھی پہلے سے کیفیت خشک تالاب اور خالی دریا اس طرح بھر گئے کہ پانی ان کے کناروں سے باہر نکل آیا تھا۔ لوگ بہت خوش تھے مگر ان کی یہ خوشی اس وقت معدوم ہونے لگی جب بارش اسی زور و شور کے ساتھ تیسرے دن بھی جاری رہی۔

لوگوں کے ذہن ایک بار پھر انتشار کا شکار ہو گئے تھے اب ان کے دلوں میں یہ اندیشے پیدا ہو رہے تھے اگر اسی رفتار کے ساتھ بارش ہوتی رہی تو دہلی کے گرد و نواح میں سیلاب آجائے گا۔ اور کثرتِ آب سے سارا شہر غرق ہو جائے گا۔

صورتِ حال لحظہ بہ لحظہ خوفناک ہوتی جا رہی تھی باہم مشورے ہوتے رہے۔ پھر ایک طویل غور و فکر کے بعد یہی طے ہوا کہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رح سے دوبارہ رجوع کیا جائے پہلے ایک مردِ بزرگ سے بارش ہونے کی دعا کرائی گئی تھی۔ اب لوگ سوچ رہے تھے کہ حضرت مخدوم سے بارش رک جانے کی التجا کی جائے بے شمار لوگ گھروں سے نکل آئے تیز بارش سے ان کے بدن بھیگ رہے تھے اور گلی کوچوں میں اتنا پانی بھر گیا تھا کہ مخدوم جہاں گشت رح کی خانقاہ کی طرف جانے والے تمام راستے بند ہو چکے تھے مگر جب سروں پر قیامت نازل ہو تو انسان اپنے دفاع کے لئے ہر بندش کو عبور کر جاتا ہے سیلاب میں گھرے ہوئے دہلی کے باشندے بھی ہزاروں دشواریوں کے باوجود حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رح کی بارگاہ جلال تک پہنچ گئے۔

ایک بار پھر خانقاہ کے باہر شور ماتم برپا تھے لوگ تمام آداب سے بے نیاز ہو کر دیوانہ وار چیخ رہے تھے یہ بارش ہمارے لئے تباہی کا سبب بنتی جا رہی ہے آپ دعا کریں کہ آسمان کے دہانے بند ہو جائیں ورنہ ہم پر زندگی کے دروازے بند ہو جائیں گے۔"

تھوڑی ہی دیر بعد حضرت مخدوم جہانیاں گشتؒ خانقاہ کے دروازے پر نمودار ہوئے آپ کے چہرہ مبارک سے ناگواری کے آثار ظاہر ہو رہے تھے۔ بارش کے پانی میں بھیگ جانے والے انسانوں کے جسم کانپ رہے تھے اور ان کی آوازوں میں اس قدر لرزش تھی کہ زباں سے الفاظ بھی صحیح طور ادا نہیں ہو رہے تھے۔ حضرت مخدومؒ نے کانپتے ہوئے لوگوں کے ہجوم پر ایک نظر ڈالی اور پُر جلال لہجے میں فرمایا۔

تم اللہ کے کیسے ناشکر گزار بندے ہو کہ جب آسمان سے پانی رک جاتا ہے تو سینہ کوبی کرتے کرتے اپنے گریبان پھاڑ لیتے ہو۔ اور جب خدا تمہارے کھیتوں کو سیراب کرنے کے لئے ابرِ کرم کو برسنے کا حکم دیتا ہے۔ تو پھر تم کثرتِ آب کو دیکھ کر خوف زدہ ہو جاتے ہو تمھیں ایک حالت پر قرار کیوں نہیں آتا تم اللہ کی مرضی کو اپنی خواہشات کا پابند بنانا کیوں چاہتے ہو؟ جب زمین و آسمان کے مالک سے پانی طلب کیا تھا تو پھر بارش کرم کی دعا کیوں نہیں مانگی تھی؟ حضرت مخدومؒ کے جلال معرفت نے ہجوم کے دلوں پر مزید لرزہ طاری کر دیا تھا۔ "سیدی! ہم بہت گناہگار اور خود غرض ہیں ہمیں اپنے مقاصد کے سوا کچھ نظر نہیں آتا ہماری التجا ہے کہ آپ اہلِ شہر کے لئے آسمانوں سے عافیت طلب کریں۔ انسانی ہجوم حضرت مخدومؒ کو برہم دیکھ کر زار و قطار رونے لگا تھا۔ فریاد کی جانگداز تھی اور فغاں کا آہنگ بڑا جاں سوز تھا۔ مخدوم کو ایک بار پھر بے قرا

ہجوم پر ترس آ گیا۔
تم لوگ مجھے ایک گوشے میں چین سے بیٹھنے نہیں دیتے۔ حضرت مخدوم جہاں گشت کے لہجے سے جلالِ معرفت نمایاں تھا مگر آپ دلی طور پر ضرورت مندوں کے ہجوم سے ناراض نہیں تھے تمہیں کس نے فریب میں مبتلا کر دیا ہے کہ میری دعا سے پانی برسنا شروع ہو جائے گا۔ اور پھر میری ہی التجا سے بارش بند ہو جائے گی۔ تم اللہ کے نظام کو سمجھتے کیوں نہیں؟ اس کے یہاں ہر شئے کا وقت مقرر ہے بارش اسی کے حکم سے جاری ہوئی تھی اور اس کی مرضی سے بند ہو جائے گی۔ تم اپنے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ۔ میں تمہاری سلامتی کے لئے دعا کروں گا۔ مگر یہ کوئی نہیں جانتا کہ میری دعا درِ قبولیت تک پہنچ جائے گی یا زمین و آسمان کے درمیان ہی سے واپس آ جائے گی۔ یہ کہہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت خانقاہ کے اندر تشریف لے آئے اور انسانی ہجوم مطمئن چہروں کے ساتھ اپنی اپنی قیام گاہ کی طرف جانے لگا یہ اطمینان اسلئے تھا کہ ہر شخص حضرت مخدومؒ کی طبیعت سے واقف تھا آپ بظاہر سخت نظر آتے تھے آپ کے دل میں بہت گداز تھا۔ مخلوقِ خدا کی بے چینی سن کر راتوں کو سو بھی نہیں سکتے تھے اس وقت تک اپنے حضور دعائیں مانگتے رہتے تھے جب تک پریشان حال بندوں کو سکون نہیں مل جاتا تھا۔ اس وقت بھی یہی صورتِ حال درپیش تھی بظاہر حضرت مخدوم جہانیاں جہاں

گشتؒ اہلِ شہر سے خفا نظر آ رہے تھے مگر درپردہ آپ کی یہ کیفیت تھی جب تمام لوگ چلے گئے تو آپ خالق عرض و سما کے سامنے سجدہ ریز ہو گئے اور باشندگانِ دہلی کے لئے شدید رقت آمیز لہجے میں دعائیں کرنے لگے۔

پھر لوگ اس وقت حیران رہ گئے جب بارش کا زور ٹوٹنے لگا اور آہستہ آہستہ پانی برسنا بالکل بند ہو گیا یہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ کی اس قدر مشہور کرامت ہے کہ لاکھوں انسان اس کے چشم دید گواہ تھے یہ کوئی دیومالائی فسانہ نہیں کہ چند عقیدتمندوں نے ایک بزرگ کے نام ساتھ منسوب کر دیا اس واقعے کی ایک تاریخی حقیقت ہے کہ جیسے مشہور و معتبر مورخ محمد قاسم نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف تاریخ فرشتہ میں تفصیل کے ساتھ درج کیا ہے۔

زمین کا طول و عرض

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ کے بارے میں مشہور ہے کہ جب آپ کسی دور دراز علاقے میں جانا چاہتے تھے تو کرۂ خاک کا طول و عرض کم کر دیا جاتا تھا اور زمین کی طنابیں کھینچ دی جاتی تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ مخدوم جہانیاںؒ صبح کے وقت ملتان میں نظر آتے تھے اور سہ پہر کو دہلی میں جلوہ افروز ہوتے تھے۔ مخالفین نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح اس راز سے پردہ ہٹ جائے

مگر یہ کس طرح ممکن تھا؟ اللہ نے اپنے کرم بے بیاں سے حضرت مخدومؒ کو یہ صفت خاص بخشی تھی اور آپ اسی لئے یہاں گشت کہلاتے تھے مشہور بزرگ حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانیؒ نے آپ کی روحانی عظمت کے بارے میں اس طرح اظہارِ خیال کیا ہے۔

"حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ سے ظاہر ہونے والی کرامات کا شمار ممکن نہیں آپ کو قدرت نے جس طرح روحانی قوتیں بخشی تھیں کہ اولیاء متاخرین میں سے کسی کو حاصل نہیں" مشہور چشتی بزرگ شیخ علاء الدین علاء الحق بنگال میں قیام پذیر تھے۔ جب آپ کا آخری وقت آیا تو تمام مریدوں، خدمت گاروں اور عزیزوں کو جمع کر کے فرمانے لگے۔

"میں بہت جلد دنیا سے رخصت ہونے والا ہوں۔ جب میری روح عالم بالا کی طرف پرواز کر جائے تو میرے جنازے کو کفن سے آراستہ کر کے رکھ دینا" ایک عجیب پراسرار سی وصیت تھی۔

خدام کچھ دیر تک خاموش کھڑے رہے پھر ایک خدمت گار نے بڑے ادب سے پوچھا۔

"آپ نے نمازِ جنازہ پڑھانے کے لئے کسی کو حکم نہیں دیا۔

"اللہ وہ کسی نہ کسی سے ادا کرا دے گا" حضرت علاء الدین چشتی نے بے نیازی سے فرمایا۔

"شیخ المحترم اس سلسلے میں بھی ہماری رہنمائی کر دیجیئے ورنہ ہو سکتا ہے ہم لوگ کسی غلطی کے مرتکب ہو جائیں اور اس شخص کو نماز جنازہ کی امامت کے لیئے کھڑا کر دیں۔ جسے آپ پسند فرماتے ہوں۔" دوسرے مرید نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

اپسند تو ایک ہی شخص ہے۔ اس بار حضرت شیخ علاء الدین چشتیؒ کے ہونٹوں پر ایک دل افروز تبسم ابھر آیا تھا۔

"وہی میری نماز جنازہ پڑھائے گا۔"

"وہ پسندیدہ ہستی کون ہے؟" ایک مرید نے ادب واحترام کے ساتھ سر جھکا کر پوچھا۔

"میرا محبوب" مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ وہی میری نماز جنازہ پڑھائے گا۔ اور وہی مجھے اپنے ہاتھوں سے سپرد خاک کر دیگا۔ حضرت علاء الدین چشتیؒ نے بالآخر انکشاف کر دیا تھا۔

شیخ کی زبان سے حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ کا نام سن کر خانقاہ میں سناٹا چھا گیا تھا تمام مرید اور خدمت گار سر بھکے۔ اور ان کے چہروں پر سوالیہ نشان ابھر آیا تھا

"حضرت مخدومؒ بنگال سے بہت دور ملتان میں مقیم ہیں پھر وہ آپ کی آخری رسم ادا کرنے کے لئے کیسے تشریف لائینگے؟"

ایک مرید نے اپنے خدشات کا اظہار تو کر دیا تھا۔ مگر اس طرح سے اس کی زبان سے لکنت نمایاں تھی۔

"یہ سوچنا تمہارا کام نہیں۔ مخدومؒ۔ یہاں تک کس طرح پہنچیں گے؟"
اب کی بار حضرت علاء الدین چشتیؒ کے لہجے میں ناگواری نمایاں تھی۔ "جس نے انہیں مخدوم بنایا ہے۔ وہی ان کی سواری کا انتظام کرے گا۔"
اس وضاحت کے بارے میں خدمت گاروں کے ذہن میں پیدا ہونے والے اندیشے ختم نہیں ہوئے تھے۔ اگرچہ مریدوں کے استفسارات گستاخی کے زمرے میں آتے تھے لیکن پھر بھی ایک خادم اپنی زبان پر قابو نہیں رکھ سکا۔ "شیخ محترم بالفرض اگر مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ کسی مجبوری کے سبب تشریف نہ لاسکیں تو اس صورت میں غلاموں کے لئے کیا حکم ہے؟"
"مخدوم کیوں نہیں آئیں گے؟ حضرت شیخ علاء الدین چشتی نے اس طرح فرمایا جیسے آپ کی زبان اور آنکھوں سے محبت کا آبشار جاری ہو۔ آج حاضرین پہلی بار اندازہ ہوا تھا کہ ایک بزرگ کتنی عقیدت سے دوسرے بزرگ کا نام لیتا ہے "تم تو جانتے ہو کہ مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ کون ہیں؟
"حضرت علاء الدین چشتیؒ نے خدام کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا پھر خود ہی فرمانے لگے مخدومؒ تو وہ ہیں جو اپنے اللہ سے عہد کر چکے ہیں انھیں اچھی طرح سے معلوم ہے کہ نگاہ مرد مومن میں عہد کی کیا قیمت ہوتی ہے۔؟ وہ آئیں گے انہیں اپنا عہد پورا کرنے کے لئے آنا ہی ہوگا بالفرض

اگر قدرت کی ڈالی ہوئی زنجیر نے ان کے قدموں کو آگے بڑھنے سے روک دیا تو پھر میرے جنازے کو یوں ہی زمین پر پڑا رہنے دینا اللہ جو کچھ کرے گا بہتر کرے گا" یہ کہہ کر علاء الدین چشتی نے خدام کی طرف سے منہ موڑ لیا جس کا واضح مطلب یہی تھا کہ شیخ اب اس سلسلے میں کوئی بات کرنا نہیں چاہتے پھر وقت معلوم آیا اور حضرت شیخ علاؤالدین چشتیؒ دنیا سے رخصت ہوگئے مریدوں پر غم و عالم کا ایک کوہ گراں ٹوٹ پڑا۔ شیخ کی کھلی وصیت کے باوجود مریدوں اور خدمتگاروں کو اس بات کی بھی فکر لاحق تھی کہ آخر تدفین ہو گی ؟ مخدوم جہانیاں یہاں ہزاروں میل دور کا فیصلہ طے کرکے پنجاب سے بنگال کس طرح پہنچے ہوں گے ذہنوں میں ایک عجیب سا شور برپا تھا اور ہوش و خرد منتشر ہو چکے تھے۔ مگر فرمان شیخ آخر فرمان شیخ تھا حضرت علاء الدین چشتی کو غسل دے دیا گیا اور پھر کفن پہنانے کے بعد میت وسیع و عریض میدان میں رکھ دی گئی۔ ایک تو علاؤالدینؒ کے ہزاروں عقیدت مند اور دوسرے وہ لوگ جو مخدوم جہانیاں گشتؒ کو نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے دیکھنا چاہتے تھے غرض کثرت ہجوم سے پورا میدان بھر گیا یہ خبر پہلے ہی شہر میں گرم ہو چکی تھی کہ پنجاب کے ایک بزرگ حضرت شیخ علاء الدین چشتی کی نماز جنازہ پڑھانے آگئے۔ نتیجتاً اہل دل حضرات بھی اور عام عقیدت مند بھی میدان کی طرف رواں دواں تھے اور پھر وہ لمحہ بھی آگیا جب ایک کشادہ مقام بے شمار انسانوں کی موجودگی کے سبب تنگ نظر آنے لگا

ذہنوں میں ہیجان برپا تھا دل فکر و اضطراب سے لبریز تھے اور ہر آنکھ اس مرد خدا کو دیکھنے کے لئے بے چین تھی۔ جو ہزاروں میل کا سفر طے کر کے بنگال آئے تھے انسانی عقل عاجز تھی۔ اور بیشتر افراد نے اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا کہ مختصر ترین وقت میں اس قدر طویل فاصلے طے کیے جا سکتے ہیں۔ اتنے بڑے ہجوم میں بس چند اہل معرفت اس راز سے باخبر تھے کہ اللہ ہر شئے پر قادر ہے۔ وقت تیزی سے گزرتا رہا اور جب ہزاروں کا مجمع مکمل طور پر مایوسی کا شکار ہو گیا تو حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ میدان کے ایک گوشے میں نظر آئے آپ کا روشن و پرجلال چہرہ دیکھتے ہی لوگوں کو یقین آگیا کہ یہ وہی بزرگ ہو سکتے ہیں جن کے بارے میں حضرت علاء الدین چشتی نے وصیت فرمائی تھی۔

مخدوم جہانیاں جہاں گشت تیز قدموں سے جنازے کے قریب تشریف لائے اور لوگوں کو نماز کی صف بندی کے لئے حکم دیا پھر ہزاروں انسانوں نے ایک مرد خدا کی نماز جنازہ اس طرح پڑھی کہ ہر آنکھ اشکبار تھی اور ہر دامن آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔

نماز کے بعد حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ نے حضرت علاء الدین کے چہرے سے کفن ہٹایا چند لمحوں تک اس رخ تاباں کو دیکھتے رہے پھر روتے ہوئے فرمایا! شیخ آپ بے شک عظیم تھے کہ اس گناہ گار کو یہ اعزاز بخشا اللہ آپ کی قبر نور سے بھر دے

اور آپ پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل کرے " مخدوم جہانیاںؒ کے ساتھ دوسرے لوگ بھی حضرت علاء الدین چشتیؒ کے آخری دیدار میں محو ہو گئے پھر جب ہجوم کو ہوش آیا تو حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ کا دور دور تک پتہ نہ تھا ۔

ہندو عورت

مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ کی ایک بڑی کرامت یہ بھی ہے کہ بے شمار ہندوؤں نے آپ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا ۔ ایک ہندو عورت کے قبول اسلام کا واقعہ تو ہندوستان گیر شہرت رکھتا ہے وہ ہندو عورت اپنے مذہب کا بہت زیادہ علم رکھتی تھی اس نے برہمنوں اور پنڈتوں سے لے کر ان سادھوؤں اور جوگیوں تک سے ملاقاتیں کی تھیں ۔ جو اپنے فن (شعبدہ بازیوں) میں ماہر سمجھے جاتے تھے خود وہ عورت بھی دیو مالائی علم کا کرتے کرتے شعبدہ بازیوں کے بہت سے امور پر حادی ہو چکی تھی جب اس نے ایک دن سنا کہ بے شمار ہندو اپنا آبائی مذہب ترک کر کے مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ کے حلقہ بیعت میں شامل ہو رہے ہیں تو وہ بہت زیادہ برہم ہوئی ۔ اس نے سخت عالم طیش میں اعلان کیا کہ وہ اپنی روحانی قوتیں استعمال کر کے اپنے ہم مذہبوں کو اس مسلمان فقیر کی قید سے چھڑا لے گی ۔ اور کوئی ہندو اسلام کا نام نہیں لے گا ۔ غرض اسی قسم کے ان

گنت دعوؤں کے بعد عورت حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ کی خانقاہ میں داخل ہوئی۔ حضرت مخدوم نے جب ایک عورت کو آتے دیکھا تو خدمت گاروں کو حکم دیا۔ کہ وہ خانقاہ کے باہر چلے جائیں عورت غضب ناک حالت میں اندر آئی۔ مگر جیسے ہی اس کی نظر حضرت مخدوم جہانیاں گشتؒ کے رخ روشن پر پڑی اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھی۔

پھر نہایت دردناک لہجے میں چیخنے لگی "میں نے جو کچھ کتابوں میں پڑھا وہ محض دیوانگی کا ایک افسانہ تھا۔ میں نے جن لوگوں کی رہنمائیں دیکھیں وہ شعبدہ بازیاں تھیں میں نے جو کچھ سیکھا وہ صرف باطل تھا۔ میں نے جہل و گمراہی کے تاریک سایوں کے پیچھے بھاگتے بھاگتے اپنی عمر تباہ کر ڈالی" بہت" بہت دیر تک اس ہندو عورت پر پذیرائی کیفیت طاری رہی پھر ہوش کچھ بحال ہوتے تو حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ سے فریادی لہجے میں کہنے لگی۔

"شیخ! میرے دل و دماغ میں سجے ہوئے بت خانوں کو مسمار کر دیجئے۔ اور مجھے اس آگ سے بچا لیجئے جو اپنی فطرت میں بڑی ہولناک ہے۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ نے اسے تسلی دی اور پھر کلمہ طیبہ ادا کرتے ہی ہندو عورت کے دل و دماغ کی ساری تاریکیاں چھٹ گئیں اور کچھ دن تک حضرت مخدومؒ کے

زیر تربیت رہ کر اسنے ولایت کا درجہ حاصل کیا پھر جیسے ہی اس ہندو عورت کے قبول اسلام کی خبریں دوسرے شہروں تک پہنچیں تو وہاں بھی زلزلہ سا آگیا لاتعداد ہندو حضرت مخدومؒ کی خانقاہ کی جانب دوڑے اور اپنی روح کے تاریک مکانوں کو ایمان کی روشنی سے سجانے لگے۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ کو چھتیس بار حج کی سعادت حاصل ہوئی۔

آخری حج کے بارے میں مشہور عالم مولانا شمس الدین کی روایت ہے کہ وہ اس سفر میں حضرت مخدومؒ کے ہمراہ تھے اس جہاز میں دوسرے علاقے کے کچھ درویش بھی سفر کر رہے تھے۔ ابھی تین چار دن ہی گزرے تھے کہ درویشوں کے دل میں مچھلی کھانے کی خواہش پیدا ہوئی۔ مگر انہوں نے کسی سے اظہار نہیں کیا۔ کیوں کہ بحری سفر میں مچھلی کا حصول تقریباً ناممکن تھی۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ نے درویشوں کی طرف دیکھا اور مسکراتے ہوئے فرمایا۔ ..... "حق تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔ دوستوں کی خواہش بہت جلد پوری ہو جائے گی۔

درویشوں نے بڑی حیرت سے حضرت مخدومؒ کی طرف دیکھا مچھلی کھانے کی خواہش جو ان کے سینوں کی گہرائیوں میں دبی ہوئی تھی وہ حضرت مخدومؒ پر کس طرح ظاہر ہو گئی۔

ابھی تمام درویش و استعجاب میں مبتلا تھے کہ ایک دو من کی مچھلی پانی سے اچھل کر جہاز میں آگری۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ضیافت کا انتظام کیا ہے۔

مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ نے درویشوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ "اپنے خالق کی نعمتوں کا شکر ادا کرو۔"

پھر اس مچھلی کو بھون کر کھایا گیا...... اور جہاز کے تمام مسافروں کو معلوم ہو گیا کہ اس سفر میں اللہ کا ایک ولی اُن کا ہم سفر ہے

ختم خواجگان پڑھنے کے لئے ایک سفید چادر اور ایک سو گیارہ دانے ہونے لازمی ہیں۔ حلقہ بنا کر باقاعدہ نظم و ضبط کے ساتھ اجتماعی طور پر یا انفرادی طور پر پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن اجتماعی طور پر پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے اسلیئے کافی تعداد میں اکٹھے ہوکر اس ختم شریف کو پڑھیں پڑھتے وقت کامل خاموشی اور فضول باتوں سے پرہیز کریں۔ اور احتیاط کے ساتھ اسمائے حسنیٰ کی تلاوت کریں۔

ختم خواجگان کے بعد مراقبہ کم از کم پانچ منٹ اور اس کے بعد ذکر بالجہر پھر ذکر نفی اثبات اور اسم ذات بالجہر پانچ پانچ منٹ یا زیادہ بھی کر سکتے ہیں۔ پھر شجرہ شریف پڑھیں اس کے بعد تمام حاجات کے لیئے دعا کریں۔

ہر بار شروع میں بسم اللہ ضرور پڑھیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد شریف .... ۷ بار

درود شریف .... ۱۰۰ بار

سورۃ الم نشرح .... ۷۹ بار

قل ھو اللہ شریف .... ۱۰۰۰ بار

الحمد شریف .... ۷ بار

درود شریف .... ۱۰۰ بار

اس کے بعد مندرجہ ذیل کلمات حسب تعداد افراد نین تین یا پانچ پانچ یا سات سات بار پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ	ط	۱۱۱ بار
اَللّٰھُمَّ یَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ	ط	" "
اَللّٰھُمَّ یَا حَلَّ الْمُشْکِلَاتِ	ط	" "
اَللّٰھُمَّ یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ	ط	" "
اَللّٰھُمَّ یَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ	ط	" "
اَللّٰھُمَّ یَا مُنْزِلَ الْبَرَکَاتِ	ط	" "

اَللّٰھُمَّ یَا شَافِیَ الْاَمْرَاض ط " "

اَللّٰھُمَّ یَا رَازِقَ الْعِبَاد ط " "

اَللّٰھُمَّ یَا مُعْطِیَ الْخَیْرَاتِ وَالْحَسَنَاتِ ط " "

اَللّٰھُمَّ یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَات ط " "

اَللّٰھُمَّ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَاب ط " "

اَللّٰھُمَّ یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَاب ط " "

اَللّٰھُمَّ یَا خَیْرَ النَّاصِرِیْن ط " "

اَللّٰھُمَّ یَا خَیْرَ الْحَافِظِیْن ط " "

اَللّٰھُمَّ یَا خَیْرَ الرَّازِقِیْن ط " "

اَللّٰھُمَّ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْن ط " "

اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ ط " "

" "

(چوں گدائے مستمند)

بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن ط " "

اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن ط " "

مراقبہ

حلقہ ہائے ذکر و فکر اور دعائے حاجات بتوسل شجرہ شریف اور صلوٰۃ و سلام

ختم جلالی

۱۔ درود شریف بمعہ بسم اللہ شریف ۱۱۱ بار

۲۔ آیت کریمہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

۵۰۰ بار

۳۔ درود شریف بمعہ بسم اللہ شریف ۱۱۱ بار

صرف مراقبہ پانچ منٹ کریں۔ دعائے خیر

۴۔ درود شریف معہ بسم اللہ شریف ۱۱۱ بار

۵۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۵۰۰ بار

۶۔ درود شریف بمعہ بسم اللہ شریف ۱۱۱ بار

مراقبہ پانچ منٹ

دعائے خیر

ختم سہروردی

۱۔ سورۃ فاتحہ بمعہ بسم اللہ شریف — سات مرتبہ
۲۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ شریفی بجمالک — ایک سو مرتبہ
۳۔ یا حیّ یا قیوم — ایک ہزار مرتبہ
۴۔ درود شریف بمعہ بسم اللہ شریف — ایک سو مرتبہ
۵۔ سورۃ فاتحہ بمعہ بسم اللہ شریف — سات مرتبہ
۶۔ اغثنی یا غیاث المستغیثین

مراقبہ اور دعائے خیر

یہ یاد رکھیں کہ درود شریف جو عام وظائف یا ختم خواجگان شریف میں پڑھا جاتا ہے وہ یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

۷۸۶

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سلسلۂ اوراد اور وظائف

شمار نمبر	عبادت اوقات	وظائف
۱	صبح کی نماز کے بعد	۱. درود شریف گیارہ مرتبہ الحمد شریف بمعہ بسم اللہ آمین تک اکیس ۲۱ مرتبہ پھر درود شریف گیارہ بار پڑھ کر ہر مقصد کے لیے دعا مانگیں.
۲.	نماز عصر کے بعد	۲. اللّٰہ لا الٰہ الا ھو ایک سو مرتبہ
۳	نماز مغرب کے بعد نماز عشاء کے بعد	۳. اللّٰہ الصمد ایک سو مرتبہ ۴. درود شریف ایک سو مرتبہ قل شریف سو مرتبہ

نوٹ :- اس کے علاوہ مخصوص وظائف اور دیگر معاملات کے لیئے اعلیحضرت سے رجوع کریں۔ اس کے علاوہ بہت سے وظائف ہیں تعداد میں زیادہ ہیں جسکی خاص اجازت ضروری ہوتی ہے وہ آپ ہر وقت لے سکتے

مندرجہ ذیل قرآنی سورۃ مبارک
آپ پڑھ سکتے ہیں
لیکن اس کی اجازت لینی
ضروری ہے۔
(۱) سورۃ یٰسین (۲) سورۃ مزمل (۳) سورۃ رحمٰن اور دیگر اسی قسم کی
سورتیں پڑھنے کے لئے اجازت لینا ضروری ہے اگر
آپ اس کے علاوہ کوئی چلہ کشی وغیرہ کرنا چاہیں تو اس کے
لئے باقاعدہ اجازت حاصل کریں۔
درود تاج۔ درود مستغاث۔ درود ہزارہ۔ دعائے گنج العرش
اور دعائے جمیلہ حزب البحر حاجات کے لئے پڑھنے
کی اجازت حاصل کریں۔
(خط و کتابت کا پتہ یہ ہے)
سید لعل شاہ بخاری
امیر اخوت اسلامی سجادہ نشین آستانہ قلندری دینہ ضلع جہلم
ٹیلی فون نمبر 0541-630937

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرہ طریقت سہروردی

رحم کر یا رب درِ فیض و عطا کے واسطے
بخش دے ہمکو محمد مصطفٰے کے واسطے
ہو دعا پوری شہید کربلا کے واسطے

یا اللہ حسن محمد کی ضیاؤں کے طفیل روضۂ محبوب کی دلکش فضاؤں کے طفیل
مصطفٰے کی دردبیں دوبی دعاؤں کے طفیل بہر اُمت رات دن کی التجاؤں کے طفیل

باب رحمت کھول دے اس بے نوا کے واسطے
بخش دے ہم کو محمد مصطفٰے کے واسطے
ہو دعا پوری شہید کربلا کے واسطے

یا اللہ رحم کر بہر جناب مرتضٰے نام ہے جن کا علی اور ہے لقب مشکل کشا
شاہ مرداں شیر یزداں قوت پروردگار لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار

رحم کر اس تاجدار ہل اتی کے واسطے
بخش دے ہمکو محمد مصطفٰے کے واسطے
ہو دعا پوری شہید کربلا کے واسطے

یا اللہ لطف و کرم کر صدقہ زہرا بتول غازۂ حوران جنت جنکے قدموں کی ہے دھول

جس نے عورت کو بتائے زندہ رہنے کے اصول　　مادرِ شبیر و شبر قرۃ العین رسول

جس نے سب کچھ دیدیا تیری رضا کے واسطے

رحم کر یارب محمد مصطفیٰ کے واسطے

ہو دعا پوری شہید کربلا کے واسطے

یا اللہ سرکار شبیر کی شہادت کے طفیل　　سرورِ کونین سے حسن شباہت کے طفیل

سیدِ آلِ نبی سردارِ جنت کے طفیل　　مرتضیٰ کے لاڈلے زہرا کی راحت کے طفیل

کھول دے گنج سخا مجھ پر خطا کے واسطے

رحم کر یارب محمد مصطفیٰ کے واسطے

ہو دعا پوری شہید کربلا کے واسطے

یا اللہ کر عطا صدقہ غم شبیر کا　　دیکھ لوں میں بھی سراپا حیدری تصویر کا

تاج پہنایا گیا یارب جسے تطہیر کا　　خون جس کا بن گیا مظہر تری تنویر کا

جان دی جس نے تیرے دین کی بقا کے واسطے

رحم کر یارب محمد مصطفیٰ کے واسطے

ہو دعا پوری شہید کربلا کے واسطے

یا اللہ حسن حسین کی محبت کر نصیب　　خواجہ حبیب عجمی کی پاک فطرت کر نصیب

خواجہ داؤد طائی کی الفت کر نصیب　　خواجہ معروف کرخی کی طرح عبادت کر نصیب

خواجہ سری سقطی مقتدا کے واسطے

رحم کر یارب محمد مصطفیٰ کے واسطے

ہو دعا پوری شہید کربلا کے واسطے

جنید بغدادی کے صدقے کر عطا یا اللہ
ہوں میں محشر کو حامی ممتاز علی دینوری

اسود احمد دینوری کی محبت کر عطا
ابو عبداللہ سہروردی کا بنا مجھ کو گدا

خواجہ وجیہ الدین سہروردی کے واسطے
رحم کر یارب محمد مصطفیٰ کے واسطے
ہو دعا پوری شہید کربلا کے واسطے

ابو نجیب سہروردی کے صدقے رزق دے
ضیاء الدین سہروردی کے صدقے تھام لے

بخش دے ان پاپ میرے بہاء الدین زکریا صدقے
اور سید جلال الدین سرخ بخاری کے صدقے

سہروردی فیض کے سجر سخا کے واسطے
رحم کر یارب محمد مصطفیٰ کے واسطے
ہو دعا پوری شہید کربلا کے واسطے

سید سلطان احمد کبیر کا ہوں یارب میں گدا
مخدوم جہانیاں جہاں گشت ہوں میرے رہنما

ناصر الدین بخاری کی یاد ہو مجھ کو عطا
سایہ داماں عطا ہو سید علم الدین بخاری کا

شہ محمد الف ثانی دلربا کے واسطے
رحم کر یارب محمد مصطفیٰ کے واسطے
ہو دعا پوری شہید کربلا کے واسطے

خواجہ معصوم قیوم جہاں کا ساتھ ہو
یا الٰہی حجۃ اللہ جان جاں کا ساتھ ہو

شہ زبیر عالی قدر ارفع نشاں کا ساتھ ہو
خواجہ اشرف قطب دین قطب زماں کا ساتھ ہو

شاہ جمال اللہ جمال اتقیا کے واسطے
رحم کر یارب محمد مصطفیٰ کے واسطے

ہو دعا پوری شہید کربلا کے واسطے

محمد علیمی کی مسیحائی کا صدقہ کر عطا
فیض سے فیض اللہ کے دامن کو بھر دے یا اللہ

کر عطا نور محمد کی ضیاؤں کی ضیا
بخش دے بادا جی چوراہی کا فیض بے بہا

اپنے در کے ہر فقیر خوش ادا کے واسطے

رحم کر یا رب محمد مصطفیٰ کے واسطے

ہو دعا پوری شہید کربلا کے واسطے

یا الٰہی دور کر درد و الم رنج و بلا
بہر ثانی جماعت علی شاہ جانِ وفا

بو الفدا و مالک اقلیم تسلیم و رضا
عکس حسن مصطفیٰ ظلِ علی شیرِ خدا

بخش دے بیبد کے زہد و اتقا کے واسطے

رحم کر یا رب محمد مصطفیٰ کے واسطے

ہو دعا پوری شہید کربلا کے واسطے

دونوں عالم کی عطا کر رحمتیں اے کردگار
بہر شہزادہ علی اکبر شہِ عالی وقار

ہیں جو لاثانی کے چمنستان کی تازہ بہار
جن کا نام پاک ہے وجہِ سکون وجہِ قرار

ہے وسیلہ جن کا کافی ہر دعا کے واسطے

رحم کر یا رب محمد مصطفیٰ کے واسطے

ہو دعا پوری شہید کربلا کے واسطے

یا الٰہی سلسلہ سہروردی قائم رہے
طالبانِ حق کو ملتا فیض یہ دائم رہے

سایہ دامان رحمت میں ترا صائم رہے
تیری الفت میں نہ کچھ غم لومۃ لائم رہے

سیّد لال شاہ سبخاری رہنما کے واسطے
رحم کر یارب محمد مصطفےٰ کے واسطے
ہو دعا پوری شہید کربلا کے واسطے

حضرت سیّد لعل شاہ بخاری صاحب کے صاحبزادے

حضرت سیّد لعل شاہ بخاری جلالی سُہروردی صاحب کے دو صاحبزادے ہیں۔ بڑے صاحبزادے سیّد شیر علی بخاری ہیں اور چھوٹے صاحبزادے سیّد عباس علی بخاری ہیں۔

سیّد شیر علی بخاری

۱۶ شعبان ۱۳۹۶ھ ۱۳ اگست ۱۹۷۶ء کو دینہ میں پیدا ہوئے

ابتدائی تعلیم اپنے والدِ گرامی سے حاصل کی روحانی اور دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ ظاہری علوم کی بھی اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔

بڑے صاحبزادہ صاحب نے اپنے والد صاحب کی نگرانی میں سورۃ مزمل اور سورۃ اخلاص کا عمل کامیابی سے کیا۔ صاحبزادہ صاحب والد صاحب کی بیرون ملک روانگی پر آستانہ عالیہ کا نظم و نسق قائم رکھتے ہیں۔ بڑے حضرت صاحب کچھ عرصہ بیرونِ ملک رہنے والے عقیدت مندوں کی

سیّد عباس علی بخاری　　سیّد لعل شاہ بخاری جلالی　　سیّد شبیر علی بخاری
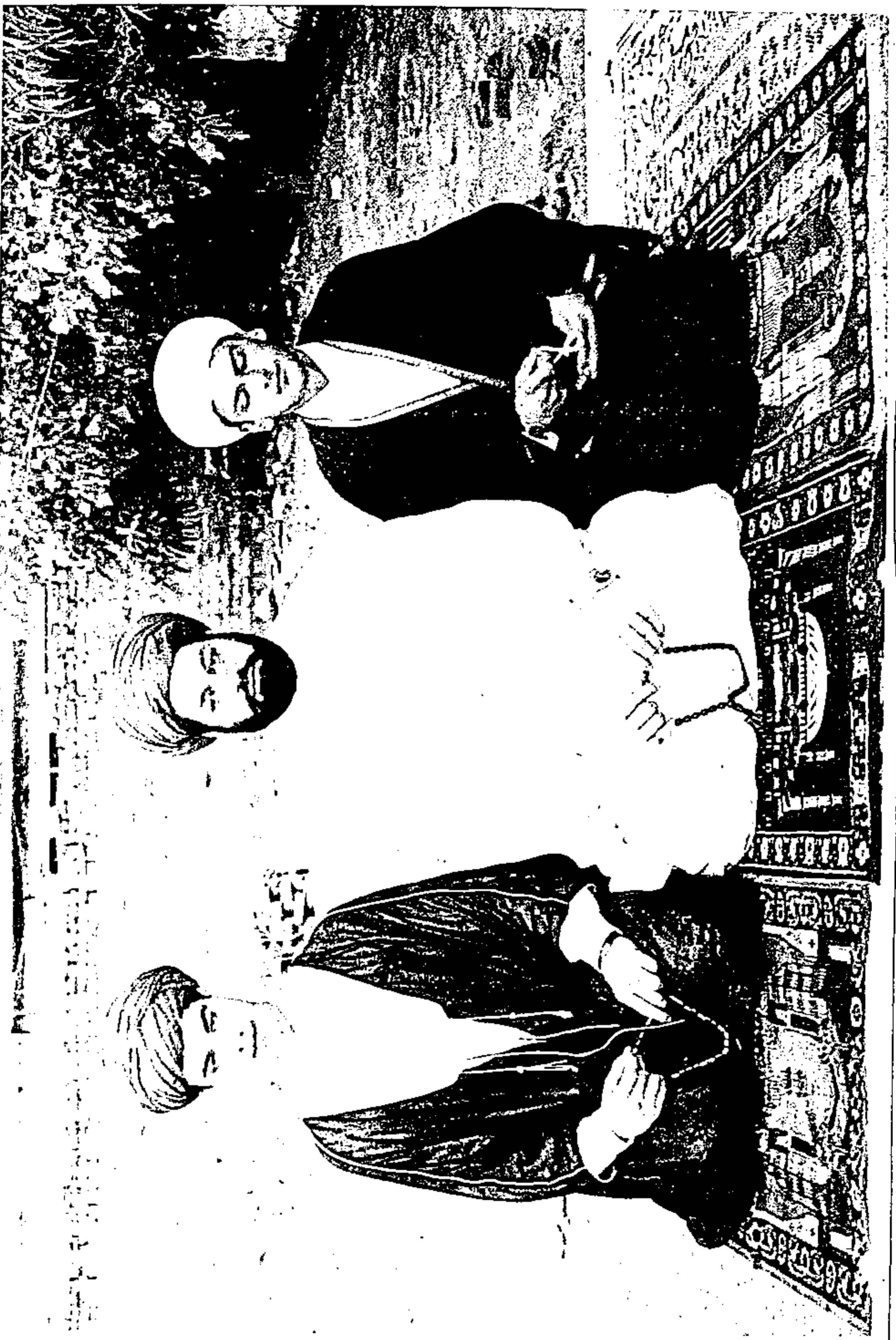
خواہش ہر ان کے پاس رہے ۔ صاحبزادہ صاحب کو عملیات و وظائف کی مکمل اجازت دے کر گئے تاکہ دور دور سے آنے والے سائل اور عقیدتمندان کی غیر موجودگی میں بھی آستانۂ عالیہ قلندری سے فیضیاب ہوتے رہیں ۔

سیّد عباس علی بخاری

آپ چھوٹے صاحبزادے ہیں آپ یکم جنوری ۱۹۷۹ء کو پیدا ہوئے ۔ چھوٹے صاحبزادہ صاحب نے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ علاقہ کے مشہور قاری و حافظ صاحبان سے دینی تعلیم حاصل کی ہے

دونوں صاحبزادگان میں خوش خلقی اور خوش گفتاری اپنے آباؤ اجداد کی طرح بدرجہ اتم موجود ہے ۔
حسنِ سلوک اور عوام الناس سے ہمدردی آپ دونوں کو وراثت میں ملی ہے ۔

بسم اللہ شریف کے فضائل و اعمال

حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ہر کام شروع کرتے وقت اول بسم اللہ پڑھو کہ جس کے اول بسم اللہ ہوتی ہے۔ وہ رد نہیں ہوتا۔ نہ وہ دعا رد ہوتی ہے جس کے اوّل بسم اللہ ہو۔ اور فرمایا بسم اللہ آیت قرآن کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے زینت دی قرآنِ کریم کو بسم اللہ شریف سے کہ ہر سورت سے اول لکھی گئی اور فرمایا جو شخص چاہتا ہے۔ کہ دوزخ سے نجات پائے وہ اکثر بسم اللہ شریف پڑھا کرے (گھر سے نکلتے وقت یا سفر کو جاتے وقت)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھو۔ اللہ تعالیٰ شر شیطان اور ہر نقصان سے بچائے گا۔ اور جب گھر میں داخل ہو تو بسم اللہ اور قل ہو اللہ احد پڑھو۔ اللہ تعالیٰ غنی کر دے گا۔ (پوری بسم اللہ شریف اور پوری سورۃ قل ہو اللہ احد) تذکرۃ الاولیا میں حضرت بشر حافی رحمتہ اللہ علیہ کے ذکر میں لکھا ہے کہ آپ کی توبہ کا آغاز یوں ہوا کہ ایک بار آپ نے ایک کاغذ کا ٹکڑا کہ جس پر بسم اللہ شریف لکھی تھی پلید جگہ پڑا پایا اٹھا لائے اور اسے پاک صاف کر کے خوشبو لگا کر بلند جگہ محفوظ کر کے رکھا۔ اسی رات ایک بزرگ

نے خواب دیکھا کہ وکیلان قضا وقدر کہہ رہے ہیں کہ تو جا اور بشر رند مست کو کہہ کہ تو نے ہمارے نام کی عزت کی ہے ہم تجھے بزرگی بخشتے ہیں۔ وہ آئے یہ پیغام دیا۔ آپ تائب ہوئے اور درجہ ولایت کو پہنچے۔ وضو کرتے وقت اول بسم اللہ پڑھو مغفرت ہوگی۔ کوئی چیز لیتے یا اٹھاتے وقت پرچہ امتحان لکھتے وقت غرض ہر کام کی ابتدا کرتے وقت بسم اللہ شریف ضرور پڑھو برکت ہوگی۔

ارشاد ہے کہ جو شخص ساری عمر میں ایک لاکھ مرتبہ بسم اللہ شریف کامل پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ حرام کر دے گا اور جنت عطا کرے گا۔ جو شخص وقت ۲۱ بار بسم اللہ شریف پڑھے اس رات وہ ہر قسم کے ناگہاں حادثات و شر جن و انسان سے محفوظ رہے گا۔

انشاء اللہ تعالیٰ بسم اللہ اسم اعظم ہے۔ پیشانی اور سینہ پر پوری بسم اللہ شریف لکھیں۔ باعث نجات مردہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ عَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ کہہ کر میت کو لحد میں رکھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ عذاب قبر سے محفوظ ہوگا۔

(الحدیث) رحمت حق بہانے جوید بہانہ می جوید

کلمہ شریف کے فضائل

حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ بہترین ذکر کلمہ شریف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے ظاہر ہے کہ اسی کلمہ کے پڑھنے سے آدمی مسلمان اور مومن بنتا ہے۔ اگر یہ کلمہ نہ پڑھے تو نہ اسے مومن کہا جاسکتا ہے۔ اور نہ کوئی عمل قبول ہوتا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں۔ حق تعالےٰ کے غضب کو دور کرنے کے لئے کلمہ شریف سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ اور کفر کی ظلمتوں اور کدورتوں کو رفع کرنے کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی کلمہ نہیں۔ جس شخص نے صدق دل و ایمان سے کلمہ پڑھا۔ پھر اگر وہ کسی گناہ میں بھی مبتلا ہوا تو بھی یقین ہے کہ اس کلمہ کی شفاعت سے اس کا عذاب دور ہو جائے گا۔ کیوں کہ حضور فخر صادق صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَقَدْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔

اور یہ اعتراض کہ کس طرح فقط اس کلمہ کے کہنے سے جنت عطا ہو گی۔ فقیر کہتا ہے یہ لوگ اس کی عظمت کو نہیں جانتے

اگر حق تعالیٰ تمام جہان کو اسی ایک کلمہ کی برکت سے بخش دے تو بھی اس کے لئے کوئی بڑی بات نہیں اور پھر اس کے ساتھ جب دوسرا کلمہ اس کے حبیب کے اقرار کا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ جمع ہو جاتے اور توحید و رسالت جو نجات کا اصل ہیں مل گئے تو کفر و ظلمت کو ختم جانو۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کلمہ شریف جنّت کی کنجی ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جو شخص چاہتا ہے کہ میرے گناہ بخشے جائیں۔ وہ کلمہ شریف کثرت سے پڑھا کرے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص با وضو کلمہ شریف لاکھ مرتبہ پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بارہ[۱۲] درجے بلند کرے گا۔ اور وہ دنیا سے سلامتی ایمان کے ساتھ جائے گا (جاں کنی کے وقت اس لئے کلمہ پڑھا جاتا ہے اور پڑھایا جاتا ہے۔ اقارب پڑھیں تاکہ فوت ہونے والا ان کی موافقت سے کلمہ پڑھے) اور اس کے پڑھنے والے پر جاں کنی آسان ہوگی۔ اور قبر اس کی منور ہوگی۔ منکر نکیر اچھی صورت سے ملیں گے۔ قیامت کے روز شہدار کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ میزان پر اس کا پلہ بھاری ہوگا۔ پل صراط سے آسانی سے گزرے گا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔ یہ بھی ارشاد ہے کہ جس فوت شدہ کے لئے ایک لاکھ کلمہ شریف با وضو پڑھ کر اسے ثواب پہنچایا جاتے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرماتے گا وہ دنیا سے سلامتی ایمان سے جاتے گا۔ دسویں یہ کہ اللہ تعالیٰ کا

اُسے دیدار نصیب ہو گا۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کریم فرماتے ہیں میرے سوا اگر ساتوں زمین اور ساتوں آسمان میزان کے ایک پلہ میں رکھیں اور دوسرے میں اس کلمہ شریف کو تو اس کا پلہ بھاری ہو گا۔

لازم جانو کہ اپنی عاقبت کی بہتری کے لئے زندگی میں ایک لاکھ بار کلمہ شریف ضرور پڑھا جائے ایک وقت کی ضرورت نہیں ہر نماز کے بعد کچھ تعداد میں پڑھ لیا کریں۔ اور نیت لاکھ کی کر لیں پھر اگر پہلے بھی فوت ہو جائیں گے تو بھی اللہ تعالیٰ لاکھ کا ثواب مرحمت فرمائیں گے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا
اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ
نماز مومنوں کی معراج ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک
اُمّتی نے عرض کیا
اَلسَّلَامُ مِعْرَاجُ الْعَاشِقِیْنَ
دُرُود
عاشقوں کی معراج ہے۔

السلام معراج العاشقین

درود عاشقوں کی معراج ہے

اللہ جل جلالہ

جو وِرد اپنا درود و سلام ہو جائے
نصیب قرب محمد مصطفٰے ہو جائے
پڑھیں درُود جو شوق اعلیٰ حضرت میں
تو سب کو خواب میں دیدار عام ہو جائے

محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
الٰہی عشقِ محمد میں میرا دل معمور ہو جائے
پڑھتا ہوں جو درود وہ بھی مقبول ہو جائے
محمد ؛ محمد
ثنا خواں ہے ہر دو جہاں تمہارا ۔ ہے کتنا حسیں یہ نام تمہارا
بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

فضائل درود شریف

محمدؐ سے صفت پوچھو خدا کی
خدا سے پوچھ لو شانِ محمدؐ

ہم لوگوں کو درود شریف کی ضرورت ہے۔ ہمارے آقا کو اس کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ خود خدا تعالیٰ ان پر درود پڑھ رہا ہے اور واضح طور پر سورۂ احزاب پارہ ۲۲ قرآن پاک میں اللہ جل شانہٗ نے فرمایا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ
یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

درحقیقت لاعلاج کا سو فیصدی کامیاب علاج درود شریف ہے۔ معلوم ہو کہ حق تعالیٰ نے دریاؤں اور سمندروں کی تہ میں بڑی بڑی نعمتیں پوشیدہ رکھی ہیں۔ غوطہ مارنے والے ان قیمتی چیزوں کو حاصل کر لیتے ہیں۔ چنانچہ سچے موتی کی سیپ کو دیکھئے کہ دریا میں غوطہ مارنے والے سچے موتیوں کا ڈھیر لگا دیتے ہیں۔ پھر جب کہ سیپ سے موتی برآمد ہوتے ہیں تو بادشاہوں کے تاج میں لگائے جاتے ہیں اور بادشاہ اس کو سر پر پہنتے ہیں یہ کتنا بڑا اعزاز ہے۔

اب درود خواں جب درود شریف پڑھتا ہے تو وہ تین قسم کے دریاؤں میں غوطہ لگاتا ہے یعنی ایک نورِ توحید کا دریا دوسرا نورِ نبوت کا دریا اور تیسرا نورِ ولایت کا دریا۔ جب اَللّٰھُمَّ بندے نے کہا تو رب تعالیٰ کے تمام اسمائے حسنیٰ کی فضیلت کو پا لیا اور تمام فضائل کو حاصل کر لیا۔

صرف درود شریف کا پہلا لفظ اَللّٰھُمَّ جب کسی نے کہا تو اللہ تعالیٰ کے تمام اسمائے حسنیٰ کی تلاوت ہو گئی۔

سبحان اللہ کیا بابرکت لفظ ہے جس میں توحید کا نور، اسم ذات کا نور اور اسم صفات کے انوار چمک رہے ہیں۔ یہ رحمت الٰہی کا ایسا بے کنار سمندر ہے کہ اس میں غوطہ مارنے والوں کو دونوں عالم میں نہال کر دیتا ہے۔ نہ فقط یہ بلکہ وہ مزا چکھاتا ہے جس

ہے کے بعد ان کی ہوش و حواس اس دنیا میں ہر سے سے بدل جاتے ہیں۔

دیکھی درود شریف پڑھنے والوں کی شان!

پہلے انہوں نے اَللّٰھُمَّ پڑھتے ہوئے نورِ توحید کے دریا میں غوطہ لگا کر ذاکرین کا مرتبہ پایا کہ درود خوان رتبہ ذکر الٰہی اور مرتبہ تقبیل سنت حضرت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچ گیا۔

جب درود خوان یہ الفاظ کہتا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تو یاد رکھئے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے نورِ رسالت اور فضیلت میں غوطہ کھایا ہے۔ یہ غوطہ لاجواب ترین اور سب سے زیادہ سلامتی والا ہے۔ اس غوطہ لگانے سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رحمت الٰہی اس آدمی کو ڈھانپ لیتی ہے، قلب منور ہو جاتا ہے اور دل و دماغ عجیب خوشبو سے معطر ہو جاتا ہے۔

خداوند تعالیٰ نے صاف الفاظ میں فرمایا ہے کہ جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود پڑھے تو اللہ کے فرشتے اس آدمی پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔ جب آدمی عَلٰی اٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ کہتا ہے تو فضل و کرم اور کرامت کے دربار میں غوطہ لگاتا ہے اور پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ سُبحان اللہ۔ اب درود خوان نے نیا لباس پہن لیا۔ جس کو نورانی لباس کہتے ہیں۔ جو آسانی سے میسر نہیں آتا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی

آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

دنیا کے تختہ پر درود شریف جیسی کوئی نعمت نہ پیدا ہوئی ہے نہ ہو گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف پڑھنے میں جو فوائد ہیں اُن کو اس کتابچہ میں باریک بینی سے ملاحظہ فرمائیں اور خود فیصلہ کریں کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پہ کتنی کثرت سے ہم لوگوں کو درود پڑھنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو درود شریف عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں محو کر دے (آمین)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

ضروری نکتہ ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ کم ازکم ہر جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو کم ازکم ایک بار ساری کتاب کے سب کے سب درود شریف ضرور پڑھ لے۔ اگر یہ ممکن نہیں تو مہینے میں ایک بار، اگر یہ بھی ممکن نہیں تو سال میں ایک بار۔ اگر یہ بھی ممکن نہیں تو عمر بھر میں ایک بار اس ساری کتاب کے سب کے سب درود شریف ضرور پڑھ لے۔ اس کے شفیع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم روز محشر میں ہوں گے۔ اور اس کو قیامت سے خطرات کا کوئی ڈر نہیں

اے مرادیں دینے والے السّلام
دونوں عالم کے اجالے السّلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ : اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۔

فرمایا اللہ غالب اور بزرگ و برتر نے کہ تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی پر۔ اے ایمان والو! درود بھیجو اور سلام ان کے اوپر۔

اللہ تعالیٰ نے یہ خاص حکم اپنی خاص کتاب قرآن شریف میں خاص بندوں کو دیا ہے، خاص بندوں سے مراد حضور سرور کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو شامل کرکے فرمایا ہے کہ جب خدا اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو اے ایمان والو تم بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً ۔

فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سب سے اچھا آدمی میرے نزدیک وہ ہے جو سب سے زیادہ درود بھیجتا ہے میرے اوپر۔

جس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر زیادہ درود پڑھا اس نے گویا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت خریدلی اور وہ دین و دنیا کا سب سے بڑا سرمایہ دار آدمی بن گیا تحقیق اس کو سب کچھ مل گیا جو اس کے لئے ناممکن تھا۔

اللہ تعالیٰ کا فیصلہ

حق تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ط

(یعنی بلند کیا ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر

امام علامہ قاضی عیاض تفسیر فرماتے ہیں کہ "حق تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے تمہیں اپنی یاد میں سے ایک یاد بنایا جو تمہارا ذکر کرے اس نے میرا ذکر کیا۔ اس کا صاف اور آسان مطلب یہ ہے کہ جس نے حضور پرنور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھا یعنی درود پڑھا تو اس نے تحقیق اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا۔ نہ فقط ذکر بلکہ عالی شان ذکر کیا۔

رحمت میں غوطہ

حضرت شاہ مولانا عبدالحق صاحب محدث دہلوی فرماتے

ہیں کہ درود پڑھنے والو! یاد رکھو تم دریائے رحمت کے تیراک ہو۔

جب اَللّٰھُمَّ صَلِّ کہا تو کرم خداوندی کے دریاؤں میں غوطہ زن ہوئے۔

جب عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ کے الفاظ زبان پر آئے تو تم دریائے رسالت کی موجوں میں آ گئے۔

جس وقت عَلٰی اٰلِہٖ کہا تو اہل بیت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بخششوں میں لہریں لے رہے ہو۔

اے صحرائے معصیت میں پیاسے بھٹکنے والو! کس طرح یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ ایسے ایسے نورانی دریاؤں سے جن سے تمناؤں کی کھیتیاں سرسبز و شاداب ہوتی ہیں، گلشن ایمان ہرا بھرا لہلہاتا ہے، قلب و جگر، دل و دماغ کو سرور و فرحت حاصل ہوتی ہے، روح ایمان کو تر و تازگی ملتی ہے۔ تم تشنہ کام اور نامراد پھرو۔ جلدی سے پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

ذکر نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

درود شریف یعنی صلوٰۃ شریف حضور اقدس صلی اللہ

علیہ و آلہ وسلم کا ذکر ہے۔ جو ذکر الٰہی سے جدا نہیں بلکہ سو فیصدی ذکر الٰہی ہے۔

حضور پر نور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پڑھنا اللہ کا ذکر اور اللہ تعالیٰ کی یاد ہے۔ نہ صرف اتنا بلکہ فعل الٰہی ہے۔ کیونکہ خدا خود حضور پر نور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پڑھ رہا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک ۲۲ ویں پارہ سورہ احزاب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے"۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

اللہ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں،
اے مومنو! تم بھی ان پر درود اور سلام بھیجو۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ "جس کے دل میں محبت نہیں ہے ایمان نہیں ہے۔ محبت کو پیدا کرنے والا سب سے اکسیر نسخہ درود شریف ہے۔ سب سے بڑا فائدہ درود شریف کا یہ ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے اور یہ محبت اللہ تعالیٰ تک بجلی کی طرح پہنچا دیتی ہے۔ مشائخ کرام فرماتے ہیں اور اس ناچیز کا آزمایا ہوا نسخہ ہے۔ اگر مرید کو پیر کامل نہ مل سکے تو درود شریف کی کثرت کرے یہ خدا تک جلد از جلد پہنچانے کا ذریعہ ہے۔

فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

"کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے اس پر اللہ کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ جس پر اللہ کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس پر خود اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے اس پر ساتوں زمینوں اور آسمانوں کی ہر چیز چرند پرند شجر و حجر اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔

(نزہت المجالس)

فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے

کہ "حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا گناہوں کو اس طرح کر دیتا ہے جیسے ٹھنڈا پانی بھڑکتی ہوئی آگ کو

(اصفہانی۔ شفا شریف)

دُرِّ مختار میں اصفہانی روایت کرتے ہیں کہ حضور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھ پر صرف ایک بار درود شریف بھیجتا ہے، وہ قبول ہو جائے تو اللہ تبارک تعالیٰ اس آدمی کے اسی برس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

دلائل الخیرات جو درود شریف کی جامع کتاب ہے۔ اس میں لکھتا ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

فرمایا کہ جس شخص نے کوئی کتاب لکھ کر مجھ پر درود بھیجا (یعنی درود کتاب میں لکھا) تو جب تک اس کتاب میں میرا نام رہے گا۔ خدا کے فرشتے اس آدمی پر درود بھیجنے میں مشغول رہیں گے اور اس کی مغفرت و نجات کی دعا کرتے رہیں گے۔

ابوسلیمان کا فلسفہ

حضرت ابوسلیمان درانی فرماتے ہیں کہ جو کوئی چاہے کہ اس کی حاجتیں پوری ہوں تو دعایں زیادہ سے زیادہ درود شریف حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑھے۔ دعا یا حاجت مانگنے سے پہلے درود پڑھے آخر میں بھی درود پڑھے۔ اللہ تعالیٰ درود کو فوراً قبول کرتا ہے اور جب اول و آخر میں درود ہے اس کو قبول فرمائے گا۔ تو بیچ کا حصہ یعنی حاجت و دعا ضرور قبول فرمائے گا اور اس طرح کام ہو جائے گا۔

ایک ایسی حقیقت
جسکو
سمجھنے کے لئے دل اور دماغ چاہیئے
عجیب سے عجیب حقیقت

یہ واقعی ایک ایسی حقیقت ہے جس کو آنکھوں نے دیکھا اور دل و دماغ نے سمجھا اور بس کچھ کہنے سننے کی ہمت باقی نہیں ہے ایک فنا قلبی کے مرتبہ پر پہنچے والے بزرگ (نام ظاہر کرنے کا حق نہیں) ایک روز عشاء کی نماز کے بعد اپنے پیر کامل کے پاس حاضر ہوئے اور اپنے بزرگ کو دیکھتے ہی چیخ چیخ کر نعرۂ اللہ اکبر لگا کر بے ہوش ہو گئے۔ آخر دو گھنٹے کے بعد جب ہوش آیا تو تحقیق کی گئی کہ بھائی یہ کیا بات تھی جس نے تم کو پاگل بنا دیا۔ آخر حقیقت کیا ہے؟ اس بزرگ نے کہا کہ کیا عرض کروں سینکڑوں چاند اور سورج ہیں کہ جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قبر معطر اور مطہر اور منوّر سے نکل کر حضرت مرشد کامل کے نورانی دل میں پے در پے سما رہے ہیں جس کی روشنیوں

تجلیوں کی تاب مجھ میں نہ رہی اور میں بے اختیار چیخ اٹھا۔ ایک محرم راز نے اس مرشد سے پوچھا کہ حضور یہ جو آپ کے مرید نے سورج اور چاند دیکھے یہ کیا تھے۔ اسپنے چاند اور سورج کہاں سے آئے؟ بزرگ کامل نے آہستگی سے فرمایا کہ اس وقت میں حضور دل سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھ رہا تھا، چونکہ یہ خادم اپنے دل کے آئینہ کا ذکر قلبی اور ذکر خفی سے پوری صفائی کر چکا تھا لہٰذا میرے دل کا عکس اس کے دل کے آئینہ میں چمک اٹھا۔ یہ سب درود شریف کی برکتیں ہیں۔

حاصل مطلب یہ کہ درود شریف چاند اور سورج کی صورت میں ان کو دیکھنے میں آئے۔ حالانکہ چاند اور سورج بھی کیا ہیں، درود شریف ان سے بڑھ کر ہے۔ اس لئے کہ فعل الٰہی ہے، خود خداوند تعالیٰ اس کا عامل ہے سبحان اللہ تعالیٰ۔

مشرق و مغرب کا فرشتہ :۔ دلائل الخیرات میں ایک لاجواب حقیقت

درج ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میرے اوپر بہ سبب تعظیم درود بھیجا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ایک ایسا فرشتہ پیدا کرتا ہے جس کا ایک بازو مشرق میں اور دوسرا بازو مغرب میں اور پاؤں اس کے ساتوں زمینوں کے نیچے میں ہوتے

ہیں اور گردن اس کی عرش سے لگی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے سے فرماتا ہے اے فرشتے! درود بھیج اس بندے کے اوپر جس نے جس طرح درود بھیجا تعظیم کے لئے میرے نبی پر پس وہ فرشتہ قیامت تک اس آدمی پر درود بھیجتا رہتا ہے۔ (سبحان اللہ)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

کہ جس شخص پر کوئی مشکل آئے یا کوئی حاجت ہو، اس کو چاہیے۔ کہ کثرت سے مجھ پر درود پڑھے۔ کیونکہ زیادہ درود رنج وغم کو دور کرتا ہے اور رزق کو زیادہ کرتا ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

چار سو حج

خزانہ ــــــ خزانہ ــــــ خزانہ

حضور سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فضائل حج وجہاد بیان فرمائے کہ جو حج کر کے جہاد کو جائے، ایک جہاد کا ثواب ۴۰۰ حج کے برابر پائے گا۔ وہ لوگ جن میں جہاد کرنے کی طاقت نہیں رہی تھی اس بات کو سن کر ملول اور دل شکستہ ہونے لگے۔ حضور آقائے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا وہ ایسی جزا پائے گا جو چار سو مرتبہ کے جہاد کرنے والے کو ملنا چاہیے۔ (حسن بریلوی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دو مسلمان مصافحہ کرتے وقت درود شریف پڑھتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے رب العالمین غفور الرحیم ان کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

صدقہ اور درود حدیث شریف میں آیا ہے کہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے غصہ کو ٹھنڈا نہیں کرتی جتنا صدقہ۔

لیکن اگر صدقہ دینے کی طاقت نہ ہو تو کیا کرنا چاہیے؟ حضرت

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی مسلمان کے پاس صدقہ دینے کے لئے کوئی چیز نہ ہو تو وہ اپنی دعا میں یہ درود پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ط یہ کتنا آسان اور بیش بہا نسخہ ہے کہ جس کی بدولت دونوں کام ہو جاتے ہیں۔ درود بھی ہو گیا اور صدقہ بھی۔

افلاس کا خاتمہ

شرح احیائے علوم الدین میں روایت ہے کہ کثرت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا افلاس کو دور کرتا ہے۔ واقعی یہ آزمایا ہوا ہے، سو فیصدی صحیح ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی درود شریف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے کاروبار کے متولی اور وکیل ہوں گے۔ حشر، حساب اور تولنے کے وقت میزان میں اعمال کے، پل صراط پر چلنے کے وقت، اس کے علاوہ سب گناہ بخشوا کر اس شخص کو جنت میں داخل کرائیں گے۔

(انشاء اللہ تعالیٰ) (ترتیب الصلوٰۃ صـ ۴۳)

"حصن حصین دینِ اسلام کی ایک لاجواب کتاب ہے
اس کے مصنف فرماتے ہیں کہ درود شریف کے شیریں پھل بے حساب
ہیں کوئی کسی بھی حالت میں گن نہیں سکتا خصوصاً تنگی اور مشکل فکر اور حاجات
سے برآنے میں بار ہا میں نے یہ تجربہ کیا ہے۔ یہاں تک کہ اکثر خوف
اور ہلاکت کی جگہ میں پھنس گیا تو ایسے نازک وقت میں اللہ تبارک و تعالیٰ
نے درود شریف کی برکت سے مجھے نجات بخشی حضرت شیخ عبدالحق محدث
دہلویؒ بھی فرماتے ہیں کہ دنیا اور آخرت میں تکلیفوں سے نجات حاصل
کرنے کے لئے درود شریف سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔

درود کا اصلی فلسفہ

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

کہا گیا ہے مگر ان الفاظ میں صرف یہی الفاظ ہیں جن کو آپ اوپر
دیکھ سکتے ہیں یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا ہے
افضل الذکر اسلئے ہے کہ اس کلمہ شریف میں اللہ محمد دونوں نام
ایک ساتھ آ گئے ہیں، درود شریف میں بھی دونوں نام آ گئے ہیں۔ مگر
دیکھئے کیا راز سمایا گیا ہے ایک سے التجا کی گئی ہے اور دوسرے کے
لئے دعا مانگی گئی ہے۔ یعنی دونوں کو ہم بذاتِ خود مخاطب ہیں۔ اللہ
سے عرض کیا گیا ہے کہ محمد کے اوپر اور ان کی اولاد کے اوپر سلامتی
بھیج یہ الفاظ خود خدا بھی کہہ رہا ہے۔ ہم تو صرف اللہ تعالیٰ کی ہاں

ہیں ہاں ملانے والے ہیں۔

اتنے بڑے مالک اور اتنی پاک واعلیٰ ہستی کی ہاں میں ہاں ملانا کتنا عالی شان کام ہے۔ کتنا زبردست اور کتنا باعث ناز ہے اللہ تعالیٰ سے بھی ہم بات کر رہے ہیں اور حضور پر نور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی۔ اسلئے اگر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ افضل الذکر ہے۔ تو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اعلیٰ ترین دعا ہے۔ وہ افضل الذکر، یہ افضل الدعا۔ اس دعا کو مانگنے سے خدا بھی خوش، اس کا رسول بھی خوش، فرشتے بھی خوش تو روح بھی خوش، غرضیکہ زمین سے آسمان تک سب مخلوق مع اپنے خالق کے خوش ہی خوش اور رحمت کی بارش فوراً برسنے لگتی ہے۔ سبحان اللہ نہ فقط کلمہ افضل الذکر اور درود افضل الدعا بلکہ یہ فلسفہ بھی افضل الفلسفہ بلکہ اعلیٰ ترین فلسفہ ہے بس فقیر محنقر۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

جمعہ کے دن درود کی فضیلت

۱۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن مجھ پر درود پڑھا تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے ساتھ

ایسا عظیم الشان نور ہوگا کہ اگر اس نور کو تمام مخلوق کے درمیان تقسیم کر دیا جائے تو انہیں کفایت دی جائے گی۔ (کنز العمال)

۲۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے دن مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجا تو سو سال کے گناہ اس شخص کے معاف کر دیئے جائیں گے۔ (الدیلمی ابوذرؓ)

۳۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ آسمان سے فرشتے روانہ کرتا ہے ان کے پاس سونے کے قلم اور چاندی کے کاغذ ہوتے ہیں وہ جمعرات کے دن اور جمعہ کی شب میں جو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ درود پڑھتا ہے اس کا نام لکھ لیتے ہیں۔ (کنز العمال)

فرشتوں کے ساتھ نماز

حضرت ابوذری رحمتہ اللہ علیہ نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا کہ آسمان پر فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے۔ حضرت نے سبب پوچھا کہ یہ اعزاز کیسے حاصل ہوا۔ اس شخص نے جواب دیا کہ جب کوئی حدیث لکھنے بیٹھتا اور آقائے نامدار حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام آتا تو فوراً درود شریف لکھ لیتا تھا۔ اس وجہ سے خداوند تعالیٰ نے یہ اعزاز بخشا۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن

مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ اس لئے کہ میری امت کا درود ہر جمعہ کے دن میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے لہٰذا جو مجھ پر زیادہ درود پڑھنے والا ہوگا وہ مجھ سے زیادہ قریب ہوگا۔ (امام بیہقی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن اور جمعہ کی شب کو مجھ پر بکثرت درود پڑھو اس لئے کہ جس نے ایک بار درود پڑھا تو اللہ تعالیٰ دس مرتبہ اس پر رحمتیں نازل کرتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

"حصن حصین" کے مصنف نے بیان کیا ہے کہ درود شریف کے فوائد بکثرت ہیں اس جگہ سب کو درج کرنا ناممکن ہوگا۔ مختصراً یہ کہ قیامت کے دن تنگیوں اور پریشانیوں سے درود شریف کی برکت سے نجات حاصل ہوگی۔ دنیا میں بھی بارہا اس چیز کا تجربہ کیا گیا ہے۔ کہ جب کوئی سخت ترین پریشانی لاحق ہوئی تو وہ درود شریف ہی کی برکت سے زائل ہوئی۔ بزرگانِ دین تاکید کرتے ہیں کہ کم از کم یومیہ ایک سو مرتبہ درود پڑھنا چاہیے، اس سے قلب منور ہوتا ہے۔ بہتر یہ ہوگا کہ کم از کم ۳۱۳ مرتبہ روزانہ درود شریف پڑھا جائے کہ یہ دین و دنیا کے لیے ایک خزانہ ہے۔

خاص الخاص نعمت

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً" یعنی قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ مجھ سے قریب ۔ مجھ پر زیادہ درود پڑھنے والا ہوگا۔ اس سے زیادہ اور کیا نعمت ہو گی ۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قیامت میں قرب نصیب ہوگا ۔ پھر کس چیز کا ڈر ہوگا ۔

امام رازیؒ کا فلسفہ

حضرت امام فخرالدین رازیؒ فرماتے ہیں کہ استغفار اور دُرود میں سے درود کو بہتر جانو ۔ تم دُرود پڑھو اور استغفار کا کام حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چھوڑ دو ، کیونکہ درود شریف تو سراسر عمل الٰہی ہے ۔ اس کے منظور ہونے یا نہ ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ مگر استغفار دعا کی ایک درخواست ہے ۔ کوئی گارنٹی نہیں کہ قبول ہو گی یا نہ ہوگی ۔ اگر دعا میں اخلاص وغیرہ شامل نہیں تو اس کے قبول نہ ہونے کا اندیشہ ہے ۔ اسلئے استغفار کا یقین نہیں کیا جا سکتا لیکن درود کا یقین کیا جا سکتا ہے ۔ اور درود شریف کے قبول ہونے میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ۔ اس لیئے پر امن اور اطمینان بخش راہ یہ ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ درود یعنی صلوٰۃ کا ورد جاری رکھیں اور استغفار کا کام حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے کردیں ۔ وہ ہمیشہ ہی

اپنی امت کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی استغفار اور دعا ہر حال میں قبول ہی قبول ہے ادھر ہمارا درود قبول کی ادھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا (استغفار) قبول دونوں طرف کامیابی ہی کامیابی ہے۔

بشارت

حضرت خالد ابن کثیرؒ کا جب وقت وفات قریب آیا تو لوگوں نے ان کے سرہانے ایک پرچہ کاغذ پر یہ مضمون لکھا ہوا پایا کہ:

بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ لِخَالِدِ بْنِ كَثِيرٍ

یعنی خالد بن کثیر کو دوزخ سے نجات ہے۔ اس کاغذ کے پرچہ کو دیکھتے ہی لوگوں کو بڑا تعجب ہوا۔ سب کے سب فوراً گھر والوں کے پاس جمع ہو کر اس کا سبب دریافت کرنے لگے۔ ہر ایک حیران تھا اور ہر ایک یہ راز سننے کے لئے بے قرار تھا۔ گھر والوں سے معلوم ہوا کہ ہر جمعہ کو دس ہزار مرتبہ حضور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر حضرت خالد بن کثیر درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ ان کا معمول تھا کہ رات کو دس ہزار مرتبہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ پڑھتے تھے۔ سبحان اللہ اس درود شریف کو حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجنے کا انعام ان کو دنیا ہی میں مل گیا، آخرت تو آگے ہے۔ (معراج المومنین صفحہ ۱۸۱)

اس فانی دنیا میں ایسے بھی خدا رسیدہ بزرگ ہیں کہ وہ جب نماز میں التحیات پڑھنے بیٹھتے ہیں اور "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ" کہتے ہیں تو آقائے نامدار حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا باقاعدہ جواب "وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ" سنتے ہیں۔ یہ سب درود شریف کی برکت ہے۔

ستر ہزار نیکیاں ستر ہزار دن

مزرع الحسنات میں درج ہے کہ اگر کوئی شخص اس درود شریف کو پڑھے تو ستر ہزار فرشتے ستر ہزار روز تک اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھتے ہیں (سبحان اللہ)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَاہُ لَہٗ

(الٰہی حضور آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت محمد صلعم کی آل و اولاد پر درود بھیج جو تیرا محبوب اور پسندیدہ ہے)

حضرت عابد الرحمٰن صدیقی صاحب اپنی تصنیف میں فرماتے ہیں کہ خصوصیت کے ساتھ طالب علموں کو یومیہ ایک سو مرتبہ کم از کم درود شریف ضرور پڑھنا چاہیے اس سے

قلب منور ہوتا ہے ۔

اس ناچیز کا بھی یہ اعلان ہے کہ واقعی جلد از جلد قلب کو منور کرنے والی اگر کوئی چیز لاجواب دیکھی تو وہ درود شریف ہے ۔ اسی لئے درود شریف ہے ۔ اسی لئے درود شریف کو تاج الوظائف کہتے ہیں ۔

خدایا التجا یہ ہے کہ آئے جب قضا میری ۔
تو رو برو میرے نبی کا یہ گنبد ہرا

جبرئیل کا درود

ایک روز جبرئیل نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اللہ نے جب مجھے پیدا کیا تو دس ہزار سال تک یہ پتہ نہ چل سکا کہ کیوں پیدا کیا گیا ہوں اور کیا کروں ۔ اس کے بعد ندا آئی اسے جبرئیل ۔ تب معلوم ہوا کہ میرا نام جبرئیل ہے فوراً عرض کیا لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ حکم ہوا ۔ میری پاکی بیان کر ۔ دس ہزار برس تک کیا ۔ پھر حکم ہوا میری بزرگی بیان کر ۔ دس ہزار برس تک یہ کیا ۔ اس کے بعد مجھ پر انوار عرش ظاہر ہوئے ۔ عرش پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا ہوا دیکھا میں نے عرض کیا اے باری تعالیٰ محمد رسول اللہ کون ہیں؟ حکم ہوا اگر محمد نہ ہوتے تو میں تجھ کو پیدا نہ کرتا ۔ بلکہ نہ جنت نہ دوزخ نہ چاند نہ سورج ۔ اسے جبرئیل مجھ پر درود پڑھو ۔ میں دس ہزار برس

تک آپ پر درود پڑھتا رہا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سجدہ اور خدا کا سلام

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لے گئے۔ حتیٰ کہ کھجوروں کے باغ میں داخل ہوئے اور آپ نے سجدہ کیا اور بہت دراز کیا۔ یہاں تک کہ مجھے خوف ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دی ہے۔ عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھنے کے لئے باہر آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر اٹھایا اور فرمایا کہ جبرئیل امین نے مجھ سے فرمایا کہ میں آپ کو اس چیز کی خوشخبری دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی بھی آپ پر درود بھیجے تو میں اس آدمی پر رحمت نازل کروں گا اور جو آپ پر سلام بھیجے تو میں خود اس آدمی پر سلام بھیجوں گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

درود عرش پر

ابن جوزی نے نقل کیا ہے کہ درود شریف عرش سے پہلے کسی مقام پر نہیں رکے گا۔ اور کسی فرشتہ سے اس کا گزر نہیں ہوگا۔ مگر وہ کہے گا کہ اس کے کہنے والے کے لئے دعا کرو جیسا کہ اس نے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا ہے۔

حافظ منذریؒ نے ترغیب وترہیب میں طبرانی کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے۔ اور جو شخص مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس شخص کو قیامت میں شہداء کے ساتھ مقام عطا فرمائے گا۔

جواب امام طبرانیؒ فرماتے ہیں کہ ایک فرشتہ اس کام پر مامور ہے کہ جو کوئی بھی حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا ہے تو وہ کہتا رہتا ہے"۔ وَاَنْتَ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ" یعنی تجھ پر بھی اللہ کی رحمتیں ہوں (وسیلۃ العظمیٰ)

زبدۃ الواعظین میں ہے کہ قیامت کے روز ایک ایسی جماعت ہوگی کہ جن کے منہ چاند کی طرح روشن ہوں گے اور ان کے بال سچے موتیوں سے لبریز ہوں گے اور نور کے ممبر پر اس حال میں بیٹھے رہیں گے۔ اہل جنت کہیں گے کہ تم فرشتے ہو یا انبیاء؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم نہ تو نبی ہیں اور نہ ہی فرشتے ہیں، صرف اتنا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہیں۔

فرشتے حیران ہو کر کہیں گے" یہ مرتبہ کیسے نصیب ہوا" وہ کہیں گے کہ پنج وقت نماز ہم نے آداب اور سنتوں کے ساتھ باجماعت

پڑھی اور اس کے ساتھ جب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک آتا تب آپ کی محبت اور عشق کے باعث دل سے صلوٰۃ (درود) پڑھتے تھے۔

پانچ فرشتے

مجالس الابرار میں ہے کہ انسان کے ساتھ پانچ فرشتے رہتے ہیں۔ ایک سیدھی جانب جو نیکیاں لکھتا ہے۔ دوسرا بائیں جانب جو بدیاں لکھتا ہے تیسرا آگے رہتا ہے جو نیکیوں کی تلقین کرتا ہے چوتھا پیچھے رہتا ہے جو بلاؤں کو دور کرتا ہے پانچواں پیشانی پر رہتا ہے جو درود شریف لکھتا ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچا دیتا ہے۔

(سبحان اللہ)

دُرودِ محمدیؐ

ایک ایسا درود ہے جو ہر کام کے لئے عجیب طاقت ہے درودِ محمدیؐ کے راز کو اب تک کوئی نہیں جان سکا۔

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا امت پر ایک نہیں، بلکہ ایک کروڑ سے بھی زیادہ احسانات ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ یہ کہ ہم بدکار گنہگار اور غافل ہو کر سستی اور کاہلی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ مگر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر وقت درگاہ ایزدی میں اپنی گنہگار اُمت کے بخشوانے کے لئے کوشاں ہیں۔

اگر دن میں اس پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جن کے احسانات کے نیچے ہماری گردنیں جھکی ہوئی ہیں، ایک بار بھی یہ درود شریف پڑھ لیں تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ دس مرتبہ پڑھنے والے پر رحمتیں نازل فرمائے گا۔ اس کے دس گناہ معاف فرمائے گا۔ اور دس نیکیاں دے گا۔ ساتھ ساتھ اس کے دس درجات بلند فرمائے گا۔

نہ فقط یہ بلکہ اس کتاب میں جتنے بھی درود شریف ہیں۔

ان میں سے یہ درود شریف سب کا سردار ہے۔

آج تک اللہ تعالیٰ کے سوائے کسی کو طاقت نہیں کہ اس درود شریف کے فوائد یا فضائل بیان کر سکے۔ اگر اس ساری کائنات کو وقف کر دیا جاتا تو بھی اس درود شریف کے فضائل سے صرف ایک فضیلت کی چوتھائی بھی بیان نہ کر سکتے۔ یہ ناممکن ہے کہ اس درود شریف کے پورے معنی بھی لکھ دیئے جائیں۔ اسلیئے اس درود شریف کو علمائے وقت نے "درود اعظم" کہہ کر پکارا ہے۔

خاص! اگر کوئی چاہے کہ سب کے سب گناہ معاف ہو جائیں۔ قیامت میں کوئی مرتبہ نصیب ہو، فقیری بلکہ قلندری صفت میں مل جائے تو اس درود شریف کا کثرت سے ورد کرے۔ جب کوئی بھی کام نہ ہو، کہیں بھی کامیابی کے آثار نظر نہ آویں، کسی دعا یا وظائف سے کوئی فائدہ نہ ہو تو آخر میں اس درود شریف کا ورد شروع کر دیں ناممکن چیز ممکن ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

یہ درود نہیں بلکہ ایک طاقت ہے جس کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ یہ کیسی طاقت ہے اس کو بھی کوئی بشر بیان نہیں کر سکتا۔ بس اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو آخری علاج کے نام سے پکارا جائے تو درست ہوگا۔

درودِ محمدی اللہ تعالیٰ کی بندوں پر نعمت ہے۔ اس نعمت سے فائدہ اٹھانا آسان ہے۔ اگر صرف ایک مرتبہ بھی اس درود

شریف کو پڑھ لیا جائے تو آدمی رحمت میں سرتاپا غرق ہو جاتا ہے بفضل باری تعالیٰ اس درود کو سنہری حروف میں اس جگہ لکھنا لازمی تھا۔ مگر فی الحال اس کتاب میں اس سیاہی سے لکھا جا چکا ہے۔ آئندہ اللہ تعالیٰ توفیق دے تو سنہری سیاہی میں درج ہوگا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ

اے اللہ! درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد اور حضرت محمد کی اولاد پر

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ

جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں نبی

الْاُمِّیِّ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ صَلٰوۃً

الامی ہیں اس مقدار میں جو تعداد ہو اتنی مخلوق سانس لیتی

دَائِمَۃً بِدَوَامِ خَلْقِ اللّٰہِ ط

ہے درود اتنا جب تک قائم رہے اللہ کی مخلوق۔

راز کیا لکھیں اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے اس درود شریف کی طاقت کو۔ اس دنیا میں کوئی بھی اس درود کے متعلق مکمل طور پر کچھ بیان نہیں کر سکتا۔ کیوں کہ یہ درود ایک ایسی زبردست طاقت ہے جس کو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات جانتی ہے۔ یہ ایک راز ہے جس کو باری تعالیٰ خود جانتا ہے۔

مُحَمَّدٌ

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا نسخہ

(۱) جذب القلوب میں ہے کہ جو شخص پاکی اور طہارت کے ساتھ اس درود شریف کو ہمیشہ کم از کم ۳۱۳ مرتبہ پڑھا کرے گا۔ تو حق تبارک و تعالیٰ خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت پاک سے مشرف فرمائے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلِّمْ کَمَا

یا اللہ درود بھیج محمد اور اس کی آل پر اور سلام بھیج ان پر

تحبُّ و ترضٰی لَہٗ

جوکہ پسندیدہ ہے تمہارا

(۲) مفاخرُ الاسلام میں ہے کہ جو کوئی جمعہ کے روز ہزار بار یہ درود شریف پڑھے گا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

تو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی زیارت پاک سے مشرف ہوگا۔ یا جنت میں اپنی جگہ دیکھ لے گا۔ کم از کم پانچ جمعہ تک یہ عمل کرے۔

۳۔ جامعُ التفاسیرُ میں ہے کہ جو کوئی جمعہ کی شب کو دو رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ (الحمد شریف) کے بعد گیارہ مرتبہ آیۃ الکرسی اور گیارہ بار قل ھو اللہ احد پڑھے اور بعد از سلام سو بار یہ درود شریف پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ

تو انشاء اللہ تعالیٰ تین جمعوں تک حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت پاک سے مشرف ہوگا۔

۴۔ جمعہ کی شب کو دو رکعت نماز ادا کرے۔ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد ۲۵ مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے اور سلام کے بعد ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھے: صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

پانچ جمعوں کے اندر اندر انشاء اللہ تعالیٰ زیارت حضور پاک نصیب ہو جائے گی۔

دین و دنیا میں سو فیصدی

کامیابی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط

یہ لازوال دولت ہے اور بہت آسان بھی بعد نماز جمعہ کے مدینہ طیبہ کی طرف منہ کر کے یا کعبۃ اللہ کی طرف منہ کر کے اکیلے یا مجمع کے ساتھ جیسا بھی ہو، مسجد میں یا گھر میں نماز فجر یا ظہر کے بعد

خواہ عصر کی نماز کے بعد جب وقت ملے پڑھ لیں۔
خاص طور پر عورتیں اپنے اپنے گھروں میں پڑھیں جتنا ہو سکے دس۱۰ بار پندرہ۱۵ بار یا بارہ۱۲ تیرہ۱۳ بار یا سو۱۰۰ بار کوئی قید نہیں۔ گیارہ۱۱ بار بھی افضل ہے۔
اب اس کے برکات اور فوائد جو حدیث شریف سے ثابت ہیں وہ ملاحظہ فرمائیں۔
۱۔ اس کے پڑھنے والے پر اللہ عزوجل فوراً اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے۔
۲۔ اس پر دو ہزار بار (۲۰۰۰) اپنا سلام بھیجتا ہے۔ (سبحان اللہ)
۳۔ فوراً پانچ ہزار نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دی جاتی ہیں۔
۴۔ اس کے پانچ ہزار گناہ معاف فرمائے جاتے ہیں۔
۵۔ اس کے پانچ ہزار درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں۔
۶۔ ایک دم اس کے ماتھے پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ شخص منافق نہیں
۷۔ اس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ شخص دوزخ کی آگ سے آزاد ہے۔
۸۔ اس کو قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھا جائیگا۔
۹۔ جب تک درود میں مشغول رہے گا اللہ تعالیٰ کے معصوم فرشتے اس پر درود بھیجتے رہیں گے۔
۱۰۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس کی تین سو حاجتیں پوری فرماتے گا۔

۱۱۔ آخرت میں ۹۰ دنیا میں
۱۲۔ اس کے دین میں زبردست ترقی ہوگی۔
۱۳۔ اولاد میں عالی شان برکت دے گا۔
۱۴۔ اللہ اس کو اپنا محبوب بنائے گا۔
۱۵۔ دل میں اس کی محبت رکھے گا۔
۱۶۔ اس کا ایمان پہ خاتمہ ہوگا۔
۱۷۔ قبر و حشر میں پناہ میں رہے گا۔
۱۸۔ قیامت کے دن عرش کے سایہ میں ہوگا۔
۱۹۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اس کے لیئے واجب ہوگی۔
۲۰۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اس کے لئے واجب ہوگی۔
۲۱۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے روز اس کے گواہ ہوں گے۔
۲۲۔ میزان میں اس کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا۔
۲۳۔ قیامت کی پیاس سے محفوظ رہے گا۔
۲۴۔ حوض کوثر پہ حاضری ہوگی۔
۲۵۔ پل صراط پہ آسانی سے گزر جائے گا۔
۲۶۔ قبر میں اس کے لئے نور ہوگا۔

۲۷ ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نزدیک ہوگا۔

۲۸ ۔ قیامت میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کے ساتھ مصافحہ فرمائیں گے۔

۲۹ ۔ اللہ اس شخص سے ہمیشہ راضی ہوگا۔ ناراض کبھی نہ ہوگا۔

۳۰۔ سب سے اعلیٰ اعزاز اس کو یہ ہوگا کہ پانچ ہزار فرشتے پڑھنے والے اور اس کے باپ کا نام لے کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں عرض کریں گے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فلاں بن فلاں آپ پر درود وسلام عرض کرتا ہے۔ آپ ہر مرتبہ اس کے جواب میں ارشاد فرمائیں گے۔ کہ فلاں بن فلاں پر میری طرف سے سلام اور رحمتیں اور اللہ کی برکتیں ہوں۔

(سبحان اللہ)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً
وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

شاہ شہید اللہ فریدیؒ

ملفوظاتِ شیخؒ

شیخ المشائخ حضرت سید محمد ذوقی شاہ صاحبؒ کے خلیفہ اجلّ ، سلسلہ چشتیہ کے چشم و چراغ ، حضرت شاہ شہید اللہ فریدیؒ کے ملفوظات میں بھول پن کی ایسی نرالی شان ہے جو دلوں کو ہمیشہ لبھاتی اور گرماتی رہے گی۔

"ملفوظاتِ شیخؒ" عصر حاضر کے طالبانِ حق کے لیے ایک چشمہ فیضِ روحانی کے مانند ہیں۔ یہ پر انوار ملفوظات آپ کے دل کی دنیا بدل کر رکھ دیں گے۔ دل کی دنیا بدل گئی تو یہ کائنات نئے مناظر سے بھرپور دکھائی دینے لگے گی۔ ظاہر کے حجابات دور ہوں گے ، باطن کے جلووں تک رسائی ممکن ہو جائے گی اور صراطِ مستقیم کو اجاگر کرنے کے لیے حقیقت و عرفان کا نیّرِ تاباں آپ کو اپنی ذات میں ابھرتا ، طلوع ہوتا محسوس ہو گا۔

مؤلف

سراج علی میاں

(خلیفہ حضرت شاہ شہید اللہ فریدیؒ)

تصوف و طریقت اور بزرگانِ دین کی پاکیزہ زندگیوں کے حالات و واقعات کے دل دادگان کے لیے نایاب اور خاص الخاص تحفہ۔

چشتی اولیاء نامہ

نامور خواجگانِ چشت ، بالخصوص بارگاہِ رب العزت میں خیمہ محبوبی کے مکین ، ولایتوں کے جہان میں ایک نادر مقام کے امین ، ناظمِ سلسلہ چشتیہ ، حضرت سلطان المشائخ ، خواجہ نظام الدین اولیاء ، محبوبِ الٰہیؒ کے بچپن سے وصال تک کا کامل تذکرہ جس میں پورے عہد کی تاریخ بھی سما گئی ہے۔

نظامی بنسری

دکن کے ہندو شہریار ، راج کمار ہردیو کی فارسی کتاب "چہل روزہ" پر مبنی تصنیف جسے

خواجہ حسن نظامی دہلویؒ

نے مفید اور معلومات افزا حواشی کے ساتھ اردو میں منتقل کر کے اہلِ ذوق کی روحانی بالیدگی کا سر و ساماں مہیا کر دیا ہے۔

قوسین

سرورِ کائنات کے دلارے ' مو[illegible] کائنات کی آنکھ کے تارے [illegible] واصف علی واصفؒ نے ایک نئی طریقت کی طرح ڈالی۔ آپ آنے والے زمانے کے ولیوں کے قافلہ سالار اور پیش رَو ہیں اور دورِ حاضر کے مجدّدِ طریقت اور قطبِ ارشاد۔ آپ کی حیاتِ باصفات کے مختلف پہلوؤں پر یہ کتاب ایک بیش بہا خزانہ ہے۔

واصف صاحب کی ہر سانس جہاد باللّسان میں گزری۔ آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی روحانی الجھنوں کا مداوا کرنے میں صرف ہوا۔ یہ کتاب آپ کی انھیں شبانہ روز جاں فشانیوں کی روداد اور امت کی فلاح کا ولولہ انگیز تذکرہ ہے۔

معاشرے کے ہر بیدار دل انسان کے لیے اس مرشدِ کامل کا یہ ذکرِ جمیل مراحلِ سلوک طے کرنے میں اس کا ہادی و رہبر ثابت ہو گا۔

[illegible]ل شاہؒ سے روحانی فیض[illegible] والے

سلطان محمود آشفتہؒ

کے عمر بھر کے مطالعے اور فکر کا ماحصل

روحانیت کیا ہے

یہ فکر افروز کتاب پڑھنے والوں کے ذہنوں کو جھنجھوڑ کر انھیں اَز سرِ نَو سوچنے سمجھنے پر مائل کرتی ہے۔

یہ جہانِ مادہ ہی جہانِ روحانیت ہے۔ روحانیت مادے کی محتاج ہے اور مادہ روحانیت کے بغیر جسدِ بے جان ہے۔ دونوں کے ملاپ اور توازن سے ہی ہستی کا گھروندا آباد ہے۔

ہمارے اچھے اور نیک اعمال اس گھروندے کو سجا اور سنوار سکتے ہیں۔ بطور اشرف المخلوقات یہ ہماری ذمے داری ہے کہ ہم اپنے آپ کو بھی پہچانیں اور اس کائنات کو بھی جو ہمارے ارد گرد صرف ہمارے لیے سانس لے رہی ہے۔

قوسین

اکرم آرکیڈ ' ٹیمپل روڈ ' چوک صفانوالہ ' لاہور

یا اللہ جل جلالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سلامت رہے میخانہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا

فیضانِ سہروردی

مرتب: مولوی عبدالواحد سہروردی